

فضائل محمد

تالیف

حضرت مولانا عاشق الہی بلند شہری دہلی

ناشر ادارہ اسلامیات

۱۹۰- انارکلی- لاہور

۷۲۴۳۹۹۱

۳۵۳۲۵۵



وَقَالَ رَبُّكَ
ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

فضائلِ دعا

قرآن کریم و احادیث کی روشنی میں دُعا کی فضیلت اور اہمیت، دُعا کے
آداب، قبولیت کے مواقع، قبولیت دُعا کی شرائط، استغفار کے فضائل،
توبہ کی حقیقت و ضرورت، ہر مقام اور ہر موقعہ کی مسنون دُعا ہیں۔
بعده رسالہ الحزب المقبول

سات ہزاروں پر منظم جامع دُعاؤں کا مجموعہ جو میں ہر فرد کا سوال ہے اور ہر شے پر پناہ مانی گئی ہے

تالیف

حضرت مولانا عاشق الہی بلند شہری دہلی کا مہتمم

ناشر

ادارہ اسلامیات

۱۹۰- انارکلی- لاہور

۷۲۳۹۹۱

۳۵۳۲۵۵

نام کتاب _____ فضائل دُعا
 تاریخ طباعت _____ جون ۱۹۹۳ء مطابق ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ
 باہتمام _____ اشرف برادران سلمہ الرحمن
 ناشر _____ ادارۃ اسلامیات، ۱۹۰۔ انارکلی لاہور ۲
 فون نمبر ۳۵۳۲۵۵ - ۴۲۴۹۹۱
 قیمت _____

ملنے کے پتے

ادارۃ اسلامیات ، ۱۹۰۔ انارکلی لاہور ۲
 ادارۃ المعارف ، جامعہ دارالعلوم ، کورنگی کراچی ۲
 مکتبہ دارالعلوم ، جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۲
 دارالاشاعت ، اُردو بازار ، کراچی ۲
 بیت القرآن ، اُردو بازار ، کراچی ۲
 ادارۃ القرآن چوک بسیلہ ٹاؤن ایٹ کراچی
 مکتبہ رحمانیہ ، اُردو بازار ، لاہور

فہرست مضامین

فضائل دعا

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	سب کچھ اللہ تعالیٰ سے ہی مل سکتا ہے اور	۱۷	باب اول
۲۶	اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں آسکتی	۱۷	قرآن مجید میں دعا کی اہمیت اور فضیلت
۲۹	اللہ تعالیٰ نے اپنے اور ظلم حرام فرمایا		اللہ جل شانہ کی طرف سے دعا قبول فرمانے
۲۹	اللہ ہی ہدایت دیتا ہے	۱۸	کا وعدہ
۳۰	صرف اللہ تعالیٰ ہی گناہ معاف فرما سکتا ہے		تبدیل ظاہر کرتے ہوئے اور چپکے چپکے دعا
۳۱	بندوں کی عبادت سے اللہ کو کوئی فائدہ نہیں	۱۹	کی جاتے
۳۲	صرف اللہ سے سوال کرو اور اسی سے مدد مانگو		جو لوگ دعا کرنے سے تکبر کرتے ہیں دوزخ
	احکام الہیہ کی نگہداشت سے بندہ اللہ کی	۲۰	میں داخل ہوں گے
۳۳	حفاظت میں آجاتا ہے	۲۰	اللہ بے کس محبوب کی دعا قبول فرماتا ہے
	اللہ کے سوا کوئی کسی کو نفع نقصان نہیں	۲۱	اہل ایمان امید و بیم کے ساتھ اللہ کو
۳۷	پہنچا سکتا		پکارتے ہیں
	دعا کرنے سے قحط سالی دور ہوگی اور جنگ بیاں		وہی زندہ ہے اسی کو پکارو، غیر اللہ سے
۳۹	میں گشہ سواری مل جائیگی	۲۱	مانگنے کی مذمت
۴۲	حضرت جابرؓ کو چند نصیحتیں	۲۵	باب دوم
۴۲	ٹخنوں سے نیچے کپڑا پہننے کی سخت ممانعت	۲۵	احادیث شریفہ میں دعا کی اہمیت اور فضیلت
۴۳	چپکے سے دعا کرنا بھی اللہ ہی سے مانگو	۲۵	اور دعا نہ کرنے کی مذمت

۴۲	دعا کی قبولیت کا یقین رکھو اور دل کو حاضر کر کے دعا کرو	۴۵	دعا مومن کا ہتھیار ہے
۴۳	غفلت کے ساتھ دعا کرنا بے ادبی ہے	۴۶	دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ و برتر نہیں
۴۴	نحی کے زمانہ میں دعا کیسے قبول ہو	۴۶	دعا عبادت کا مغز ہے
۴۵	حضرت سلمان کا ارشاد	۴۶	جو دعا نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہو
۴۵	انسان کی بے رنجی اور بے غیرتی	۴۶	جاتے ہیں
۴۶	حرام خوراک و پوشاک کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی	۴۸	دعا سراپا عبادت ہے
۴۹	حرام کی ہر چیز سے بچنا لازم ہے	۴۹	دعا سے عاجز نہ بنو
۴۹	حرام خوراک و زخام میں جانے کا ذریعہ ہے	۵۱	جنگ بدر کے موقعہ پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طویل دعا
۸۰	حرام مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا	۵۲	قبولیت دعا کا مطلب
۸۰	عورتوں کو خاص ہدایت	۵۲	دوسروں سے دعا کی درخواست کرنا
۸۱	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے سے دعا قبول نہیں ہوتی	۵۹	حضرت عمرؓ کا اویس قرنی سے دعا کرنا
۸۱	مسلمانوں کی ذمہ داری	۶۰	باب سوم
۸۲	مومن کی خاص صفات	۶۰	دعا کے آداب اور قبولیت کے شرائط اور دعا کرنے والوں کے لئے ضروری ہدایا
۸۳	دعوت فکر	۶۲	جان مال اور اولاد کے لئے کسی وقت بھی بد دعا نہ کرو
۸۴	ایک بستی کو اُٹنے کا حکم	۶۳	عورتوں کی کوسنے کی بُری عادت
۸۵	خوب بختگی اور مضبوطی کے ساتھ دعا کرنا چاہیے	۶۳	دعا سوچ سمجھ کر مانگنی چاہیے
۸۶	دعا میں ہاتھ اٹھانا اور آخر میں سہ پر پھیرنا	۶۶	صبر کی دعا کرنے پر تنبیہ
۸۸	دعا کے اول آخر حمد و ثنا اور درود شریف پڑھنا	۶۷	عافیت کا سوال کرتے رہنا چاہیے
۹۱	دعا کو آمین پر ختم کرنے کی اہمیت	۶۸	عافیت مانگنے کی چند دعائیں
		۷۰	قبولیت کا اثر معلوم ہو یا نہ ہو دعا نہ چھوڑے

۱۲۲	حج اور عمرہ والے کی دعا	۹۳	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ نَنَاوے نام میں
۱۲۳	حج اور عمرہ والوں کو نصیحت	۹۵	نَنَاوے ناموں کی تفصیل
۱۲۴	مجاہد کی دعا	۹۵	اسماء حسنی کے توسل سے دعا کرنا
۱۲۴	مریض کی دعا	۹۶	اسماء حسنی نَنَاوے میں منحصر نہیں
۱۲۵	مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا	۹۸	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ
۱۲۶	مضطر کی دعا	۹۹	اعظم یعنی عظیم ہے
۱۲۶	ایک عجیب واقعہ	۹۹	اسم اعظم کے بارے میں مختلف اقوال
۱۲۸	باب پنجم	۱۰۰	اسم اعظم والی چند روایات
	کن احوال و کن اوقات اور کن مواقع اور	۱۰۲	دیگر اذکار جن کو پڑھ کر دعا کرنا باعث
	کن مقامات میں دعا زیادہ قبول ہوتی		قبولیت ہے
۱۲۸	ہے۔	۱۰۴	آداب دعا ایک نظر میں
۱۲۹	سجدہ میں دعا	۱۰۶	دعا قبول ہو جانے پر اللہ کی حمد
	آخرات میں اور فرض نمازوں کے بعد		جو ہر وقت تلامذات میں لگتا ہے اس کے لئے
۱۳۰	دالی دعا	۱۰۶	عنایاتِ رحمانی
	رات میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں دعا	۱۰۸	درود شریف کے برکات
۱۳۲	قبول ہوتی ہے	۱۱۳	باب چہارم
	جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی جس میں دعا	۱۱۳	کن لوگوں کی دعا زیادہ قابل قبول ہوتی ہے
۱۳۴	قبول ہوتی ہے	۱۱۶	روزہ دار کی دعا
۱۳۶	شب جمعہ میں دعا	۱۱۷	امام عادل کی دعا
۱۳۶	مرغ کی آواز سنو تو اللہ کے فضل کا سوال کرو	۱۱۸	مظلوم کی دعا
۱۳۷	رمضان المبارک میں دعا کی مقبولیت		ایک سپاہی کا غریب آدمی کی پچھلی چھینے کا قصہ
۱۳۸	شب قدر کی دعا	۱۲۰	والد کی دعا
۱۴۱	ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے	۱۲۱	مسافر کی دعا
۱۴۱	ختم قرآن کے وقت حضرت انسؓ وغیرہ کا عمل		

۱۵۶	شرک کی بخشش نہیں	۱۴۲	اذان اور جہاد اور بارش کے وقت دعا قبول ہوتی ہے
۱۵۷	نیکی کر کے استغفار کرنا چاہیے	۱۴۳	اذان اور اقامت کے وقت دعا کرنا
۱۵۸	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کثرت سے استغفار کرنا	۱۴۵	حج کے دن عرفات میں دعا کی اہمیت
۱۵۹	حضرت رابعہ بصریہ کا ارشاد	۱۴۶	عرفات میں کھڑے ہو کر دعا کرنا سنت ہے
۱۵۹	رحمت کی ہواؤں کے سامنے آئے رہو	۱۴۶	عرفات میں غیر اللہ سے مانگنے والے کو
۱۶۰	حضرت یحیٰ بن عقیل کا ارشاد	۱۴۶	حضرت علیؓ کا درہ رسید کرنا
۱۶۰	حضرت ابن مسعودؓ کا ارشاد	۱۴۷	عرفہ کے دن شیطان کی ذلت
۱۶۰	گناہ سے دل کا رنجیدہ ہونا ایمان کی علامت ہے	۱۴۷	مزولغہ میں دعا کی مقبولیت
۱۶۰	اللہ تعالیٰ شانہ کا ارشاد کہ میں بخشا ہوں گا جب تک استغفار کرتے رہیں گے	۱۴۸	زمرم کا پانی پی کر دعا کی جائے
۱۶۱	توبہ و استغفار کے گھنٹہ میں گناہ کرنا درست نہیں	۱۴۸	مکہ مکرمہ میں اجابت دعا کے مقامات
۱۶۱	قرآن کا اعلان کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا	۱۴۹	کعبہ شریف پر نظر پڑے تو دعا کرے
۱۶۲	گناہوں کی معافی کے علاوہ استغفار کے فائدے	۱۵۰	باب ششم
۱۶۳	اعمال کی اصلاح میں استغفار کا دخل		توبہ و استغفار کی ضرورت اور اہمیت فضائل اور فوائد
۱۶۴	استغفار میں لگے رہنے کا بہت بڑا فائدہ	۱۵۰	احادیث شریفہ میں توبہ و استغفار
۱۶۴	دل کی صفائی کے لئے استغفار	۱۵۱	توبہ قبول فرمانے کا وعدہ
۱۶۵	گناہ سے دل پر سیاہ داغ اور استغفار	۱۵۱	اللہ گناہوں کو بخشا ہے توبہ قبول کرتا ہے
		۱۵۲	استغفار اور توبہ کا حکم
		۱۵۳	توبہ اور عمل صالح والے کامیاب ہوں گے
		۱۵۴	استغفار اور توبہ کے دنیاوی فوائد
		۱۵۴	عرفات سے واپس ہو کر استغفار کا حکم
		۱۵۵	احادیث میں توبہ و استغفار کا ذکر

۱۷۶	ظاہری گناہ کی توبہ بھی ظاہری ہونی چاہیئے	۱۶۵	سے اُس کا ازالہ
۱۷۷	مضمون نگاروں کی توبہ	۱۶۶	گزرے ہوئے مسلمانوں کے لئے استغفار
۱۷۸	توبہ کے بعد گناہوں سے بچنے کا خاص	۱۶۷	قبر میں میت کا حال
۱۷۹	اہتمام	۱۶۸	استغفار کے صیفے
۱۸۰	باب ہفتم	۱۶۹	توبہ کا طریقہ
۱۸۱	چند نمازیں جو دعاؤں کے سلسلہ میں	۱۷۰	حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تلافی
۱۸۲	دارد ہوئی ہیں	۱۷۱	لازمی ہے
۱۸۳	ہر شکل کے لئے نماز	۱۷۲	قضا نمازیں کس طرح پڑھی جائیں
۱۸۴	نماز اور صبر کے ذریعہ مدد چاہو	۱۷۳	اگر چند سال تک زکوٰۃ نہ دی ہو تو کس
۱۸۵	نماز توبہ	۱۷۴	طرح ادا کرے
۱۸۶	نماز حاجت	۱۷۵	جو فرض روزے چھوٹ گئے ہوں
۱۸۷	نماز استخارہ	۱۷۶	ان کی ادائیگی
۱۸۸	استخارہ برائے نکاح	۱۷۷	جنہوں نے فرض ہوتے ہوئے حج نہ کیا
۱۸۹	دعا و حفظ قرآن مجید	۱۷۸	ہو جلد ادا کریں اور مجبور ہوں
۱۹۰	باب ششم	۱۷۹	تو دوسروں سے ادا کرائیں
۱۹۱	قرآن مجید کی دعائیں جن کو مختلف حالات	۱۸۰	حقوق العباد کی تلافی
۱۹۲	اور حاجات کے وقت پڑھنا	۱۸۱	مالی حقوق
۱۹۳	چاہیئے	۱۸۲	آبرو کے حقوق
۱۹۴	قبولیت اعمال کی دعا	۱۸۳	زبان سے توبہ کرنا اور حقوق کی تلافی
۱۹۵	دنیا اور آخرت کی بھلائی اور دوزخ	۱۸۴	نہ کرنا یہ کوئی توبہ نہیں
۱۹۶	کے عذاب سے بچنے کی دعا	۱۸۵	ایک تحصیلدار صاحب کی توجہ جنہوں نے
۱۹۷	بھول چوک کی معافی اور مغفرت و رحمت	۱۸۶	رشتہ میں تھیں
		۱۸۷	مرید ہونے والوں کے گناہوں میں اضافہ
		۱۸۸	اگر اصحاب حقوق معلوم نہ ہوں ؟

۲۰۳	بیان واضح ہونے کی دعا	۱۹۴	کی دعا
	نماز قائم رکھنے اور والدین اور مومنین	۱۹۶	بہایت پر باقی رہنے کی دعا
۲۰۳	کی مغفرت کی دعا	۱۹۶	مغفرت و رحمت کی درخواست
۲۰۴	رحمت اور درستی کی دعا		مغفرت اور رحمت طلب کرنے کی
	کافروں کے مقابلہ میں نصرت اور	۱۹۷	چند دعائیں
۲۰۴	ثبات قدمی کی دعا	۱۹۸	دوسروں کے لئے دعائے مغفرت
۲۰۴	ہر مصیبت سے نجات کی دعا		اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے
۲۰۵	مرض سے صحت یاب ہونے کی دعا	۱۹۸	دعائے مغفرت
۲۰۵	اچھی جگہ اترنے اور رہنے کی دعا		کفارہ ستیات اور وفات مع الابرار
۲۰۶	آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی اولاد اور	۱۹۹	کی دعا
۲۰۶	مستقیوں کا پیشوا بننے کی دعا		مسلمانوں کی طرف سے سینہ صاف ہونے
۲۰۶	شیاطین سے محفوظ ہونے کی دعا	۲۰۰	کی دعا
	شکر کی توفیق اور نیک عمل اور صالحین	۲۰۰	والدین کے لئے رحمت کی دعا
۲۰۷	میں داخل ہونے کی دعا	۲۰۰	اہل باطل کے بار جانے کی دعا
۲۰۷	خیر طلب کرنے کی دعا	۲۰۱	علم کی زیادتی کے لئے دعا
۲۰۷	اپنی کامیابی اور مفسدوں کی ناکامی کی دعا		آنے والی نسلوں میں اچھائی کے ساتھ
۲۰۷	دشمنوں سے انتقام لینے کی دعا	۲۰۱	یاد رکھنے جانے کی دعا
۲۰۷	نیک بندوں کے لئے دعا		اسلام پر موت آنے اور صالحین میں
۲۰۸	ظالموں میں شامل نہ ہونے کی دعا	۲۰۱	شامل ہونے کی دعا
۲۰۸	ظالموں سے نجات پانے کی دعا		اللہ کی خوشنودی اور آل اولاد کی
۲۰۹	ظالموں اور کافروں کا تختہ مشق نہ	۲۰۳	درستگی کے لئے دعا
۲۰۹	بننے کی دعا	۲۰۳	دوزخ سے محفوظ رہنے کی دعا
۲۰۹	نور کامل حاصل ہونے کی دعا	۲۰۳	اولاد طلب کرنے کی دعا
	اپنے لئے اور والدین اور اہل ایمان		سینہ کی کشادگی اور کام کی آسانی اور

۲۲۹	جب تہجد کے لئے اٹھے	۲۱۰	کے لئے دعاء مغفرت اور ظالموں
۲۳۱	جب پاخانہ جلئے	۲۱۰	کی تباہی کی دعا
۲۳۱	جب پاخانہ کو نکلے	۲۱۱	باب نہم
۲۳۲	جب وضو شروع کرے		احادیث شریفہ سے منتخب کردہ دعائیں
۲۳۲	وضو کے درمیان		جو ہر مقام اور ہر موقع سے تعلق
۲۳۲	جب وضو کر چکے		رکھتی ہیں۔
۲۳۴	جب مسجد میں داخل ہو	۲۱۱	مختلف اوقات اور احوال میں مسنون
۲۳۴	خارج نماز مسجد میں کیا پڑھے؟		دعائیں پڑھنے کی اہمیت
۲۳۵	جب مسجد سے نکلے	۲۱۲	جب صبح ہو
۲۳۵	جب اذان کی آواز سُنے	۲۱۵	جب سورج نکلے
۲۳۶	جب اذان ختم ہو جائے	۲۱۶	جب شام ہو
۲۳۶	فرض نماز کا سلام پھیر کر	۲۱۶	جب مغرب کی اذان ہو
۲۳۹	فرض نمازوں کے بعد کی دعائیں	۲۱۷	صبح شام پڑھنے کی چند چیزیں
۲۳۹	فرضوں کے بعد معذرات	۲۱۷	دعائے سید الاستغفار
۲۳۹	تسبیحات فاطمہؑ	۲۲۲	رات کو پڑھنے کی چیزیں
۲۴۰	دُروں کا سلام پھیر کر	۲۲۲	سوئے وقت پڑھنے کی چیزیں
۲۴۰	چاشت کی نماز پڑھ کر	۲۲۳	سونے سے پہلے کن چیزوں کا اہتمام
۲۴۰	نماز فجر نماز مغرب کے بعد		کریں
۲۴۱	فجر اور عصر کے بعد ذکر کی فضیلت	۲۲۳	جب سونے لگے اور نیند نہ آئے
۲۴۲	جب گھر میں داخل ہو	۲۲۶	سوئے سوئے ڈر جائے یا گھبراہٹ
۲۴۲	جب گھر سے نکلے		ہو جائے
۲۴۳	جب بازار میں داخل ہو	۲۲۷	اچھا یا بُرا خواب نظر آئے تو کیا کرے
۲۴۵	جب کھانا شروع کرے	۲۲۷	جب سو کر اٹھے
۲۴۵	اگر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے	۲۲۷	

۲۵۷	جب کسی منزل پر اترے	۲۴۵	جب کھانا کھا چکے
۲۵۷	جب وہ بستی نظر آئے جس میں جانہ ہے	۲۴۶	جب دسترخوان اٹھنے لگے
۲۵۸	جب کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے لگے	۲۴۶	دودھ پی کر
۲۵۸	جب سفر میں رات ہو جائے	۲۴۶	جب کسی کے ہاں دعوت کھائے
۲۵۹	سفر میں اگر سحر کا وقت ہو	۲۴۷	جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے
۲۵۹	سفر سے واپس ہونے کے آداب	۲۴۷	جب روزہ افطار کرنے لگے
۲۶۰	سفر سے واپس ہو کر جب اپنے شہر میں داخل ہونے لگے	۲۴۸	افطار کے بعد
۲۶۱	سفر سے واپس ہو کر جب گھر میں داخل ہو	۲۴۸	اگر کسی کے ہاں افطار کرے ؟
۲۶۱	حج کا تلبیہ	۲۴۸	جب کپڑا پہنے
۲۶۱	طواف کرتے ہوئے	۲۴۸	جب نیا کپڑا پہنے
۲۶۲	رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان	۲۴۹	جب کسی مسلمان کو نیا کپڑا پہنے دیکھے
۲۶۳	صفا اور مروہ پر اور اُن کے درمیان	۲۵۰	جب کسی عورت کو نکاح کر کے گھر میں لائے یا کوئی جانور خریدے
۲۶۵	عرفات میں پڑھنے کے لئے	۲۵۰	دوہما کو مبارکبادی
۲۶۶	مزدلفہ میں	۲۵۱	جب بیوی سے ہم بستی کا ارادہ کرے
۲۶۶	منیٰ میں	۲۵۲	جب آئینے میں چہرہ دیکھے
۲۶۶	رمی کرتے وقت	۲۵۲	جب چاند پر نظر پڑے
۲۶۷	زمزم کا پانی پی کر	۲۵۳	جب نیا چاند دیکھے
۲۶۸	جب قربانی کا ارادہ کرے	۲۵۳	جب کسی کو رخصت کرے
۲۶۸	جب کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے	۲۵۳	مسافر کے لئے دعا
۲۶۹	جب کسی مسلمان کو ہنتا دیکھے	۲۵۴	جب سفر کا ارادہ کرے
۲۶۹	جب دشمنوں کا خوف ہو	۲۵۴	جب سوار ہونے لگے
۲۶۹	اگر دشمن گھیریں	۲۵۵	جب سفر کو روانہ ہونے لگے
۲۶۹		۲۵۶	اگر بحری جہاز یا کشتی میں سوار ہو

۲۸۲	جب چھینک آئے	۲۷۰	مجلس سے اٹھنے سے پہلے
۲۸۳	بدفالی لینا	۲۷۰	جب کوئی پریشانی ہو
۲۸۳	جب آگ لگتی دیکھے	۲۷۱	بے چینی کے وقت پڑھنے کے لئے
۲۸۳	جب مریض کی مزاج پرسی کرے	۲۷۲	جب دوسو سے آئیں یا عقدہ آئے
۲۸۴	جب کوئی مصیبت پہنچے	۲۷۲	جب گدھے یا کتے کی آواز سنے
۲۸۴	اگر بدن میں زخم یا پھوڑا یا پھنسی ہو	۲۷۳	مالی ترقی کے لئے
۲۸۵	اگر چو پایا بیمار ہو	۲۷۴	شب قدر کی دعا
۲۸۵	اگر آنکھ میں تکلیف ہو	۲۷۴	اپنے ساتھ احسان کرنے والے کے لئے
۲۸۵	اگر آنکھ دکھنے آجائے	۲۷۴	دعا
۲۸۶	ہر تکلیف کے لئے	۲۷۴	جب قرضہ ادا کر دے
۲۸۶	جسے بخار چڑھ آئے	۲۷۴	جب اپنی محبوب یا مکروہ چیز دیکھے
۲۸۶	بچھوکا زہر اتارنے کے لئے	۲۷۵	جب کوئی چیز گم ہو جائے
۲۸۸	جلے ہوئے پر دم کرنے کے لئے	۲۷۵	جب نیا پھل آئے
۲۸۸	ہر مرض کو دور کرنے کے لئے	۲۷۶	بارش کے لئے
۲۸۹	بچے کو مرض اور شر سے بچانے کے لئے	۲۷۶	جب بادل آنا نظر پڑے
۲۸۹	مریض کے پڑھنے کے لئے	۲۷۷	جب بارش ہونے لگے
۲۹۰	اگر زندگی سے عاجز آجائے	۲۷۷	جب بارش حد سے زیادہ ہونے لگے
۲۹۱	جب موت قریب معلوم ہونے لگے	۲۷۷	جب کروٹنے اور گر جنے کی آواز سنے
۲۹۱	جانکنی کے وقت	۲۷۷	جب آندھی آئے
۲۹۲	جب روح پر واز ہو جائے	۲۷۷	اگر کالی آندھی ہو
۲۹۲	میت کے گھر والے کیا پڑھیں	۲۷۸	ادائے قرض کے لئے
۲۹۲	اگر کسی کا تپہ فوت ہو جائے	۲۷۸	جب اللہ کے لئے کسی سے محبت ہو
۲۹۳	میت کو قبر میں رکھتے وقت	۲۸۱	جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو
۲۹۳	قبرستان میں جانے کی دعائیں	۲۸۱	جب کسی کا سلام آئے

جب کسی کی تعزیت کرے

باب دہم

روزانہ پڑھنے کے لئے جامع دعائیں
جن کو سات منزلوں پر تقسیم

کر دیا ہے

پہلی منزل بروزینچر

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

دوسری منزل بروز اتوار

تیسری منزل بروز سیر

چوتھی منزل بروز منگل

پانچویں منزل بروز بدھ

چھٹی منزل بروز جمعرات

ساتویں منزل بروز جمعہ

ختم کتاب

۳۰۸

۳۱۴

۳۲۱

۳۲۷

۳۳۶

۳۴۶

۳۵۹



مؤلف کی گزارش

الحمد لله مجيب الداعين والصلاة والسلام
على خاتم المرسلين وسيد الهادين سيدنا محمدنا محمدنا محمدنا
الخلايق اجمعين، وعلى اله واصحابه حماة
الحق المبين ومحاة الكفر والشرك
من العالمين -

اما بعد۔ اللہ جل شانہ نے بنی نوع انسان کو پیدا فرمایا تو اس کو مجموعہ حاجات
سے دیا لہذا وہ ہر وقت حاجت مند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نعمتوں کے ساتھ
مصیبتیں بھی پیدا فرمائیں، انسان نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور مصیبتوں میں بھی
پھنسا رہتا ہے اور قدم قدم پر پھوٹی بڑی حاجتیں بھی اسے گھیرے رہتی ہیں، جنہیں
اللہ جل شانہ پورا فرماتے ہیں، پھر جس طرح دنیا میں حاجات ہیں موت کے بعد بھی حاجتیں
ہیں، برزخ میں اور ابس کے بعد کے حالات میں راحت بھی ہے اور تکلیف بھی ہیں
ہر حاجت کے پورا ہونے کے اور ہر ضرورت کا انتظام ہونے اور ہر دکھ تکلیف سے
حفاظت پانے اور آئی ہوئی مصیبت کے ٹلنے کے لئے صرف اللہ پاک کی طرف متوجہ
ہونا ضروری ہے اُسی نے حاجتیں پیدا فرمائیں اور دکھ تکلیف اسی کی مخلوق ہے مصائب بھی

اُسی کے بھیجے ہوئے ہیں، دنیا ہو یا آخرت ہر عالم کا اللہ ہی خالق و مالک ہے اور وہی دینے والا ہے لہذا ہر چھوٹی بڑی چیز کا سوال اُسی سے کرنا چاہیے اور ہر دکھ درد سے محفوظ رہنے اور آئی بلا کو ٹالنے کے لئے اُسی کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلنا چاہئے اس نے اپنی کتاب مبین میں اعلان فرمایا ہے کہ اَدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا) نیز ارشاد ہے۔

وَ اِذَا سَاَلْتَ عِبَادِيْ عَنِّيْ
خَاتِيْ قَرِيْبٌ - اَجِبْ دَعْوَةَ
السَّالِمِ اِذَا دَعَا
فَلْيَسْتَجِيبُوْا لِيْ وَ لْيُوْ
سْتَوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ
(بقرہ ۶۲)

اور جب آپ سے میرے بندے
میرے متعلق دریافت کریں تو میں
قریب ہی ہوں منظور کر لیتا ہوں
درخواست کرنے والے کی دعا جبکہ
وہ میرے حضور میں دے سواں کو
چاہئے کہ میرے احکام کو قبول کریں
اور مجھ پر یقین رکھیں امید ہے کہ
وہ لوگ رشہ حاصل کر سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا درود و سلام نازل ہو اُس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے دعا کرنا بتایا اور دعا کرنا سکھایا، دعا کے الفاظ بتائے اس کے آداب سکھائے، جامع دعاؤں کی تعلیم دی، زندگی کے ہر موقع کی دعائیں بتائیں اور اللہ جل شانہ کی مالکیت اور خالقیت کی طرف متوجہ ہونے کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ کی داد و دہش اور انعام و اکرام کی طرف متوجہ فرمایا اور بتایا کہ جو کچھ ملا اللہ کے دینے سے ملے اور جو نہیں ملا اس کے عطا فرمائے بغیر نہیں مل سکتا۔

جو دعائیں آپ نے تعلیم فرمائی ہیں ان میں اللہ کی نعمتوں کا اقرار ہے اور اس بات پر اظہارِ شکر ہے کہ اللہ نے ہم کو یہ نعمت عطا فرمائی۔ بہت سی نعمتوں کے حاصل ہونے میں بظاہر بندوں کے کسب کو بھی دخل ہے لیکن دعاؤں میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس کسب اور محنت کی کوئی حقیقت نہیں اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو کسی کی کوئی محنت بار آور نہیں ہو سکتی مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ ذَلَا حَقْوَةٍ میں اسی کی طرف متوجہ فرمایا ہے

ان دعاؤں میں توجید کی بہت بڑی تعلیم ہے اور اللہ کی قدرت کاملہ کی طرف ہر حال اور ہر
 متقال میں اور ہر مقام میں سچے دل سے متوجہ ہونے کی تلقین ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ
 علیہ وسلم خدائے پاک کے حضور میں دعا کرتے تھے اور امت کو بھی دعائیں سکھاتے تھے۔ وہ
 کے فضائل آپ نے بتلائے اور دعا نہ کرنے کی وعید دے دی ہے۔ آگاہ فرمایا فصیحاً اللہ
 علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم

عرصہ سے دل چاہتا تھا کہ کتب حدیث کی مراجعت کر کے حضور اقدس صلی اللہ
 علیہ وسلم کی تعلیمات متعلقہ ادعیہ جمع کروں لیکن فرصت نہیں ملتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل
 اور توفیق سے ماہنامہ البلاغ کراچی میں اس سلسلہ کی چند قسطیں احقر کے قلم سے نکل کر شائع
 ہو گئیں اور اس کے چند ماہ بعد مدینہ منورہ میں قیام کرنے کی سعادت نصیب ہو گئی یہاں کچھ
 فرصت ملی تو اوقات مذکورہ کو سامنے رکھا اور ان پر نظر ثانی کی اور جو کچھ شائع ہو چکا تھا اس
 پر بہت سے اضافے کرنے کی اللہ جل شانہ نے توفیق عطا فرمائی یہ مجموعہ جو ناظرین کے ہاتھوں
 میں ہے جو الحمد للہ دعاؤں کی ایک بہت جامع کتاب ہے اس میں قرآن کریم اور احادیث
 شریفہ سے دعاؤں کے فضائل اور فوائد اور دنیوی و اخروی منافع اور ترک دعا کی وعیدیں
 جمع کی گئی ہیں۔ دعا کے آداب اور قبولیت کے شرائط اور مواقع اجابت وغیرہ تفصیل سے
 لکھے ہیں نیز قرآن کریم میں وارد شدہ دعائیں یکجا جمع کر دی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ
 کی وہ دعائیں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھ دی ہیں جو زندگی کے ہر شعبے میں آپ نے پڑھیں یا
 پڑھنے کو بتائیں۔ نیز آپ کی وہ جامع دعائیں بھی جو کتاب بنا دی گئی ہیں جن کا تعلق کسی خاص
 موقع سے نہیں ہے اور ان میں دنیا و آخرت کی ہر خیر کا سوال کر لیا گیا ہے اور ہر شر سے
 پناہ مانگی گئی ہے، ان خاص دعاؤں کو الْمُحَرَّبُ الْمُتَقَبُّولُ سے منسوب کر کے سات
 منزلوں پر تقسیم کر دیا ہے تاکہ کم از کم ایک ہفتہ میں مکمل پڑھی جاسکیں، استغفار کے فضائل
 اور فوائد بھی تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں اور توبہ کی ضرورت اور اس کا طریقہ بھی مفصل لکھ دیا ہے۔
 اتنی بڑی کتاب لکھنے کا اعادہ نہ تھا مگر الحمد للہ تعالیٰ قلب پر مضامین وارد ہوتے رہے اور بڑا
 یہ داعیہ پیدا ہوتا رہا کہ یہ مضمون بھی آجائے اور فداں عنوان کے تحت بھی کچھ نہ کچھ لکھ دیا
 جائے۔ بعض روایات اور ادعیہ کی تکرار بھی ہو گئی، جس کو موقع کی مناسبت سے افادہ

للعوام باقی رہنے دیا لہذا کتاب قدرے طویل ہوگئی ہے جو مضمون ذہن میں آیا اس کو
 اللہ جل شانہ کا انعام خاص سمجھ کر ضرور جزو کتاب بنا دیا اور اس کے نہ لکھنے کو امت کے
 نامیں کنجی سمجھتا رہا اور اَحْسَنَ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ پر عمل کرنا ضروری سمجھا
 مہ لا یخفی علی العارف انی سردت بعض الروایات الضعیفة
 الا سانید کذا جمعت بعض الادعیة التي فیہا ضعف من
 حیث السند وهذا لا بأس به عند السعدیین فی الفضائل
 كما یعرفه من له ادنی مناسبة بهذا العلم الشریف علی
 رغم بعض مجتہدی هذا الزمان الذین یستون فی ذلك بین
 الاحکام والفضائل ویردون الادیث الضعاف فی کل باب و
 مذهبہم کذا اخلاف مذهب السلف لا یعبأ به ولا جلدک
 حرہوا کثرة المذکر والاستنان بالادعیة الباثورة السرویة فی
 کتب الحدیث وحسبک فی ذلك ما ذکرہ الحاکم فی اول کتاب
 الدعاء من المستدرک ص ۴۹، ج ۱ عن عبد الرحمن بن مہدی
 قال اذا رویا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک
 وسلم فی الحلال والحرام والاحکام شددنا فی الاسانید وانتقدنا
 الرجال واذرونا فی فضائل الاعمال والثواب والعقوبات المباحات
 والدعوات تساهلنا فی الاسانید۔

یا اللہ میری محنت کو قبول فرما اور میری اس تالیف اور دیگر تمام تالیفات کو قبول فرما
 کراپنی مخلوق کو زیادہ سے زیادہ منتفع ہونے کے مواقع عطا فرما جو صاحب مستفید ہوں احقر
 اور احقر کے والدین مشائخ و اساتذہ و اولاد کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔

واللہ الموفق والمجیب وانا العبد المحتاج الی رحمة اللہ

محمد عاشق الہی بندہ شہری

عفا اللہ عنہ وعافہ
 وجعل آخر تنحیرا من اولاد

۱۰ شعبان ۱۴۰۰ھ
 المدینة المنورة

باب اول

قرآن مجید میں
دعا کی اہمیت اور فضیلت



آیات کریمہ مع ترجمہ



نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ

پہلا باب

اس باب میں قرآن مجید کی وہ آیات ذکر کی جاتی ہیں جن میں دعا کی اہمیت مذکور ہے اور غیر اللہ سے مانگنے کی مذمت کی گئی ہے۔

اللہ جل شانہ کی طرف سے دعا قبول فرمانے کا وعدہ

(۱) وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيَسْتَمِئْنَ إِلَى بَعْتِهِمْ يَرْشُدُونَ

اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو (آپ میری طرف سے فرما دیجئے) کہ میں قریب ہی ہوں قبول کرتا ہوں درخواست کرنے والے کی دعا جب وہ مجھ سے

(بقرہ ۲۳۶)

دعا کرے سو ان کو چاہئے کہ میرے احکام کو قبول کریں اور مجھ پر یقین رکھیں امید ہے کہ لوگ رشد حاصل کر سکیں گے۔

تذلل ظاہر کرتے ہوئے اور چپکے چپکے دعا کرے

(۲) اَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يَحِبُّ
الْمُتَكَبِّرِينَ ۚ وَلَا تُفْسِدُوا
حِلًّا آتَاكُمْ مِنْهُ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا
وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا
إِنَّمَا رَحْمَةُ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِينَ ۝

(اعراف ۷۷)

تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا
کرو تذلل ظاہر کر کے بھی اور چپکے
چپکے بھی، بے شک اللہ تعالیٰ اُن
لوگوں کو پسند نہیں فرماتے جو حد
سے نکل جانے والے ہیں، اور دنیا
میں بعد اس کے کہ اُس کی درستی کر دی
گئی ہے۔ فساد مت پھیلاؤ۔ اور
تم اللہ تعالیٰ کو پکارو ڈرتے ہوئے
اور اُمید وار رہتے ہوئے، بے شک
اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں

سے قریب ہے،

ان آیات میں اول تو یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک سے خوب عاجزی کے ساتھ دعا
کر یعنی اپنی ذلت اور محتاجی ظاہر کرتے ہوئے دعا مانگو۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو حد سے
بڑھنے والے لوگ پسند نہیں ہیں۔ حد سے آگے بڑھنا ہر چیز میں ممنوع ہے۔ دعا میں
بھی منع ہے۔ مثلاً گناہ یا قطع رحمی کی دعا کرنا یا ایسی چیز کی دعا مانگنا جو عقلاً یا شرعاً محال
ہو۔ یا دعا میں فضول قیدیں لگانا یہ بھی حد سے بڑھ جانا ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت
عبد اللہ بن مغفل صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اے
اللہ مجھے جنت کے داہنی جانب سفید محل عنایت فرمائے حضرت عبد اللہ بن مغفل نے
فرمایا کہ اے بیٹے اللہ سے جنت کا سوال کر اور دوزخ سے پناہ مانگ د اور یہ سفید محل
اور داہنی طرف اس قسم کی قیدیں اپنی دعا میں مت لگاؤ۔ کیونکہ یہ حد سے بڑھ جانا ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں ایسے لوگ ہونگے

جو طہارت کے بارے میں پوچھا اور دیا کے بارے میں حد سے آگے بڑھ جائیں گے۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۷)

اس کے بعد فرمایا کہ زمینِ مہارے جلنے کے بعد فساد مت کرو اور تم ڈرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگتے رہو (عبادت پر ناز مت کرو) اور امید رکھتے ہوئے دعا کرو۔ (نا امید مت ہو جاؤ) پھر فرمایا کہ اللہ کی رحمت اچھے کام کرنے والوں سے قریب ہے۔ نیک کام کرنے والوں کو تو رحمت کی بہت زیادہ امید رکھنی چاہیے۔ آداب دعا میں سے یہ بھی ہے کہ آہستہ سے دعا کی جائے۔ جیسا کہ مذکورہ آیت سے معلوم ہوا۔ گو زور سے دعا کرنا بھی جائز ہے۔ لیکن افضل یہی ہے کہ آہستہ دعا کی جائے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے اِذْ نَادَى رَبَّهُ يَدَاؤُاْ خَفِيَةً جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پوشیدہ طور پر پکارا۔ (سورہ مریم)

جو دعا کرنے سے تکبر کرتے ہیں دوزخ میں داخل ہوں گے

(۳) وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي
أَسْتَجِبْ لَكُمْ طِرَاتِ الَّذِينَ
يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي
سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ
دَاخِرِينَ ۝
(مومن ۶۶)

اور فرمایا تمہارے رب نے مجھ کو
پکارو میں تمہاری درخواست قبول
کروں گا جو لوگ میری عبادت سے
سرتابی کرتے ہیں (جس میں دعا کرنا
بھی شامل ہے) وہ عنقریب ذیل
ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔

اللہ بے کس و مجبوں کی دعا قبول فرماتا ہے اور مصیبت دور کرتا ہے

(۴) اَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاہُ وَ يُكْشِفُ السُّوْءَ
وَ يُجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ
ۚ اِنَّہٗ مَعَ اللّٰہِ قَبِيْلًا مَّا

آیا وہ ذات (بہتر ہے) جو مجبور
فحوص کی دعا قبول فرماتا ہے جب
وہ پکارتا ہے اور مصیبت کو دور
فرماتا ہے اور تم کو زمین میں

تَذَكَّرُونَ ۵

(نمل ۵۴)

صاحب تصرف بناتا ہے (یا وہ
لوگ بہتر ہیں جن کو یہ شریک
مٹھراتے ہیں) کیا اللہ کے ساتھ
کوئی اور معبود ہے؟ تم لوگ بہت
ہی کم یاد رکھتے ہو۔

اہل ایمان کی تعریف جو امید و بیم کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں

(۵) تَتَجَاوَىٰ جُنُوبَهُمْ عَنِ
الْبَصَاجِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ
خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝
(آلہ سجده ۲۶)

اُن کے پہلو جُدا ہونے میں خواب
گاہوں سے اس طور پر کہ وہ اپنے
رب کو پکارتے ہیں ڈرتے ہوئے
اور امید باندھے ہوئے اور ہماری
دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ
کرتے ہیں۔

(۶) إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ
فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا
رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا
خَاشِعِينَ ۝
(سورۃ الانبیاء ۶۴)

بے شک یہ حضرات تیزی سے
آگے بڑھتے تھے نیک کاموں
میں اور ہم کو پکارتے تھے رغبت
کرتے ہوئے اور خوف کھاتے
ہوئے اور ہمارے لئے عاجزی
ظاہر کرنے والے تھے۔

متعدد انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تذکرے کے بعد اس آیت میں ان
حضرات کی مذکورہ بالا تعریف فرمائی ہے۔

وہی زندہ ہے اُسی کو پکارو

(۷) هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

وہی زندہ ہے اُس کے سوا کوئی

هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ
الْمَتِينَ ط الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
(مومن ۷۶)

عبادت کے لائق نہیں پس تم اس
کو پکارو اس کی معبودیت کا خاص
اعتقاد رکھتے ہوئے تمام خوبیاں اللہ
ہی کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے

غیر اللہ سے مانگنے کی مذمت

وہ پکارتا ہے اللہ کے علاوہ اس
کو جو نہ نقصان پہنچائے اور نہ
نفع پہنچائے یہ انتہا درجے کی
گمراہی ہے۔

اور اللہ کے علاوہ جن لوگوں کو
پکارتے ہیں۔ وہ کھجور کی گٹھلی کے
پھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں
رکھتے۔

(۸) يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا
لَا يَنْصُرُهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ط
ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبُعِيدُ
(حج ۲۴)

(۹) وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ
دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ
قِطْعٍ مِنْهُ
(فاطر ۲۴)

اور اُس سے بڑھ کر کون زیادہ
گمراہ ہو گا جو خدا کو چھوڑ کر
ایسے معبودوں کو پکارے جو
قیامت تک بھی اُس کی درخواست
قبول نہ کریں اور اُن کو اُن کے
پکارنے کی خبر بھی نہ ہو۔

(۱۰) وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ
يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ
لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ الْهَامُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُمْ
عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ه
(احقاف ۱۴)

اور بلاشبہ جتنے سجدے ہیں وہ
سب اللہ ہی کا حق ہیں۔ سو اللہ
کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔

(۱۱) وَإِنَّ السَّاجِدَ لِلَّهِ
فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ه
(جن ۱۰۴)

آپ فرما دیجئے بھلا پھر یہ بتاؤ

(۱۲) قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا

کہ خدا کے سوا تم جن معبودوں کو
پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو
کوئی تکلیف پہنچانا چاہے کیا یہ
(معبودان باطل) اُس کی دی ہوئی
تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر
اللہ مجھ پر رحمت فرمانے کا ارادہ
فرمائے تو کیا یہ (معبودان باطل)
اُس کی رحمت کو روک سکتے ہیں
آپ فرما دیجئے۔ مجھے اللہ کافی ہے
اُسی پر توکل کرنے والے توکل کرتے
ہیں۔

آپ فرما دیجئے کہ جن کو تم خدا
کے سوا (معبود) قرار دے رہے
ہو اُن کو پکارو تو وہی سودہ نہ
تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار
رکھتے ہیں اور نہ اس کے بدل
دینے کا۔

اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو
مست پکارو جو تجھ کو نہ کوئی نفع
پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا
سکے پھر اگر تو نے ایسا کیا تو
بلاشبہ تو اس وقت ظالموں
میں سے ہو گا۔

اور اللہ کے سوا جن لوگوں کو

تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ
أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ
هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ
أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ
مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ط قُلْ
حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ه
(زمر ۴۷)

(۱۳) قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ
رَزَقْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا
يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضَّرِّ
عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ه
(بنی اسرائیل ۶۴)

(۱۴) وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ
اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا
يَضُرُّكَ ه فَإِنْ فَعَلْتَ
فَأِنَّكَ إِذَا مِنْ الظَّالِمِينَ
(یونس ۱۱۴)

(۱۵) قَالِ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ

دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ
نَصْرَكَ وَلَا أَنْفُسَهُمْ
يَنْصُرُونَ۔

پکارتے ہو۔ تمہاری کچھ بھی مدد
نہیں کر سکتے اور نہ وہ اپنی ہی
مدد کر سکتے ہیں۔

(اعراف ۲۴۶)

(۱۶) وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ
دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ
شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ
أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ط
وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّاتِ
يُبْعَثُونَ۔

اور اللہ کو چھوڑ کر یہ لوگ جن کو
پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا
نہیں کر سکتے اور وہ (تو) خود ہی
مخلوق ہیں یہ لوگ مُردہ ہیں زندہ
نہیں ہیں اور ان کو خبر نہیں کہ
کب اُٹھائے جائیں گے۔

(نحل ۲۶)

باب دوم

احادیث شریفہ میں

دُعا کی اہمیت، ضرورت اور فضیلت

اور

دُعا نہ کرنے کی مذمت



متنوں حدیث، مع ترجمہ و ضروری تشریحات



دوسرا باب

اس باب میں ان احادیث شریفہ کا ترجمہ اور شرح پیش کیا گیا ہے جن میں دعا کی اہمیت اور فضیلت بتائی گئی ہے اور دعا نہ کرنے کی مذمت فرمائی ہے۔

سب کچھ اللہ تعالیٰ سے ہی مل سکتا ہے
اور اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں لے سکتی

حدیث را

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي خَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظْلَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي اكْسُوهُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَبَيْنَكُمْ

وَجِئْتُكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْعَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي
 مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَزْوَاجَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِئْتُكُمْ
 كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي
 شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَزْوَاجَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِئْتُكُمْ قَامُوا
 فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِّمَّا سَأَلْتَهُ مَا نَقَصَ
 ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْخَيْطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبُخْرَ يَا عِبَادِي
 إِنِّي هَبْتُ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ أَهْضَمْتُهَا لَكُمْ ثُمَّ أَوْفَيْتُكُمْ بِأَقْصَاهَا فَمَنْ وَجَدَ
 خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يُلُومُنِي إِلَّا نَفْسَهُ
 (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے
 بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے۔ اور ایک دوسرے پر
 ظلم کرنے کو تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے۔ لہذا تم آپس میں
 ظلم نہ کرو اے میرے بندو! تم سب راہ بھٹکے ہو سوائے ان
 کے جن کو میں ہدایت دوں۔ لہذا تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تم کو
 ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے ان کے
 جن کو میں کھانا دوں لہذا تم مجھ سے کھانے کو مانگو میں تم کو کھانے کے لئے
 دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے ان کے جن کو میں
 پہنا دوں۔ لہذا تم مجھ سے پہننے کے لئے طلب کرو۔ میں تم کو پہننے کو دوں
 گا۔ اے میرے بندو! بلاشبہ تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں
 سب گناہوں کو بخش سکتا ہوں۔ لہذا تم مجھ سے مغفرت چاہو میں تم کو

بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! یقین جانو کہ تم مجھے ضرر پہنچانے کے لائق ہرگز نہیں ہو سکتے۔ جس کی وجہ سے مجھے ضرر پہنچا سکو۔ اور (اس کا بھی) یقین جانو کہ تم مجھے نفع پہنچانے کے لائق ہرگز نہیں ہو سکتے جس کی وجہ سے مجھے نفع پہنچا سکو۔

اے میرے

بندو! اس میں شک نہیں کہ اگر تم سب اولین و آخرین انسان و جنات تم میں سے سب سے زیادہ متقی آدمی کے موافق اپنے دل بناو تو (تم سب کا) یہ تقویٰ میرے ملک میں ذرا اضافہ نہ کر سکے گا۔

اے میرے بندو! اگر تم سب اولین و آخرین انسان و جنات تم میں سے سب سے زیادہ گنہگار آدمی کے دل کے موافق اپنا دل بناو۔ تو (اُن کا) یہ گناہ لگتا ہونا میرے ملک میں سے ذرا بھی کمی نہیں کر سکتا۔ اے میرے بندو! اگر تم اولین و آخرین انسان و جنات سب مل کر ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کرو۔ اور میں ہر شخص کا سوال پورا کر دوں۔ تو (سب کا سوال پورا کرنے پر) میرے خزانوں میں سے صرف اتنی سی کمی آئے گی جتنا سولی کو سمندر میں ڈبو کر باہر نکالا جائے (اور ذرا سی تری سولی میں لگی رہ جائے) اے میرے بندو! (تمہاری جزا سزا آخرت میں جو ہوگی سو) وہ صرف تمہارے اعمال (کے نتائج) ہوں گے میں تمہارے اعمال کو محفوظ رکھتا ہوں پھر پوری طرح تم کو ان کے بدلے دے دوں گا سو تم میں سے جو شخص (اپنے عمل میں) خیر پاتے تو اُسے چاہیے کہ اللہ کی حمد کرے اور جو شخص اس کے علاوہ (یعنی اپنے عمل میں بُرائی پاتے سو چاہیے کہ اپنے نفس کے سوا کسی کو عبادت نہ کرے۔ (صحیح مسلم ص ۲۱۹)

تشریح :-

یہ حدیث بہت ہی اہم ہے۔ اس کی عبارت مع ترجمہ بچوں کو یاد کرانا چاہیے اس میں اللہ جل شانہ کی مالکیت اور ربوبیت اور بندوں کی عاجزی و محتاجی

بیان کی گئی ہے۔ حدیث کے شروع میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے۔ یعنی جو شخص جیسا کرے گا۔ اُسے ویسا ہی پھل ملے گا۔ قبر میں یا حشر میں جن کو عذاب ہوگا اور جو لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ وہ اپنے بُرے اعمال کی سزا بھگتیں گے۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ غیر مستحق کو سزا دیں قرآن مجید میں جگہ جگہ یہ اعلان فرمایا گیا ہے کہ ہر شخص کو اس کے عمل کا بدلہ ملے گا۔ جو کچھ کیا تھا سب وہاں موجود پایاں گے اور اُس کے موافق عذاب و ثواب ملے گا۔ (وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاقًّا وَلَا يَرْجِعُونَ) (۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے | اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کریں گے جیسا کہ اس حدیث

کے علاوہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں بھی وارد ہوا ہے چنانچہ ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ اَنْفْسًا شَيْئًا اور ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اور فرمایا وَمَا اللّٰهُ يَرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ اور فرمایا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمْت يَدَكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلّٰمٍ تٰلِيٍّ اور فرمایا وَلَا يُظْلَمُوْنَ فِتْنًا پھر اس اعلان کے بعد کہ میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے۔ بندوں سے فرمایا وَجَعَلْتُمْ بَيْنَكُمْ مِحْرًا فَاَدْ تَصَافٰوْا (یعنی میں نے ایک دوسرے پر ظلم کرنے کو تمہارا درمیان بھی خرام کر دیا ہے) لہذا تم آپس میں ظلم نہ کرو۔ کیونکہ انسان اللہ کا خلیفہ ہے اور زمین میں اُس کا نائب ہے اس میں رحم اور عدل ہونا چاہیے۔ ظلم اور بے انصافی سے ہمیشہ دُور رہے۔ جس ذات پاک کی اس کو خداقت ملی ہے اس کی صفت رحم و عدل کو اختیار کرے۔

اللہ ہی ہدایت دیتا ہے | اس کے بعد یہ بتایا کہ سب کو اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دیتے ہیں اور سب کو وہی کھلتے ہیں اور سب کو وہی پہناتے

ہیں۔ کسی کو کہیں سے بھی کچھ نہیں ملتا۔ بس اللہ جل شانہ ہی سب کو عطا فرماتے ہیں اور جاخیز پوری فرماتے ہیں۔ دین و دنیا کی بھدائی اور کامیابی اور اُن کے اسباب سب اللہ ہی کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہی سب کو دینے والا ہے۔ وہ جسے محروم کر دیں اُسے کہیں سے کچھ بھی نہیں مل سکتا۔ جسے وہ ہدایت دیں وہی راہ یاب ہے اور جسے وہ راہ حق سے بھٹکا دیں وہ گمراہ ہے۔ مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ مُسْتَقِيْدٌ وَمَنْ يَضِلْ فَلَنْ تُجِدَ لَهُ وَاٰيَةً

مُسْتَشِدَّاء) جب بندہ سر اسر محتاج ہے تو اُسے چاہیے کہ دنیا و آخرت کی ہر چیز صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔ اس حدیث میں بندوں کی محتاجگی کے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ہدایت چاہو اور مجھ سے کھانے کو مانگو اور مجھ سے پہننے کو طلب کرو۔ دوسری احادیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سوال کرنے سے خوش ہوتے ہیں اور جو اُن سے سوال نہیں کرتا اُس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

صرف اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر سکتا ہے | گناہوں کا بخشنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جسے وہ بخش دے اُسی کی خیریت ہے اور جسے وہ نہ بخشے اُسے تباہی اور ہلاکت اور خسارہ کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اسی حقیقت کے پیش نظر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا تھا۔

وَإِنْ لَا تَعْفِرْ لِي ذَنْبِي ذَرْبِي
أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ
اور اے رب! اگر آپ مجھے نہ بخش گے
اور مجھ پر رحم نہ فرمائیں گے تو خسارہ
اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔

اللہ کے لئے رب کچھ آسان ہے وہ تمام گناہوں کو بخش سکتے ہیں۔ لیکن یہ اعدانِ قرآن مجید میں کر دیا ہے کہ شرک نہیں بخشا جائے گا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ اے رب! مجھے آپ کی عزت کی قسم ہے میں آپ کے بندوں کو بہکاتا ہی رہوں گا۔ جب تک اُن کی رو میں اُن کے جسموں میں رہیں گی۔ اس کے جواب میں رب العزت تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال اور رفعتِ شان کی جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں اُن کو بخشتا ہی رہوں گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حدیث شریف کے ان الفاظ میں (يَا عِبَادِي اَتُكْمُ تُخْطِئُونَ بِالْأَيْمَانِ
وَإِنِّي أَنَا أَعْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُوا لِي أَنَا أَعْفِرُ لَكُمْ)
اسی حقیقت کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے۔

بندوں کی عبادت سے اللہ تعالیٰ کو فائدہ نہیں | اس کے بعد اللہ جل شانہ کی بے نیازی کا ذکر فرمایا

ہے کہ مخلوق کی اطاعت سے اللہ تعالیٰ کو کچھ نفع نہیں ہوتا۔ اور نافرمانی کرنے سے اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اللہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ عبادت گزاروں کی عبادت سے اس کے ملک میں ٹھہر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوتا اور نافرمانوں کی نافرمانی سے اس کے ملک میں کچھ کمی نہیں آتی۔ اپنی خالقیت اور مالکیت میں وہ تنہا ہے۔ کسی کا محتاج نہیں اس کے بے انتہا خزانوں کا اندازہ معلوم کرنا چاہتے ہو تو اس مثال سے سمجھ لو کہ تم اولین و آخرین انسان و جنات زندے اور مے ہوئے خشک مخلوق اور تر مخلوق سب بیک وقت ایک میدان میں کھڑے ہو کر اللہ سے سوال کرو۔ اور ہر ایک اتنا مانگے جہاں تک وہ اپنی فہم کی رسائی سے، انتہائی آرزو کر سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر سائل کا سوال اسی وقت پورا فرما دیں تو اس کے خزانوں میں سے صرف اتنا خرچ ہوگا جیسے سوئی سمندر میں ڈال کر نکال لی جائے اور پورے سمندر میں سے ذرا سی تری اسی سوئی پر لگ جاوے (یہ بھی سمجھانے کے لئے ہے ورنہ غیر متناہی کے سامنے تنہا ہی کو یہ بھی نسبت نہیں ہے)

بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

يَدُ اللَّهِ مَلَأَى لَا تَخِيضُهَا	اللہ کا ہاتھ (ہر وقت) بھرا ہوا ہے۔ وہ
نَفَقَةٌ سَخَاءٌ بِاللَّيْلِ وَ	کتنا ہی خرچ فرمادیں کم نہیں ہوتا۔ رات
النَّهَارِ أَدَّيْتُمْ مَا أَلْفَوْا	دن خرچ فرماتے ہیں تم ہی بتاؤ جب

۱۰ فی روایۃ احمد وغیرہ فی حدیث ابی ذرؓ و یوان اولکم و اخرکم
وحیکم و میتکم و رطبکم و یابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد
من عبادی ما زاد ذلک فی ملکي جناح بعوضۃ و فی اخرہ فسأل کل انسا
منکم ما بلغت انتہ فاعطیت کل سائل منکم ما نقص ذلک من ملکي
الا کلہا یوان احدکم بالبحر ففس فیہ ابرۃ الحدیث مشکوٰۃ شریف ص ۲۵

مَنْذَخَقَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
فَيَأْتِيَهُمْ يَنْصُصُ مَا فِي يَدِهِ
سے اُس نے آسمان وزمین پیدا فرمائے
ہیں کتنا عروج فرما دیا اور جو اُس کے ہاتھ
میں تھا اس میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

بس انسان کو چاہیے کہ اپنی آخرت سنوارنے کے لئے نیک اعمال میں لگا رہے اور
لکھنے والے فرشتہ کو برائی لکھنے کا موقع نہ دے۔ جو نیکی ہو جائے اس پر اللہ کا شکر
کرے کہ اس کی توفیق سے ہوئی اور جو گناہ ہو جائے تو اُس پر اپنے نفس کو ملامت کرے
اور توبہ و استغفار میں کوتاہی نہ کرے۔ قیامت کے میدان میں اور دوزخ میں اپنے آپ کو
الامات کرنے سے کچھ نفع نہ ہوگا۔ وہاں شرمندگی اور پشیمانی کام نہ آئے گی موت سے پہلے
ہی اپنے آپ کو ملامت کر لو اور توبہ و استغفار کر کے گناہ معاف کر لو۔ گناہوں کو اپنے نفس
ہی کی طرف منسوب کرو اور گناہ ہو جائے تو اپنے ہی کو برا کہو (فمن وجد خيرا
فليحمد الله ومن وجد غير ذلك فلا يلومن الا نفسه)

صرف اللہ سے سوال کرو اور صرف اللہ سے مدد مانگو

حدیث ۲

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ
خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا
غُلَامُ احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا
سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ
الْأُمَّةَ كَوَاجُتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا
بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَكَوَجُتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ
لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَشْلَامُ
وَجُعِلَتِ النُّصُوحُ دَوَاهِ الْعَمَدِ وَالتَّرْمِذِيُّ

ترجمہ :-

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں ایک دن حضور اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے دھل رہا تھا، آپ نے فرمایا کہ اے لڑکے اللہ کا دھیان رکھ اللہ تیری حفاظت فرمائے گا اللہ کا دھیان رکھ تو اسے اپنے آگے پائے گا اور جب تو سوال کرے تو بس اللہ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو صرف اللہ سے درخواست کر اور اس کا یقین رکھ کہ اگر ساری امت اس مقصد کے لئے جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ نفع پہنچائے تو اس کے سوا تجھے کچھ نفع نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اور اگر ساری امت اس مقصد کے لئے جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ ضرر (جانی مالی نقصان) پہنچائے تو اس کے سوا تجھے کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے پھر فرمایا کہ فیصلے لکھنے والے (قلم اٹھائے گئے اور صحیفے سوکھ چکے) جو ہونا تھا لکھ دیا گیا اب اس میں رد و بدل نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۵۲)

تشریح :-

یہ حدیث بڑی اہم اور جامع تین نصیحتوں پر مشتمل ہے، ہم ہر نصیحت کے مطالب علیحدہ علیحدہ لکھتے ہیں۔

احکام الہیہ کی نگہداشت سے بندہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے

اول یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ کا دھیان رکھ وہ تیری حفاظت فرمائے گا،

اللہ کا دھیان رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے حکموں پر چلنے اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنے کا خاص دھیان رکھ اور اس کی مقرر کردہ حدود سے آگے بڑھنے سے گریز کرنا رہ، ایسا کرنے سے اللہ تیری حفاظت فرمائے گا جب انسان اللہ کے حکموں پر چلنے کا دھیان رکھتا ہے اور اللہ کی مرضی کے موافق چلنے کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہ اس کو دونوں جہاں کی آفات و بلیات اور مصیبتوں سے محفوظ فرماتے ہیں۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص نوعمری اور تندرستی اور طاقت کے زمانہ میں اللہ کا دھیان رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ بڑھاپے اور ضعیفی کے زمانہ میں اس کی حفاظت فرماتے ہیں اور آخری سانس تک اس کی عقل و سمجھ، مینائی اور کانوں کی طاقت کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ایک عالم کے متعلق لکھا ہے کہ سو برس کی عمر میں انہوں نے بڑے

زور سے پھلانگ لگائی اور پھر فرمایا کہ ہم نے اپنے ان اعضاء کو نو عمری میں گناہوں سے محفوظ رکھا تھا لہذا اس کے صلہ میں اب اللہ نے ان کو ضعف سے محفوظ فرما دیا۔ ایک بزرگ نے ایک بوڑھے کو سوال کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ

إِنَّ هَذَا ضَعِيفٌ ضَعِيفٌ
اللَّهُ حَنِ صَغِيرٍ فَضِيعُهُ
اللَّهُ حَنِ كَبِيرِهِ۔

اس شخص نے نئی عمر میں اللہ کے حقوق ضائع کر دیئے اب بڑھاپے میں اللہ نے اس کو ضائع فرما دیا۔

اللہ کی حفاظت میں بندہ یہاں تک آ جاتا ہے کہ نقصان پہنچانے والی چیزوں کو بھی اللہ جل شانہ اس کی حفاظت اور اس کے نفع کا ذریعہ بنا دیتے ہیں جس کی بے شمار مثالیں حضرت صحابہ کرام اور دیگر اولیاء امت کی تاریخ و سیر کی کتابوں میں مذکور ہیں اور جو بندے اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتے ان کی اپنی چیزیں بھی ان کی اطاعت نہیں کرتیں جیسا کہ بعض سلف نے فرمایا ہے۔

إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ فَاعِرٌ
ذَلِكَ حَنِ خُلِقَ خَادِمٌ
وَدَّ آتِي۔

میں اللہ کی نافرمانی کر بیٹھا ہوں تو اس کا اثر اپنے خادم اور اپنی سواری کے جانور کی خصلت اور عادت کے بغیر جانے میں محسوس کرتا ہوں۔

۴۔ تو ہم گردن از حکم داوریج کہ گردن نہ پیچہ ز حکم تو، بیج
اللہ کے حقوق کا دھیان رکھنے سے جو اللہ تعالیٰ بندے کی حفاظت فرماتے ہیں وہ صرف دنیاوی اور جسمانی حفاظت تک محدود نہیں ہے بلکہ اللہ اس کے دین و ایمان کی بھی حفاظت فرماتے ہیں۔ اس کو ایمان اور اعمال صالحہ کے ماحول میں رکھتے ہیں۔ دین متین کا خادم اور دین کا داعی بنا دیتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی آیت :

وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ
بَيْنَ الْمَشْرِعِ وَقَلْبِهِ ۔

اور جان رکھو کہ بندہ اور اس کے قلب کے درمیان اللہ تعالیٰ حائل ہو جاتے ہیں۔

کی تفسیر میں فرمایا یَحُولُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَبَيْنَ الْمُعْصِيَةِ الَّتِي تَجْزِيهِ إِلَى
الْمَنَاءِ یعنی اللہ تعالیٰ بندہ کے گناہ کے درمیان آڑے آجاتے ہیں جس کے ذریعہ وہ دوزخ میں
چلا جاتا یعنی اس کو گناہ سے محفوظ فرمالتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کوخست
فرماتے تو دعاء دیتے ہوئے ارشاد فرماتے۔

أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَ
أَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ
عَمَلِكَ (ترمذی)

میں تیرا دین اور تیری صفت
امانت اور تیرے اعمال کا انجام
اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

اس سپرد کرنے میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ کی دینی زندگی کی اللہ تعالیٰ
حفاظت فرماتے ہیں اور جو یہ فرمایا کہ تو اللہ کا دھیان رکھ تو اُسے اپنے آگے پائے گا
یہ کچھ مضمون کو دوسرے نفلوں میں دہرا دیا ہے ”تو اللہ کا دھیان رکھے گا تو اللہ کو اپنے
آگے آگے پائے گا“ یعنی تیرا ہر کام بنتا چلا جائے گا اور تیری صلاح و فلاح کی غیب سے
شکلیں نکلتی چلی آئیں گی۔ تو جہاں بھی ہوگا یہ محسوس کرے گا کہ میرا محافظ اور نگران اور ناصر و
مددگار میرے ساتھ ہے۔ جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غار ثور میں اپنے رفیق نعر
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گھبراہٹ دیکھ کر فرمایا کہ لَا تَخْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ
مَحْتَدٌ (غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے) ایک بزرگ سے کسی نے سوال کیا کہ تنہائی میں
آپ کا دل نہیں گھبراتا انہوں نے فرمایا میرے ساتھ وہ ہوتا ہے جس نے یہ اعلان فرمایا
ہے کہ اَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي (میں اس کے پاس ہوتا ہوں جو مجھے یاد کرے)
پھر کسی تنہائی اور کیسا دل گھبرانا، اسی طرح ایک اور بزرگ کا قصہ ہے ان سے کسی نے کہا
کہ ہم آپ کو جب دیکھتے ہیں آپ تنہا ہی ہوتے ہیں یہ سن کر فرمایا مَنْ يَكُنِ اللّٰهُ
مَعَهُ كَيْفَ يَكُونُ وَحْدَهُ جس کے ساتھ اللہ ہو وہ کیسے تنہا ہوگا؟

صرف اللہ سے سوال کرا | دوم یہ نصیحت فرمائی کہ جب تو سوال کرے تو

اللہ ہی سے سوال کر اور جب مانگے تو صرف اللہ ہی سے مانگ، انسان سر اسر محتاج ہے
طرح طرح کی ضرورتیں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں، حرج مرض کے بغیر یہ دنیاوی زندگی گزر

ہی نہیں سکتی۔ اس لئے ہر انسان اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے سعی اور کوشش کرتا ہے اور اس عالم اسباب میں سعی کرنے اور ماتھے پاؤں مارنے سے بعض ضرورتیں پوری ہو بھی جاتی ہیں جن لوگوں کو اللہ پر یقین نہیں ہے اور جو اللہ کو نہیں مانتے یا اس کی صفات سے باخبر نہیں ہیں وہ اپنی ان ظاہری آنکھوں سے خاص خاص ظاہری اسباب کے باعث دنیا کی چیزوں کو بنتا بگڑتا دیکھتے ہیں لہذا اپنی ضرورتوں کے لئے انسانوں سے سوال کرتے ہیں اور اُن کی خوشامد کرتے ہیں اور رشوت دے دلا کر حکام کے دلوں کو پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں کسی اٹکے ہوئے کام کو چلانے کے لئے خاندان و برادری کے بچوں کی چاپلوسی کرتے ہیں اور ان کے علاوہ دیگر اسباب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لیکن جو بندے اللہ ہی کو حاجت روا، مشکل کشا اور ناصر و مددگار مانتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہی سب کچھ کرنے والا اور غیب و شہادت کا جاننے والا اور ہر ظاہر و پوشیدہ حال کا دیکھنے والا اور ہر آہستہ اور زور کی آواز کا سننے والا ہے اور نفع نقصان اُسی کے قبضہ میں ہے بچوں اور حاکموں کے قلوب کو وہی پیٹنے والا ہے ایسے بندے ہر حال اور ہر مقام میں اللہ ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور حاجت روائی کے لئے اللہ ہی کو پکارتے ہیں اور دست دعا اسی کے سامنے پھیلاتے ہیں۔ شفا چاہتے ہیں تو اللہ ہی سے اور آڑے وقت میں پکارتے ہیں تو اللہ ہی کو پکارتے ہیں غازی میں بار بار۔

رَبِّكَ تَعْبُدُ حَيَاتَكَ
ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں

نَسْتَعِينُ ۞

کا تکرار کرتے ہیں اور اس میں جس بات کا اقرار ہے اس کو ہر موقع اور ہر مقام میں سچا کر دکھاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب آگ میں ڈالے جا رہے تھے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تشریف لا کر عرض کیا کہ میری ضرورت ہو تو مدد کروں؟ اس کے جواب میں حضرت خلیل اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ والسلام نے فرمایا اٰمَنَّا بِكَ فَلَا دَاۡمِنَ اللّٰهِ خَبِيۡمٍ (مجھے تمہاری مدد کی حاجت نہیں، ہاں اللہ کی طرف سے جو مدد ہو اس کا محتاج ہوں) مومن کا حقیقی مقام یہی ہے کہ مخلوق کو کسی درجہ میں بھی کچھ کرنے والا نہ سمجھے۔

۷ موعہ چہ بر پائے ریزی زرش چہ ششیر ہندی ہنی بر سرش
امید و ہراسش نیا شد ز کس بریں است بنیاد تو حید و بس
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو یہاں تک نصیحت فرمائی تھی کہ اگر سواری
سے تمہارا کوڑا اگر جلتے تو کسی سے یہ سوال بھی مت کرو کہ ذرا یہ کوڑا اٹھا دو کیونکہ یہ بھی غیر
اللہ سے سوال ہے، بلکہ خود اترو اور کوڑا اٹھا کر دوبارہ سوار ہو جاؤ۔

بندہ کو چاہیے کہ اللہ ہی سے مانگے اور اُسی سے مدد کی درخواست کرے اس سے
بڑھ کر کوئی نخی اور دانا اور مہربان نہیں ہے۔ اسے سب قدرت ہے۔ اور ہر چیز کے فرمانے
اُسی کے ملک ہیں۔ مشہور ہے کہ ایک دیہاتی اپنی کسی ضرورت کے سلسلہ میں مغلیہ حکومت کے
بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے پاس مدد کے لئے آیا۔ جب بادشاہ کے قریب پہنچا تو دیکھا
کہ وہ ہاتھ اٹھا کر اللہ سے سوال کر رہا ہے یہ دیکھتے ہی وہ شخص فوراً واپس ہوا اور یہ کہتا ہوا
واپس چلا گیا کہ جس سے یہ مانگ رہا ہے میں بھی اُسی سے مانگ لوں گا۔

اللہ کے سوا کوئی کسی کو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا | سوم یہ نصیحت فرمائی کہ

ساری امت کے لوگ اگر آپس میں مل کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو بس اسی قدر نقصان
پہنچا سکتے ہیں جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اور اسی طرح اگر ساری امت تجھے کوئی نفع
پہنچانا چاہے تو بس اُسی قدر نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اس میں بتایا ہے
کہ مخلوق کو کسی بات کا اختیار نہیں ہے غمناک صرف اللہ ہی ہے۔ اُس کے فیصلے کو کوئی اُلٹ نہیں
سکتا۔ اس کی لکھی ہوئی تقدیر کو کوئی پھیر نہیں سکتا۔ اس کی عطا کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اس کی بھیجی ہوئی
مصیبت کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ جو اُس نے لکھ دیا ہے وہی ہوگا۔ لکھنے والے قلم اٹھائے گئے
اور جن صحیفوں میں تقدیر لکھی گئی تھی وہ سوکھ چکے اب کچھ ادل بدل نہ ہوگا۔ ارشاد ربانی ہے۔

مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ
شَيْءٌ إِلَّا رَاضٍ وَلَا خَافِي أَنْفُسِكُمْ
کوئی مصیبت نہ زمین میں آتی ہے
اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر

إِلَّا حَنِ كُتِبَ مِنْ قَبْلِ آتٍ
نُبْرَ أَحْقَارَاتٍ ذَالِكَ عَلَى
اللَّهِ يَسِيرٌ

(سورہ حمید)

سورہ فاطر میں فرمایا :

مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ
رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا
وَمَا يُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ
لَهُ مِنْ بُعْدِهِ وَحَقُّ الْحَزَنِ
الْحَكِيمِ ۝ (۱۴)

سورہ یونس کے آخر میں فرمایا :

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا
لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ
فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِتَ
اطْمِئِنَّ ۝ وَإِنْ يَسْأَلْكَ
اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ
إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ
فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ
بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
وَحَقُّ الْغَفُورِ الرَّحِيمِ
(آخری رکوع)

وہ قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو
پیدا کریں ایک کتاب میں لکھی ہے۔
بے شک یہ اللہ کے لئے آسان
ہے۔

اللہ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول
دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا
نہیں۔ اور جس کو وہ بند کرے سو
اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے
والا نہیں اور وہ غالب حکمت
والا ہے۔

اور خدا کو چھوڑ کر اس کو مت پکار
جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے نہ کوئی
ضرر، سو اگر تو نے ایسا کیا تو ظالم
میں شمار ہوگا۔ اور اگر تجھے اللہ تعالیٰ
کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے
سوا کوئی اُسے دور کرنے والا نہیں۔
اور اگر وہ تجھ کو کوئی خیر پہنچائے
تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے
والا نہیں۔ وہ اپنا فضل اپنے
بندوں میں جسے چاہے پہنچا دے
اور وہ غفور الرحیم ہے۔

سورہ رعد میں ارشاد ہے :

وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ

اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر

سُوءٌ فَلَا مَرَدَّ لَهُ
مصیبت ڈالنے کا ارادہ فرمائے
تو اس کے ہٹنے کی کوئی صورت ہی

(۲۴)

نہیں۔
افسوس کہ ان آیات و احادیث کو چھوڑ کر مسلمان کہلانے والے سینکڑوں ہزاروں
افراد قبروں اور تعزیوں کا طواف کرتے نظر آتے ہیں۔ اللہ سے منہ موڑ کر پیروں فقیروں
مزاروں اور کاغذ کے تعزیوں سے مرادیں مانگتے ہیں۔ اللہ جل شانہ تمام شرکیہ افعال سے
محفوظ فرمائیں۔

دعا کرنے سے قحط سالی دور ہوگی اور جنگل بیابان میں گمشدہ
سواری مل جائے گی

حدیث ۲

وَعَنْ أَبِي جَرَرٍ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا
يَصُومُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا
عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ
لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنْ عِيلَ السَّلَامُ تَحِيَّاتُ
النَّبِيِّ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ
قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضَرْفَةٌ عَوْتُهُ
كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامٌ سَنَةِ فَدَعَوْتُهُ
أَنْبَتَهَا نَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرًا أَوْ فَلَاحٍ فَضَلَّتْ
دَاجِلَتُكَ فَدَعَوْتُهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ قُلْتُ لِعَهْدِ أُمِّي
قَالَ لَا تَسْبِيَنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ خَرًّا وَلَا عَبْدًا
وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ
وَإِنْ تَكَلَّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهًا إِنْ

ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَرْفَعَهُ إِذَا لَكَ إِلَى نَصْفِ الشَّقِ
فَإِنَّ أَبَيْتَ فَإِلَى الْمَكْمُومِينَ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْأَزَافِ بِهَا
مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنَّ
أَمْرًا شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعْمِرْهُ
بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّا وَبَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ -

(نور الہوداؤد)

ترجمہ

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے ایک شخص
کو دیکھا جس کی رائے پر لوگ چلتے ہیں، وہ جو بھی کچھ ارشاد فرماتا ہے سب
اس کی بات پر ضرور عمل کرتے ہیں، میں نے (لوگوں سے) دریافت کیا یہ
کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)
میں حاضر خدمت ہوا اور دوبار عرض کیا عَیْنُكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
آپ نے فرمایا عَیْنُكَ السَّلَامُ مت کہو کیونکہ یہ (جاہلیت کے
زمانہ میں) مُردوں کا سلام تھا (جسے وہ مرثیوں میں لاتے تھے) تم
السَّلَامُ عَیْنُكَ کہو، میں نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا
میں اللہ کا رسول ہوں، وہ اللہ کہ جب تجھے کوئی تکلیف پہنچ جائے
اور تو اس کو پکارے تو وہ تیری تکلیف دور فرما دے اور اگر کسی سال
تھوڑا سا ہو جائے اور تو اللہ سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے (کھانے
پینے کی چیزیں)، اگادے (یعنی زمین سے پیدا فرما دے)، اور جب تو
کسی غیر آباد زمین میں یا جنگل میں ہو پھر وہاں تیری سواری گم ہو جائے اور
تو اس کو پکارے تو وہ تیری سواری کو تیرے پاس واپس پہنچا دے میں
نے عرض کیا آپ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ہرگز کسی کو گالی
نہیں دینا، میں نے اس پر ایسی سختی سے عمل کیا سمجھی، کسی کو گالی نہیں دی،
نہ آزاد کو نہ غلام کو، نہ اونٹ کو نہ بھری کو (پھر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ

و سلم نے، فرمایا کہ ہرگز کسی ذرا سی نیکی کو بھی حقیر مت سمجھو (کیونکہ وہ بھی آخرت میں کام دے دے گی)، اور اگر تم اپنے بھائی سے اس طرح بات کرو کہ تمہارے چہرہ پر کشادگی ہو (یعنی مسکراتے ہوئے بات کرو) تو یہ بھی نیکی ہے (اس نیکی میں نہ کوئی محنت ہے نہ دقت، نہ خرچہ ہے نہ مشقت اس کو تو تمہارے جانے ہی نہ دو،) پھر فرمایا، اپنے تہمد کو آدھی پٹلی تک رکھو اگر یہ نہ کرو تو (بہت سے بہت، ٹخنوں تک تہمد کو بجا سکتے ہو جس سے ٹخنے نہ ڈھکیں اور ٹخنہ سے نیچے، تہمد لگانے سے بچو، کیونکہ تہمد کا لٹکانا بڑائی کی شان ظاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے اور اللہ بڑائی بگھارنے کو پسند نہیں فرماتا (پھر فرمایا، اگر کوئی شخص تجھ کو گالی دے یا تیرے اندر کوئی عیب بیان کرے جو تیرا عیب اس کو معلوم ہو تو اس کا وہ عیب بیان مت کرنا جو عیب اس میں موجود ہے اور تو اس کو جانتا ہے کیونکہ اس کی بات کا وبال اس پر ہوگا۔

دسن ابو داؤد کتاب الباس باب ماجاء فی ابدال الازار ص ۲۰۸
تشریح

یہ حدیث مبارک بہت سی اہم نصیحتوں پر مشتمل ہے، حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دریافت کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں اللہ کا رسول ہوں اور ساتھ ہی آپ نے اللہ جل شانہ کی قدرت کا ملکہ بیان فرمائی اور بتایا کہ جب بھی کسی مصیبت اور پریشانی میں اللہ کو پکارو گے وہ تمہاری پکار سنے گا اور دعا قبول فرما کر مصیبت اور پریشانی دور فرمائے گا، کسی حال اور کسی مقام میں اس سے ناامید نہ ہو پھر بطور مثال چند چیزوں کا ذکر فرمایا کہ اگر قحط سالی میں اس سے سوال کرو تو زمین کو گلزار کر دے اگر تم کسی دور افتادہ جگہ میں ہو جہاں جنگل، بیابان اور بالکل سون سان ہو کوئی بھی مددگار اور منس و غنوار نہ ہو اور ایسے موقع پر تمہاری سواری گم ہو جائے اور خدائے پاک سے دعا کرو تو وہ تمہاری گمشدہ سواری کو تمہارے پاس لوٹا دے گا، ہم نے حدیث کے اسی حصہ کی وجہ سے اس کو یہاں نقل کیا ہے اس میں دوسری نصیحتیں بھی بہت اہم ہیں، دعا اور قبولیت دعا کا

تذکرہ فرمانے کے بعد آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ کی دست پر چند نصیحتیں فرمائیں اول یہ کہ ہرگز کسی کو گالی نہ دینا، حضرت جابرؓ نے اس پر بڑی پابندی سے عمل کیا، اس نصیحت کے سننے کے بعد انہوں نے کسی جانور تک کو گالی نہیں دی، دوم یہ نصیحت فرمائی کہ ہرگز کسی نیکی کو حقیر مت سمجھنا، کیونکہ قیامت کے دن جب حساب کتاب ہوگا تو جھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی کام دے جائے گی اور نیکیوں کے پلڑہ کو وزن کرنے کا ذریعہ بن جائے گی، اس کے بعد آنحضرت سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسی نیکی کی طرف توجہ دلائی جسے عام طور سے لوگ نیکی نہیں سمجھتے اور وہ ہے مسلمان بھائی سے سنتے کھتے چہرہ سے ملنا، ہتاشش بشاش ہو کر باتیں کرنا، ایسا کرنے سے مسلمان کا دل خوش ہو جاتا ہے، آپ کا کچھ خرچہ نہ ہوا، نہ کوئی محنت و مشقت اٹھانی پڑی، ایک مسلمان کا دل خوش ہو گیا اور آپ کو مفت کا ثواب مل گیا، معلوم ہوا کہ ہنس مکھ چہرہ کے ساتھ مسلمان سے ملنا اور باتیں کرنا نیک کام ہے اور اس کے بر خلاف انقبض اور ترشش رو ہونے کی حالت میں کسی مسلمان سے ملنا مذموم حرکت ہے اور اسلامی اخلاق سے بعید ہے۔ سوم یہ نصیحت فرمائی کہ تہمد کو آدھی پنڈیوں تک رکھو اور اگر اس سے نیچے کرنا ہو تو اتنا نیچا کر سکتے ہو کہ ٹخنوں سے اوپر اوپر رہے، پھر فرمایا کہ تہمد کا نیچے لگانا تکبر کے لئے اور شان ظاہر کرنے کے لئے ہوتا ہے اور یہ چیز اللہ جل شانہ کو ناپسند ہے، چاہیے تو یہ کہ آدھی پنڈی تک تہمد رہے اس میں تکبر نام کو بھی نہیں ہوتا، اگر اس سے بھی نیچا کرنا ہو تو خوب خیال رکھیں کہ ٹخنے نہ ڈھکنے پائیں، بہت سے لوگ جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تکبر کے لئے ٹخنوں سے نیچا نہیں پہنتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تردید فرمائی کہ **خَانَتْهَا مِنْ السَّخِيَّةِ** یعنی تہمد کا نیچا کرنا تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے، یوں بے دھیانی میں کسی کا تہمد یا پانچواں نیچے ہو جائے تو یہ اور بات ہے لیکن باقاعدہ قصداً نیچا سلوانا درزی کو اس کا ناپ دینا یہ تو شان جتانے اور بڑائی مظاہر کرنے ہی کے لئے ہوتا ہے، ٹخنے سے نیچا پہننے والے اوچا پہننے والوں کے لباس کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور مٹا ہونے کا طفر کرتے ہیں۔ ٹخنوں سے اونچے لباس کو گھٹیا اور نیچے لباس کو لائق عزت سمجھتے ہیں یہی شان جتنا اور تکبر کرنا ہے، گرتے ہو یا چونے لگی ہو یا پاجامہ سب کا ایک ہی حکم ہے کہ ٹخنہ سے نیچا پہننا حرام ہے اور اس

کی سخت وعید حدیث شریف میں آئی ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کپڑا لٹکانا (جو حدیث میں آتا ہے) تمہارا کرتہ اور عمامہ (ان رب) میں ہے جو شخص ان میں سے کسی چیز کو تکبر کے ساتھ کوٹھیتا ہوا چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو نظر (رحمت سے) نہ دیکھے گا۔
(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ٹخنوں سے نیچے لنگی کا جو حصہ ہوگا وہ دوزخ میں (دے جانے کا باعث) ہوگا (اخرجہ البخاری) مسلمانوں کا آج کل عجیب طریقہ ہو گیا ہے وضع قطع اور لباس میں اور ہر چیز میں دشمنوں کی طرف دیکھتے ہیں، دشمنوں ٹیڈی بن گئے تو یہ بھی ان کی نقل اتارنے لگے، انہوں نے بیل باٹم کا فیض نکال لیا تو یہ بھی اسی پر ریجھ گئے، وہ جست کپڑے پہن کر اپنے چُپے ہوئے اعضاء دکھانے لگے تو یہ بھی ہو بہو ایسے ہی کپڑے پہننے لگے، نہ گناہ کو دیکھیں، نہ اس بات کا خیالی کریں کہ ہمارا دین اور ہماری وضع قطع اور ہماری تہذیب تمدن کافروں سے الگ ہے، جیسا دشمنوں کو دیکھا ویسا کرنے لگے، کیسی بڑی جہالت اور حق کی بات ہے۔

چہاں یہ نصیحت فرمائی کہ اگر کوئی شخص تم کو گالی دے یا تمہارا کوئی عیب ذکر کرے تم کو عار دلائے اور طعنہ دے تو اُلٹ کر اس کے جواب میں اس کا عیب ذکر کر کے عار نہ دلاؤ بلکہ اس کو اس کے حال پر چھوڑو، جو حرکت اس نے کی ہے اس کو خود بھگت لے گا۔ یہ بڑی ذریعہ نصیحتیں ہیں ان پر عمل کرنے اور دوسرے مسلمانوں کو بتانے اور عمل کرانے کی کوشش کرو۔

چیل کا قسمہ اور نمک بھی اللہ ہی سے مانگو

حدیث ۱۲

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْئَلَنَّ أَحَدُكُمْ

رَبَّهُ حَاجَّتَهُ أَوْ حَوَائِجَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَهُ
 شَيْئًا نَعْلِيهِ إِذَا انْقَطَعَ وَحَتَّى يَسْأَلَهُ الْبَسْمَ
 رواه البزار و رجاله رجال الصحيح غير سيار بن
 حاتم وهو ثقة كذا في مجمع الزوائد -

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے ضرور
 اپنی سر حاجت کا سوال کرے، یہاں تک کہ جب چیل کا تسہ ٹوٹ جائے
 تو وہ بھی اسی سے مانگے اور تک (کی حاجت ہو تو وہ) بھی اسی سے طلب
 کرے (مجمع الزوائد ص ۱۵، ج ۱۰)

تشریح

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ بندہ کو اپنے رب سے رب کچھ مانگنا
 چاہیئے، پھوٹی سے پھوٹی اور معمولی سے معمولی چیز بھی اللہ ہی سے مانگے حضرت عائشہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ سے ہر چیز مانگو یہاں تک کہ (جو تے اور چیل کا تسہ بھی اللہ تعالیٰ
 سے طلب کرو، کیونکہ اللہ جل شانہ اس کے ملنے کے لئے آسانی نہ فرمائے تو میسر نہیں ہو سکتا
 (مجمع الزوائد) درحقیقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سچ فرمایا، جب ساری مخلوق
 اللہ کی ملکیت ہے اور اسی کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے اور اس کے حکم کے بغیر پتہ بھی
 نہیں ہل سکتا اور کوئی چیز کسی بھی شخص کو نصیب نہیں ہو سکتی تو اس کے سوا کون ہے جس سے

لہ قال الہیثی رواہ الترمذی غیر قولہ حتی
 یسأله الملح اھ أخرجه الترمذی موصولا و
 مرسلا وهو أخر حدیث عنہ من ابواب الدعوات
 وجاء ذکر الملح والشسم کلیہما -

فی المرسل ۱۲ منہ

چھوٹی بڑی ضرورت کا سوال کیا جائے، مسلمانو! ہر ضرورت کے لئے اللہ کی طرف رجوع ہواؤ
اسی سے سچے دل سے مانگو۔

دعاء مومن کا ہتھیار ہے

حدیث ۵

وَعَنْ عِیْ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ
صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمُ الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ
وَعِمَادُ الْمَدِیْنِ وَنُورُ السُّنُوْبِ وَالْأَرْضِ اُخْرِجْہ
اِسْحَاکُمْ وَقَالَ صَحِیْحٌ وَاَقْرَبُ الْمَذْہَبِ۔

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور
آسمانوں اور زمینوں کی روشنی ہے (مسند رک حاکم ص ۴۹۱، ج ۱)

تشریح

اس حدیث میں اول تو یہ ارشاد فرمایا کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے چونکہ دعا
سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں شیطانی حملوں سے بچاؤ ہوتا ہے انسانی دشمنوں پر فتح پائی حاصل
ہوتی ہے ظالموں سے نجات ہوتی ہے اس لئے اس کو مومن کا ہتھیار بتایا، پھر فرمایا کہ دعا دین
کا ستون ہے، ایک حدیث میں نماز کو دین کا ستون بتایا ہے، اسلام کا سب سے بڑا رکن توحید ہے
اور موحد ہونے کا عملی ثبوت نماز اور دعا میں سب سے زیادہ ہے کیونکہ دونوں میں اظہار بندگی ہے
اور عجز و انکساری کا مظاہرہ ہے اس لئے دونوں کو دین کا ستون بتایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ
دعا آسمانوں کی اور زمینوں کی روشنی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ مومن بندہ جب تک دنیا میں
رہے اس کے لئے دعا روشنی کا کام دے گی اور اس کے لئے تمام مطلوبہ راتوں میں چہنئے کے
لئے راہ کھلی ملے گی اور موت کے بعد جب دوسرے عالم کے حالات سامنے آئیں گے تو وہاں بھی
دعا کام دے گی اور اس کے لئے روشنی نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اعلم

دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ اور برتر نہیں اور دعا
عبادت کا مغز ہے، اور جو اللہ سے نہ مانگے اللہ تعالیٰ
اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

حدیث ۶

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
قَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ كَذَا فِي الْمَشْكُوتَةِ وَآخِرُجْهِ
الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَصَحَّحَهُ وَآقَرَهُ النَّذْهَبِيُّ۔

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فخر عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بڑھ کر
بزرگ و برتر نہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۴ از ترمذی، مستدرک ص ۴۹، ج ۱)

حدیث ۷

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مُنْتَهَى الْعِبَادَةِ ط
رواہ الترمذی

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۴ از ترمذی)

حدیث ۸

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّاهُ يَسْأَلُ اللَّهَ
يَغْفِرُ عَنِّيهِ - رواہ ۱۰۵ ترمذی

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور سرور
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال
نہیں کرتا اللہ تعالیٰ شانہ اس پر غصہ ہوتے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۵ از ترمذی)

تشریح

ان احادیث شریفہ میں دعا کی فضیلت و اہمیت بیان فرمائی ہے، حدیث ۷ میں فرمایا
کہ عبادات میں اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ و برتر نہیں ہے اور حدیث ۸
میں فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے پھلکے کے اندر جو اصل چیز ہوتی ہے اس کو مغز کہتے ہیں اور
اسی مغز کے دام ہوتے ہیں، بادام کو اگر پھوڑ تو اس میں سے گری نکلتی ہے، اسی گری کی قیمت
ہوتی ہے اور اسی گری کے لئے بادام خریدے جاتے ہیں، اگر پھلکوں کے اندر گری نہ ہو تو بادام
بے دام ہو جاتے ہیں عبادتیں بہت سی ہیں اور دعا بھی ایک عبادت ہے لیکن یہ بہت بڑی عبادت
ہے عبادت ہی نہیں عبادت کا مغز ہے اور اصل عبادت ہے، کیونکہ عبادت کی حقیقت یہ ہے
کہ اللہ جل شانہ کے حضور میں بندہ اپنی عاجزی اور ذلت پیش کرے اور خشوع و خضوع یعنی
ظاہر و باطن کے جھکاؤ کے ساتھ بارگاہ بے نیاز میں نیاز مندی کے ساتھ حاضر ہو اور چونکہ یہ عاجزی
والی حضور ہی دعا میں سب عبادتوں سے زیادہ پائی جاتی ہے، اس لئے دعا کو عبادت کا مغز
فرمایا اور حدیث ۸ میں فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہو جاتے

ہیں، اس ناراضگی کی وجہ بندہ کا تکبر ہے، جو شخص عاجز محض ہے وہ خالق و مالک کے حضور میں نہیں جھکتا اور اس سے مانگنے سے سرکشی کرتا ہے ظاہر ہے کہ اس کا طرز عمل ہی غصہ اور ناراضگی کے قابل ہے، اس کی مزید تشریح آئندہ حدیث کے ذیل میں آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دعا سراپا عبادت ہے

حدیث ۹

وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ حَقُّوْا الْعِبَادَةَ قَرَأْتُمْ وَقَالَ رَبِّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ هـ رواه الترمذی واللفظ له وقال حسن صحيح واخرجه الحاكم في المستدرک وقول صحيح الاسناد وقره المذهبى۔

ترجمہ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دعا عبادت ہی ہے، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ قَالَ رَبِّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (آخر تک) جس کا ترجمہ یہ ہے اور فرمایا تمہارے پروردگار نے کہ مجھے پکارو، میں تمہاری درخواست قبول کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

(ترمذی ص ۴۸۶، ج ۲ و مستدرک حاکم ص ۴۹۱، ج ۱)

تشریح

گزشتہ حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ جل شانہ اس سے ناراض

ہو جاتے ہیں اور اس حدیث میں فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے یعنی صحیح طریقہ پر دعا کی جائے تو دعا عبادت ہی ہوگی، دوسرے نفلوں میں یوں کہو کہ دعا سراپا عبادت ہے، دعائیں بندہ اپنی عاجزی اور حاجتمندی کا اقرار کرتا ہے اور سراپا نیاز ہو کر بارگاہ خداوندی میں اپنی حاجت پیش کر کے لیجاتا اور لکھتا ہے، اور یقین رکھتا ہے کہ صرف اللہ ہی دینے والا ہے وہ داتا ہے اس کے سوا کوئی دینے والا نہیں ہے وہ قادر ہے کرم ہے، جتنا چاہے دے سکتا ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے، وہ بے نیاز ہے اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے اور حقوق سراسر عاجز اور محتاج ہے جب اپنے اس یقین کے ساتھ قادر و قیوم کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر سوال کرتا ہے تو اس کا یہ شغل سراپا عبادت بن جاتا ہے اور یہ دعا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کا سبب بن جاتی ہے، اس کے برعکس جو شخص دعا سے گریز کرتا ہے وہ اپنی حاجتمندی کے اقرار کو خدافِ شان سمجھتا ہے چونکہ اُس کے اس طریقِ عمل میں تکبر ہے اور اپنی بے نیازی کا دعویٰ ہے اس لئے اللہ جل شانہ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے داخلِ دوزخ ہونے کی وعید آیت میں مذکور ہے۔

دعا سے عاجز نہ بنو

حدیث نہ

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ مَنْ يَهْلِكْ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ إِلَّا سَنَادُ كَذَا فِي الْمُنْتَغِيبِ۔

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دعا (کے بارے) میں عاجز نہ بنو کیونکہ دعا کا ساتھ ہوتے ہوئے ہرگز کوئی شخص ہلاک نہ ہوگا۔ (منترغیب)

ص ۴۹، ج ۱ از ابن حبان و عالم

تشریح

انسان بھلائی اور بہتری کے لئے جتنی تدبیریں کرتا ہے اور دکھ تکلیف سے بچنے کے لئے جتنے طریقے سوچتا ہے ان میں سب سے زیادہ کامیاب اور آسان اور موثر طریقہ دعا کرنا ہے اس میں نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری، نہ ہاتھی گھوڑے جوڑنے پڑیں نہ ہاتھ پاؤں کی محنت نہ مال کا خرچ، بس دل کو حاضر کر کے دعا کرنی پڑتی ہے، غریب اور مالدار، صحت مند اور بیمار، مسافر اور مقیم دیسی اور پردیسی بوڑھا جوان شخص میں ہو یا کیسی ہی تنہائی میں ہر شخص دعا کر سکتا ہے اسی لئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ سب بخیلوں سے بڑھ کر وہ بخیل ہے جو سلام میں بخل کرے اور بلاشبہ سب عاجزوں سے بڑھ کر وہ عاجز ہے جو دعا سے بھی عاجز ہو۔ درحقیقت دعا میں سستی کرنا بڑی محرومی ہے۔ دشمنوں سے نجات کے لئے اور طرح طرح کی مصیبتوں کے دور ہونے کے لئے بہت سی تدبیریں کرتے ہیں مگر دعا نہیں کرتے جو ہر تدبیر سے آسان ہے اور ہر تدبیر سے بڑھ کر مفید ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ جائز تدبیروں کے چھوڑنے کی ترغیب نہیں دی جا رہی ہے۔ بلکہ سب سے بڑی تدبیر یعنی دعا کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے جو دنیا میں بھی نافع ہے اور آخرت میں بھی اجر و ثواب دلانے والی ہے ہدایت اللہ سے مانگے دین و دنیا کی کامیابی اللہ سے طلب کرے۔ قرضوں کی ادائیگی کے لئے اور ہر چھوٹی بڑی حاجت پوری کرنے کے لئے اللہ جل شانہ کے حضور میں درخواست کرے دنیا و آخرت کی ہر خیر اللہ ہی سے مانگے دعا میں لگا رہے گا تو انشا اللہ خیر ہی خیر سامنے آئے گی اگر کسی دعا کے بارے میں خدائے پاک کی حکمت ہو کہ اس کا نتیجہ دنیا میں ظاہر نہ ہو تب بھی آخرت میں تو ضرور ہی کام آئے گی۔ بعض روایات میں ہے کہ بلاشبہ دعا اس مصیبت کے (دفعیہ کے) لئے نفع دیتی ہے جو مصیبت نازل ہو چکی اور اس مصیبت کے (روکنے کے) لئے بھی نفع دیتی ہے۔ جو نازل نہیں ہوئی پس اسے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو (مشکوٰۃ المصابیح)

۱۰ قال الہیثمی رواہ ابویعلی موقوفاً فی آخر حدیث

ورجالہ رجال الصحیح ۱۲

مومن بندہ دل کو دعا کرتے ہی رہنا چاہیے۔ جو مصیبت آپہلی اس کے دفع کرنے کے لئے دعا کرتا ہے اور جن ہزاروں مصیبتوں سے محفوظ ہیں ان کے نائل ہونے کا ہر وقت خطرہ ہے ان سے بچے رہنے کے لئے بھی دعا فائدہ دیتی ہے، ہر قسم کی بلا اور مصیبت سے اللہ کی پناہ مانگتے رہیں اور ہر طرح کی عافیت کا سوال کرتے رہیں۔

جنگ بدر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طویل دعا

حدیث ۱۱

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَاتَلْتُ شَيْئًا مِنْ قِتَالٍ ثُمَّ جِئْتُ مُسْرِعًا لَا نُظَرَ مَا فَعَلْتُ دُسُّوا اللَّهَ صَلَّيْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِمَا شَيْءٌ رَجَعْتُ إِلَى الْقِتَالِ ثُمَّ جِئْتُ وَهَمَّوْا سَاجِدٌ يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَى الْقِتَالِ ثُمَّ رَجَعْتُ وَهَمَّوْا يَقُولُ ذَلِكَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ - رواه البزار واسناده حسن - كذا في مجمع الزوائد -

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر میں نے دشمنوں سے کچھ دیر جنگ کی پھر جلدی سے واپس آیا کہ دیکھوں آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس شغل میں ہیں، میں آیا تو دیکھا کہ آپ سجدہ میں ہیں اور یا حییٰ یا قیوْمُ یا حییٰ یا قیوْمُ کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض معروض کر رہے ہیں۔ ان الفاظ سے زائد کچھ نہیں فرما رہے ہیں، اس کے بعد میں پھر جنگ کرنے کے لئے چلا گیا پھر واپس آیا تو دیکھا کہ آپ (اسی طرح) سجدہ میں ہیں اور مذکورہ کلمات کے ذریعہ بارگاہِ خداوندی میں عرض معروض کر رہے ہیں۔ اس کے بعد میں پھر

جنگ کرنے کے لئے چلا گیا، پھر واپس آیا تو دیکھا کہ آپ وہی الفاظ ادا فرما رہے ہیں اس کے بعد اللہ نے آپ کو فتح یابی نصیب فرمائی۔
(مجمع الزوائد ص ۱۴، ج ۱۰)

تشریح

سلسلہ میں غزوہ بدر کا معرکہ پیش آیا، حضرات صحابہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بے سرو سامانی کے عالم میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور مشرکین مکہ بڑے کڑوہ کے ساتھ ہر طرح کے ہتھیار اور ضرورت کا ہر سامان لے کر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے مسلمانوں کی تعداد مشہور قول کے اعتبار سے ۳۱۲ تھی اور کفار کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی دونوں فریق مقام بدر میں پہنچے، جنگ ہوئی اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے عظیم نشان کامیابی نصیب فرمائی، شتر کافر مارے گئے جن میں ابو جہل بھی تھا اور شتر کافر قید کر لئے گئے جن کو مشکیں باندھ کر مدینہ منورہ حاضر کیا گیا پھر فدیہ یعنی مالی بدلہ لے کر چھوڑ دیا کافر آئے تو تھکے بڑے طعرات سے مگر انہوں نے منہ کی کھائی اور شکست کھا کر بڑی ذلت کے ساتھ واپس ہوئے چونکہ مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور ہتھیار بھی بس نام ہی کو تھے اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت فکر مند تھے، آپ کے لئے حضرات صحابہ نے ایک پھیر ڈال دیا تھا جسے عربی میں عربیش کہتے ہیں، اس میں آپ نے نماز پڑھی اور بہت لمبا سجدہ کیا اور مسلمانوں کی کامیابی اور فتح یابی کے لئے الحاح و زاری کے ساتھ خوب دیر تک دعا کی، دعا کرتے کرتے آپ کے مبارک کانڈھوں سے چادر بھی گر گئی، اس وقت آپ پر نازی حالت طاری تھی آپ نے دعا کرنے کرتے یہاں تک بارگاہ رب العالمین میں عرض کر دیا کہ ”اے اللہ مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہو گئی تو اس کے بعد زمین میں آپ کی عبادت نہ ہوگی۔ آپ نے دعا میں مذکورہ الفاظ ادا کئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چادر اٹھا کر آپ کے مبارک کانڈھوں پر ڈال دی اور پیچھے سے آپ کو چمٹ گئے اور عرض کیا کہ بس کافی ہے آپ نے اپنے رب سے بہت ہی عرض معروض کر لی، آپ کا رب ضرور اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اور اس کی طرف سے مدد ہوگی یہ سب تفصیل بخاری اور فتح الباری میں موجود ہے، جو حدیث ادھر ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت

سے نقل کی ہے اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عین جنگ کے وقت سجدہ میں پڑے ہوئے تھے اور صرف **يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ** بار بار پڑھ رہے تھے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی دعا جنگ شروع ہونے سے پہلے تھی پھر عین جنگ کے وقت بھی آپ دعائیں مشغول رہے دعا بھی بہت بڑا ہتھیار ہے حضرات صحابہؓ اپنے دوسرے ہتھیاروں سے جنگ کر رہے تھے اور آپ دعا والے ہتھیار کو استعمال فرما رہے تھے (ومن السنة ان يكون الامام وراء الجيش لانه يقاتل معه فلم يكن يريح نفسه فتشاغل باحد الامرين وهو الدعاء كذا في فتح الباري) آپ **يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ** ہی بار بار فرماتے رہے اور کچھ نہیں فرمایا، اس وقت آپ نے اللہ تعالیٰ کو اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ پکارنے ہی کو بطور دعا اختیار فرمایا کیونکہ داتا سے یہ کہنا کہ تو دینے والا ہے مہربان ہے یہ بھی مانگنا ہی ہے۔

نہ کورہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ دین کی سرسبزی اور سر بلندی کے لئے جو بھی محنت کی جائے اس میں سلیقہ کے ساتھ اپنی پوری طاقت اور صلاحیت لگانے کے ساتھ دعائیں بھی مشغول رہنا چاہیئے، دشمن کے مقابلہ میں دعا بہت بڑا ہتھیار ہے اس سے کبھی غافل نہ ہوں بہت سے لوگ ایکشن لڑتے ہیں اور اس کے لئے دورے اور جلسے کرتے پھرتے ہیں اور اسلامی نظام نافذ کرنے کے وعدے کر کے ووٹ لیتے ہیں اور عوام کو یہ سمجھاتے ہیں کہ یہ ایکشن کی گہما گہمی جہاد ہے اور ساری دُور و صُوب دین کے لئے ہے ان حضرات کی نیت دہی ہوگی جو ظاہر کرتے ہیں لیکن ایکشن جیتنے کے لئے جو معصیت اور سراسر گناہ والے طریقے دوسرے لوگ اختیار کرتے ہیں دین کے بدئی بھی ان ہی طریقوں کو اپنا لیتے ہیں فرض نمازی تک جلسوں کی نذر ہو جاتی ہیں اور ایکشن میں غیبتوں اور تہمتوں کی گرم باری تو معمولی سی چیز ہے اس کو تو سیاست کے نہ سب میں گناہ سمجھا ہی نہیں جاتا جہاں نمازی تک قضا ہو رہی ہوں اور گناہوں کو گناہ نہ سمجھا جا رہا ہو وہاں دعا کا ذکر ہی کیا ہے، بڑے جلسے ہیں، مجلسیں ہیں، تقریریں ہیں، دُور و صُوب ہے، چنہ سے ہیں لیکن دعا کہیں سے کہیں تک بھی نہیں، سارا زور ظاہری اسباب اور مروجہ ہتھکنڈوں پر ہوتا ہے، اگر دعا کرتے بھی ہیں تو ذرا نام کو کر لیتے ہیں، نہ دل حاضر، نہ دعا کے آداب کا خیال، بس ہاتھ اٹھائے اور منہ پر پھیر لے،

بہت سے ایکشن باز دین کے دعویدار ایسے ہیں کہ دعا میں لگنے اور لمبی دعا کرنے والوں کو رہبانیت کا طعنہ دیتے ہیں۔

دیکھو آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے لاڈلے نبی ہیں خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں، اللہ کی طرف سے مدد کا وعدہ ہو چکا ہے آپ کے اور حضرات صحابہؓ کے اخلاص میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا، آپ کو اپنے اخلاص اور محنت پر کوئی گھنٹہ نہیں ہے اللہ کے حضور سجدہ میں پڑے ہیں دعائیں مشغول ہیں برابر فتح اور نصرت مانگ رہے ہیں میدان کارزار میں جانوں کی بازی لگا رکھی ہے اور ساتھ ہی زوردار دعا بھی ہو رہی ہے۔

مومن کو اپنے ہر چھوٹے بڑے کام میں اجتماعی ہو یا انفرادی دعا کی طرف خصوصی دل سے متوجہ رہنا چاہیئے۔

قبولیت دعا کا مطلب

حدیث ۱۲

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ مَّا وَلَا
قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِذَا أُعْطَاهُ أَحَدِي ثَلَاثِ إِمَانٍ لَيَسْتَجِيبَ
لَهُ دَعْوَتَهُ أَوْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ الشُّؤْمِ مِثْلَهَا أَوْ
يَدْخِلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ مِثْلَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا
نُكِّرَ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ أَخْرَجَهُ السَّحَابُ فِي الْمَسْتَدْرِكِ
وَقَالَ صَحِيحُ الْأَسْنَادِ وَأَقْرَبُ الذَّهَبِ وَعِزَّاهُ فِي الشُّكُوفِ
إِلَى أَحْمَدَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

ترجمہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے

کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرمادیتے ہیں۔ (۱) یا توالاں کی وہ دعا قبول فرمالیتے ہیں (۱) اور جو کچھ اس نے طلب کیا وہ اس کو یہیں اس دنیا میں مل جاتا ہے اور قبولیت کا نتیجہ سامنے آ جاتا ہے (۲) یا دعا کرنے والے کو اس کی مطلوبہ شے کی برابر (۱) اس طرح عطیہ عنایت فرمادیتے ہیں کہ اس جیسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں (۲) یا اس دعا کے بعد اس کا اجر (آخرت کا) ذخیرہ بنا کر رکھ لیتے ہیں (جو وہاں آخرت میں مل جائے گا) یہ سن کر حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ اس صورت میں تو ہم بہت زیادہ (کمائی) کر لیں گے۔ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اس کے جواب میں) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (کی عطا اور بخشش اس سے) بہت زیادہ ہے (جس قدر تم دعا کرو گے)

(مسند رک حاکم ص ۴۹، ج ۱ و مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۶ از مسند احمد)

تشریح

اس حدیث مبارک میں بتایا ہے کہ اللہ جل شانہ ہر مسلمان کی دعا قبول فرماتے ہیں بشرطیکہ کسی گناہ کی دعا نہ کرے۔ یعنی یہ سوال نہ کرے..... کہ گناہ کا فداں کام کرنے میں کامیاب ہو جاؤں اور قطع رحمی کی بھی دعا نہ کرے۔ اپنے عزیز و اقارب سے اچھے تعلقات رکھنے اور حسن سلوک سے پیش آنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں اور اس کے برخلاف عزیز و اقارب سے تعلقات بگاڑنے اور بدسلوکی سے پیش آنے کو قطع رحمی کہتے ہیں قطع رحمی بھی گناہوں میں سے ایک گناہ ہے لیکن اس کو خصوصیت کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تاکہ اس کی شہانت اور قباحت خوب اچھی طرح ظاہر ہو جائے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (بخاری) چونکہ قطع رحمی اللہ جل شانہ کے نزدیک بہت ہی بُری چیز ہے اس لئے قبولیت کی شرط میں یہ فرمایا کہ قطع رحمی کی دعا نہ کی ہو اور اس کے علاوہ اور بھی کسی گناہ کا سوال نہ کیا ہو تب دعا قبول ہوتی ہے۔

پھر دعا قبول ہونے کا مطلب بتایا کہ قبول ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جو مانگا

وہی مل جائے بلکہ کبھی تو منہ مانگی مراد پوری ہو جاتی ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ منہ مانگی مراد پوری نہ ہوتی بلکہ اس پر جو کوئی مصیبت آنے والی تھی وہ ٹل گئی۔ اللہ جل شانہ سے سو روپے کا سوال کیا، سو روپے بظاہر نہ ملے لیکن اپنے کسی بچہ کو شہید مرض لاحق ہونے والا تھا وہ رک گیا اس کے علاج میں سو روپے خرچ ہو جاتے وہ خرچ نہ ہوتے سو روپے بچ گئے اور بچہ مرض سے بھی محفوظ ہو گیا، بعض مرتبہ سو روپے کا سوال کرنے کی وجہ سے ہزاروں روپے خرچ ہونے والی مصیبت ٹل جاتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ مثلاً سو روپے کا سوال کیا مگر بظاہر روپے نہ ملے لیکن کسی طرح سے اور کوئی حلال مال مل گیا جس کی قیمت سو روپے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

قبولیت دعا کی تیسری صورت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی کہ دنیا میں اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا نہ منہ مانگی مراد ملے نہ اس کی وجہ سے کوئی آنے والی مصیبت ٹلے لیکن اس دعا کو اللہ جل شانہ آخرت میں ثواب کے لئے محفوظ فرما لیتے ہیں جب قیامت کے دن اعمال صالحہ کے بدلے ملنے لگیں گے تو جن دعاؤں کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا تھا ان دعاؤں کے عوض بڑے بڑے انعامات ملیں گے اس وقت بندہ کی تمنا ہوگی کہ کاش میری کسی دعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا ہوتا تو اچھا تھا آج سب کے بدلے بڑے بڑے انعامات سے نوازا جاتا۔ دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا کر رکھ لینا درحقیقت اللہ جل شانہ کی بہت بڑی مہربانی ہے۔ فانی دنیا دکھ سکھ کے ساتھ کسی طرح گزر ہی جائے گی اور آخرت باقی رہنے والی ہے اور وہاں جو کچھ ملے گا بے انتہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو بندے سمجھتے نہیں اور اس کی رحمتوں کی وسعتوں کو جانتے نہیں، دعا کے منافع دنیا و آخرت میں بے شمار ہیں جو لوگ دعاؤں میں لگے ہوتے ہیں ان پر اللہ کی بڑی رحمتیں ہوتی ہیں۔ برکتوں کا نزول ہوتا ہے دل میں سکون اور اطمینان رہتا ہے۔ ان پر اول تو مصیبتیں آتی ہی نہیں اگر آتی ہیں تو معمولی ہوتی ہیں، پھر وہ جلدی چلی جاتی ہیں۔ دعا والے دونوں جہاں میں کامیاب اور بامراد ہوتے ہیں، جب قبولیت دعا کا مطلب معلوم ہو گیا تو یہ کہنا کسی طرح درست نہیں کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی، قبولیت ہوتی ہے مگر قبولیت کی کونسی صورت دعا کرنے والے کے لئے حکمت کے موافق ہے اس کو اللہ جل شانہ ہی جانتے ہیں بندہ کا کام تو مانگنے کا ہے، بس مانگے جا، اور دنیا و آخرت

دوسروں سے دعا کی درخواست کرنا

حدیث ۱۳

وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُصْرَةِ فَأَذِنَ
لِي وَقَالَ لَا تَسْتَسْنِئَا أَحَدًا مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةً
مَا يُسْرِنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا۔ رواه ابو داود و رواه
الترمذی ایضاً فی الدعوات وفيه آءُ أَخَى أَشْرِكُنَا
فِي دُعَائِكَ وَلَا تَسْتَسْنِئَا قَالَ الترمذی حدیث حسن صحیح

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عہ کو جانے کے لئے اجازت چاہی، آپ نے اجازت مرحمت فرمادی اور ارشاد فرمایا کہ اے بھیا اپنی دعاؤں میں ہم کو مت بھولنا دوسری روایت میں ہے کہ یوں فرمایا ہم کو اپنی دعا میں شریک رکھنا اور مت بھولنا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کلمہ فرمایا کہ اس کے عوض ساری دنیا مل جانے سے بھی مجھے خوشی نہ ہوگی (یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ”اے میرے بھیا ہم کو اپنی دعاؤں میں مت بھولنا۔ اس کی لذت کے سامنے ساری دنیا بھی میرے لئے پیچ ہے۔

(سنن ابو داود ص ۲۱۱ باب الدعاء)

تشریح

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ دوسروں سے اپنے لئے دعا کرنا بھی محمود اور مستحسن فعل ہے، کوئی ضروری نہیں ہے جس سے دعا کے لئے کہا جائے وہ دعا کی درخواست کرنے

والے سے افضل ہو، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے دعا کے لئے فرمایا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اکابر کو بھی اپنے چھوٹوں سے دعا کے لئے کہنا چاہیئے بہت لوگوں سے جب دعا کے لئے کہا جاتا ہے تو جہالت کی وجہ سے کہہ دیتے ہیں کہ تم خود دعا کرو اللہ تمہاری بھی سُنے گا، بعض لوگ کہتے ہیں ہم کسی سے دعا کے لئے کیوں کہیں ہم خود دعا کر لیں گے، یہ لوگ روایات حدیث سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ایسا کہتے ہیں بات یہ ہے کہ غائب کے لئے جو دعا کی جائے بہت جلد قبول ہوتی ہے اور جس سے دعا کے لئے کہا جاتا ہے بعض مرتبہ ایسے حال یا اشتغال میں ہوتا ہے جن میں دعا کرنا باعث قبولیت ہوتا ہے جیسے حج یا عمرہ کرنے والے سے یا مسافر سے یا مریض سے دعا کے لئے کہا جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لئے یہی دعا کرنے کو فرمایا اور دوسروں سے دعا کرنے کی مستقل ترغیب دی، صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سے جہاد کے لئے آنے والی جماعتوں میں قبیلہ بنی مراد سے ایک شخص اویس نامی آئے گا اس کے بدن میں برص کا مرض تھا اس سے وہ شغایاب ہو گیا صرف ایک درہم کے برابر ثن ان باقی اس کی ایک والدہ ہے جس کے ساتھ وہ حسن سلوک کرتا ہے اللہ کے یہاں اس کا یہ مرتبہ ہے کہ، اگر اللہ پر دُسی بات کہ قسم کھالے (یعنی یوں کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ایسا کرے گا) تو اللہ اس کی قسم میں اُس کو ضرور سچا کر دے (یعنی اس کے کہنے کے مطابق اللہ کے حکم سے اُس بات کا ظہور ہو جائے جس کی وہ قسم کھالے) اگر تم سے یہ ہو سکے کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے تو تم ایسا کر لینا (یعنی ان سے دعا کے مغفرت کر لینا) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنیؓ سے ملاقات کی اور اپنے لئے دعائے مغفرت کرائی (صحیح مسلم)

جس سے دعا کے لئے کہا جائے اسے چاہیئے کہ تکلف نہ کرے اور تواضع کو اڑنا کرنے سے انکار نہ کرے دعا قبول فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے ذرا سی زبان ہلانے میں دعا کرنے والے پر کیا بوجھ پڑتا ہے۔ دعا سے انکار کر کے اپنا ثواب بھی کھوتے ہیں اور درخواست کرنے

دالے کی دل شکنی بھی کرتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے دعا کرنے کو فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اویس قرنیؓ سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرانا، ماوشما کی توحیفقت ہی کیا ہے ہم تو دعا کے بہت ہی زیادہ محتاج ہیں نیک بندوں سے دعا کے لئے عرض کرتے رہنا چاہیے کیا پتہ تجھ مجھ کی دعا سے ہی بیڑہ پار ہو جائے۔

باب سوم

دعا کے آداب اور قبولیت کے شرائط

اور

دعا کرنے والوں کے لئے ضروری ہدایات

تیسرا باب

اس باب میں دُعا کے آداب اور قبولیت دُعا کے شرائط بیان کئے جاتے ہیں اور دُعا کرنے والوں کے لئے ضروری ہدایا لکھی جاتی ہیں مثلاً یہ کہ بد دُعا کبھی نہ کریں۔ ہمیشہ عافیت کا سوال کریں اور دُعا سوچ سمجھ کر مانگیں اور دُعا کرنا کبھی ترک نہ کریں، دُعا کی مقبولیت کا یقین رکھیں۔ حرام خوراک اور پوشاک سے بچیں اور امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے رہیں، دُعا کے اول و آخر میں حمد و ثنا اور دُرود شریف پڑھیں آخر میں آمین کہیں اور ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگیں اعمالِ صالحہ کا وسیلہ بنیں وغیرہ وغیرہ۔ اس باب کو خوب سمجھ کر پڑھیں۔

جان مال اور آل اولاد کے لئے کسی وقت بھی بددعا نہ کرو

حدیث ۱۴

وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تَوَافِقُوا مِنْ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ۔

رواہ مسلم۔

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جانوں اور اپنی اولاد اور اپنے مالوں کے لئے بددعا نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی مقبولیت کی گھڑی میں اللہ جل شانہ سے سوال کر بیٹھو اور وہ تمہاری بددعا قبول فرمائے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۴ از مسلم)

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا ہمیشہ خیر کی کرنی چاہیے، دکھ تکلیف اور شر اور ضرر کی دعا کبھی نہ مانگے کیسی بھی کوئی تکلیف ہو اپنے لئے یا اولاد کے لئے اور جان و مال کے لئے بددعا کے الفاظ ہرگز زبان سے نہ نکالے۔ خصوصیت کے ساتھ عورتوں کو اسی نصیحت کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ کونے پیٹنے میں ان کی زبان بہت چلتی ہے۔ بات بات میں شوہر کو بچوں کو جانوروں کو حتیٰ کہ گھر کی ہر چیز کو اپنی بددعا کا نشانہ بناتی رہتی ہیں۔ جہاں کسی بچے نے کوئی شرارت کی کہہ دیا کہ تجھے ڈھائی گھڑی کی آئے۔ کسی کو کہہ دیا ٹوٹی لیا۔ کسی کو ہیضہ کی بددعا دے دی۔ کسی کو اللہ مارا بتا دیا۔ اور کوئی سامنے نہ آیا تو بکری ہی کو کوس بیٹھیں۔ مرغی کا ناس کھو دیا۔ کپڑے کو آگ لگنے کی بددعا دے دی۔ لڑکے کو کہہ دیا کہ تو مر جاتا۔

لڑکی کو کہہ دیا کہ تیرا بڑا ہو وغیرہ وغیرہ۔ عورتوں کی بے لگام زبان چلتی رہتی ہے اور بد دعا کا ڈھیر لگا دیتی ہیں اور یہ نہیں سمجھتیں کہ ان میں سے اگر کوئی بد دعا اللہ جل شانہ کے ہاں مقبول ہو گئی اور کوئی بچہ مر گیا یا مال کو آگ لگ گئی یا کسی طرح کا اور کوئی نقصان ہو گیا تو کیا ہو گا بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مقبولیت کی گھڑی میں بد دعا کے الفاظ منہ سے نکل جاتے ہیں اور یہ دعا قبول ہو جاتی ہے اور جب کسی طرح کا کوئی نقصان پہنچ جاتا ہے تو یہی بد دعا کرنے والی عورتیں رونے اور سوسے بہانے بیٹھ جاتی ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتیں کہ یہ اپنی ہی بد دعا کا نتیجہ ہے۔ اب سوچ کرنے اور رونے سے کیا ہوتا ہے اللہ سے جو مانگا مل گیا۔ پہلے سے زبان پر قابو کیوں نہ رکھا۔ بہت سے مرد بھی ایسی جاہلانہ حرکت کرتے ہیں کہ اپنے لئے یا اولاد کے لئے یا کاروبار کے لئے بد دعا کے الفاظ زبان سے نکال بیٹھتے ہیں مردہوں یا عورت سب کو اس حدیث میں تنبیہ فرمائی کہ اپنے لئے اور مال و اولاد کے لئے بد دعا نہ کریں جب اللہ جل شانہ سے مانگنا ہی ہے تو مصیبت اور نقصان اور موت کی دعا کیوں مانگیں نفع اور خیر کی دعا کیوں نہ مانگیں اور موت کے بجائے درازی عمر کا سوال کیوں نہ کریں۔

اللہ جل شانہ نفع بھی دے سکتا ہے اور نقصان بھی پہنچا سکتا ہے موت بھی دے سکتا ہے اور زندگی بھی، جب ایسے قادر مطلق سے مانگنا ہے تو بد حالی اور ضرر اور شر کی دعا کیوں مانگیں اس سے ہمیشہ خیر کی دعا ہی مانگنا لازم ہے۔

دعا سوچ سمجھ کر مانگنی چاہیئے

حدیث ۱۵

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَخَفَّتْ قَصَارِمُثْلُ نَفْحٍ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ
تَدْعُو اللَّهَ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ آيَةً قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ
اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُمَارِقِي بِهٍ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي
فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تَطْبِقُهُ أَوْ لَا تَسْطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتِ
اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللَّهُ لَهُ فَشَفَّاهُ اللَّهُ

رواہ مسلم

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت فرمانے (یعنی بیماری کی وجہ سے اُن
کی مزاج پرسی فرمائی) اُن کی آواز بہت پست ہو چکی تھی اور کمزوری کے
باعث چوزے کی طرح ہو گئے تھے۔ اُن کا حال دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کرتے رہے
ہو یا کسی بات کا سوال کرتے رہے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں میں یہ دعا کرتا
تھا کہ اے اللہ مجھے آپ آخرت میں جو سزا دینے والے میں وہ سزا بھی مجھے
دنیا میں دے دیجئے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ ہمیں اس دُعا کے
سننے کی طاقت نہیں ہے۔ تم نے یہ دعائیں نہ کی اللَّهُمَّ آتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
ایا اللہ ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے (یعنی
دونوں جہانوں میں اچھی حالت رہے) اور عذابِ دوزخ سے بچا۔ اس
حدیث کے راوی حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ان صاحب کے
لیئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ جل شانہ نے اُن کو شفا دے دی۔
(مسلم شریف ص ۲۴۲، ج ۲)

حدیث ۱۶

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ تَسَامُ الْبُخْمَةِ فَقَالَ آتَى شَيْئٌ تَسَامُ
 الْبُخْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ أَرْجُو بِهَا خَيْرًا فَقَالَ إِنِّ مِنْ تَسَامِ
 الْبُخْمَةِ دَخُولُ الْجَنَّةِ وَالْفُوزُ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا
 يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَدِ قَالُوا كَلَامٌ فَقَالَ قَدِ اسْتَجِيبَ لَكَ
 فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ
 يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ
 أَبْلَاءً فَأَسْأَلُهُ الْعَافِيَةَ۔ رواه الترمذی

ترجمہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم نے بیان فرمایا کہ (ایک دن)
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا
 کہ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَسَامُ الْبُخْمَةِ (اے اللہ میں آپ سے
 نعمت کے پورا ہونے کا سوال کرتا ہوں) اس کی یہ دعا سن کر حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (کیا تم کو معلوم ہے) نعمت کا پورا ہونا کیا
 ہے؟ عرض کیا (مطلب تو مجھے معلوم نہیں ہے بس) ان الفاظ کے ذریعہ دعا
 کر کے (اللہ تعالیٰ سے) خیر کی امید رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ نعمت کا
 پورا ہونا یہ ہے کہ جنت میں داخل ہو جائے اور دوزخ سے بچنے میں کامیاب
 ہو جائے، ایک اور شخص کو آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 یہ کہتے ہوئے سنا کہ يَا ذَا الْجَلَدِ قَالُوا كَلَامٌ (اے بزرگی اور احسان
 والے) اس کو سن کر آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ تیری دعا قبول ہو چکی
 بس اب تو مانگ لے، (کیونکہ ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ تو یکارا جائے
 تو ضرور دعا قبول فرما لیتے ہیں) راوی کا بیان ہے کہ ایک اور شخص کو
 آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ (اے اللہ میں آپ سے صبر کا
 سوال کرتا ہوں) آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ سے مصیبت کا سوال کیا اب

عافیت کا سوال (بھی) کرے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۱۴ از ترمذی)

تشریح

ان دونوں حدیثوں سے ایک اہم نصیحت معلوم ہوئی اور وہ یہ کہ دعا سوچ سمجھ کر مانگنی چاہیے، بہتر تو یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں وہ دعائیں مانگا کر یہ تمام دعائیں سراسر مفید ہیں اور ان کے قبول ہو جانے سے کسی قسم کے کسی خطرہ کا اندیشہ نہیں ہے اور اگر اپنے لفظوں میں اور اپنی سمجھ سے دعا مانگے تو اس کا پس و پیش اور نتیجہ سوچ لے کہ یہ دعا قبول ہوئی تو اپنے حق میں کوئی نقصان والی بات تو نہ ہوگی؛ دیکھو ایک صحابیؓ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ مجھے آخرت میں جو عذاب دینا ہے وہ دنیا ہی میں دے دے، بظاہر کیسی اچھی دعا ہے کہ آخرت کے عذاب سے بالکل چھٹکارا ہو جائے، انہوں نے جو دعا کی اللہ پاک نے قبول فرمائی اور اس کا اثر ہونا شروع ہوا، اس قدر بیمار اور نحیف ہو گئے کہ ذرا بہت آواز شکل سے نکلتی تھی اور بالکل چوڑھ کی طرح معلوم ہوتے تھے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب انہوں نے بتایا کہ میں اس طرح دعا کرتا تھا جس کا ابھی اور ذکر ہوا، تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ تم سے عذاب کی برداشت نہ دنیا میں ہو سکتی ہے نہ آخرت میں، جب اللہ سے مانگنا ہی تھا تو دونوں جہاں کی خوبی اور بہتری کی دعا کیوں نہ مانگی، خدا سے پاک کو سب کچھ قدرت ہے وہ دنیا و آخرت دونوں میں امن و عافیت سے رکھ سکتا ہے گناہوں کو معاف فرما سکتا ہے، حلیم و کریم جل مجدہؑ سے یہ عرض کرنا کہ دنیا میں عذاب دے کر آخرت میں عذاب محفوظ فرما دے ٹھیک بات نہیں ہے، نہ کورہ دعا کے بجائے یہ دعا کرنا چاہیے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتِیْتُكَ بِذَنْبٍ کَثِیْرٍ اَخِیْرَ حَسَنَةٍ وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۱۱ اے اللہ ہم کو دنیا میں بھی خوبی کے ساتھ رکھ، اور آخرت میں بھی، اور ہم کو عذاب دوزخ سے محفوظ فرما۔

ایک شخص نے اللہ جل شانہ سے صبر کا سوال کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس سے فرمایا کہ تو نے اللہ سے مصیبت مانگی لہذا اب عافیت کا سوال کر۔
دیکھو صبر کتنی اچھی چیز ہے اور قرآن و حدیث میں اس کی بڑی تعریف آئی ہے لیکن صبر

کرنے کے سوال پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابیؓ کو روک دیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی دکھ تکلیف آجائے تو اس پر صبر کرے اور عافیت کا سوال بھی کرتا ہے جب تک وہ تکلیف رہے گی اور صبر کرتا رہے گا اور صبر کا ثواب ملے گا اور عافیت ہو جانے پر شکر کرے گا تو شکر کا ثواب پائے گا۔

صبر مانگنے کی چیز نہیں ہے کوئی دکھ تکلیف نہ ہو اور خواہ مخواہ صبر کا سوال کرے تو اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ مجھے تکلیف پہنچے پھر صبر کرنا نصیب ہو، حالانکہ دکھ تکلیف کا سوال کرنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ نے عافیت دی ہے اور وہ ہمیشہ سے رکھ سکتا ہے اس سے ہمیشہ عافیت اور آرام و راحت کا سوال کیا جائے۔ اللہ کا بے انتہا درود و سلام ہو رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے اپنی امت کو خیر کی سب باتیں بتا دیں اور برائی بھلائی اچھی طرح سمجھا دی۔ دعا کرتا بتایا۔ مانگنے کے طریقے بتائے۔ بندگی کے آداب سکھائے فصلی اللہ علیہ وصحبہ وآلہ بقدر کمالہ و جلالہ۔

عافیت کا سوال کرتے رہنا چاہیے

حدیث ۱۷

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ مُبْتَلِينَ فَقَالَ أَمَا كَانَ هَؤُلَاءِ يَسْأَلُونَ اللَّهَ الْعَافِيَةَ - رواه البزار ورجاله ثقات كذا في مجمع الزوائد -

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کچھ ایسے لوگوں پر گزر ہوا جو (تکلیفوں میں) مبتلا تھے، ان کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کیا یہ لوگ اللہ سے عافیت کا سوال نہیں کرتے تھے؟ (یعنی عافیت کا سوال کرتے تو اس دکھ تکلیف کی حالت میں نہ ہوتے)، مجمع الزوائد ص ۱۴، ج ۱۰۔

تشریح

عافیت بہت جامع لفظ ہے، صحت، تندرستی، سلامتی، آرام، چین، سکون، اطمینان ان سب کو یہ لفظ شامل ہے، احادیث شریفہ میں بڑی اہمیت کے ساتھ عافیت کی دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اللہ جل شانہ سے دونوں جہاں میں عافیت نصیب ہونے کا سوال کرتے رہنا چاہیے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا تو اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات دینی گنہوں سے درگزر کا سوال کر، وہ دوسرے دن پھر آیا اور وہی سوال کیا کہ یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے؟ آپ نے پھر وہی پہلا جواب عنایت فرمایا، وہ شخص تیسرے دن پھر حاضر خدمت ہوا اور (اس نے وہی سوال کیا، آپ نے اس کو وہی پہلا جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ جب تجھے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات نصیب ہوگئی تو کامیاب ہوگیا (لہذا اس دعا کو معمولی نہ سمجھ، دنیا و آخرت کی حاجتوں اور ضرورتوں کے پورا ہونے کے لئے اجمالی طور پر جامع دعا کے اعتبار سے یہ دعا سب دعا سے افضل ہے۔

(رواہ الترمذی وقال حسن غریب)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے پھر (اس وقت کے بعض ظاہری و باطنی حالات و کیفیات کی وجہ سے) رونے لگے، اس کے بعد فرمایا کہ (اے لوگو!) اللہ جل شانہ سے معافی اور عافیت کا سوال کرو کیونکہ کسی شخص کو یقین (یعنی ایمان کی) دولت کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔ رواہ الترمذی وقال حسن غریب اسناداً کما فی مشکوٰۃ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اَکْثَرُ الدُّعَاءِ بِأَنْعَا خَبِيْثَةٍ کہ عافیت کی دعا زیادہ کیا کرو (اخرجہ الحاکم ص ۵۲۹ ج ۱) وقال صحیح علی شرط البخاری و اقروہ الذہبی، جو شخص نیا مسلمان ہوتا تھا تو آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے

تھے پھر حکم فرماتے تھے کہ یہ دعا کیا کرے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ
وَعَاذِخْنِيْ وَارْزُقْنِيْ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھے پر رحم فرما، اور مجھے ہدایت پر
رکھ، اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما، (مسلم)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جامع دعائیں بہت پسند تھیں، جامع اس کو کہا
جاتا ہے جس کے الفاظ مختصر ہوں اور معنی اور مفہوم کے اعتبار سے خیر و برکت کی بہت سی قیول
کو شامل ہوں، چونکہ عافیت میں دنیا و آخرت کی ہر چیز آجاتی ہے اس لئے عافیت کی دعا کو آپ
کو بہت پسند تھا جس کی تفصیل ابھی اوپر گزر چکی ہے۔

بعض جامع دعائیں ہم نے اس کتاب میں ایک جگہ لکھ دی ہیں جو اس کتاب کے آخر میں آ رہی
ہیں، البتہ عافیت کے بارے میں جو دعائیں منقول ہیں ان میں سے بعض حدیث و اے کے مضمون کی
مناسبت سے ذیل میں لکھی جاتی ہیں ان کو یاد کریں بچوں کو یاد کرائیں اور خود پڑھا کریں، بچوں سے
ان کلمات کے ذریعہ دعا کرایا کریں۔

اے اللہ میں آپ سے دنیا و آخرت	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
میں عافیت طلب کرتا ہوں، اے	الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ
اللہ میں آپ سے معافی کا خواستگار	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْخَفْوَ
ہوں اور اپنے دین اور دنیا اور	وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَا
اہل اور مال کے بارے میں عافیت	وَاهْلِیْ وَمَالِیْ۔
کا سوال کرتا ہوں۔	

اے اللہ میرے بدن میں عافیت	اَللّٰهُمَّ عَافِیْ فِیْ بَدَنِیْ
دے اے اللہ میری سُننے کی قوت	اَللّٰهُمَّ عَافِیْ فِیْ سَمْعِیْ
میں عافیت دے، اے اللہ میری	اَللّٰهُمَّ عَافِیْ فِیْ بَصَرِیْ
بینائی میں عافیت دے، آپ کے	لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔
سوا کوئی معبود نہیں۔	

مذکورہ بالا دعا کو صبح شام تین تین بار پڑھیں۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ زَقَاۤلٍ فِیْمَنْتِكَ وَتَحَوُّلٍ
عَافِیَّتِكَ وَفُحْبَاءَةِ
فِقْمَسِكَ وَجِیْبِهِ
سَخَطِكَ

اے اللہ میں آپ سے اس بات کی
پناہ مانگتا ہوں کہ آپ کی نعمت چلی
جائے اور اس بات سے کہ آپ کی
دی ہوئی عافیت رنج موڑ لے اور
اس بات سے کہ اچانک آپ کی طرف
سے پکڑ ہو جائے اور آپ کی ہر
طرح کی ناراضگی سے بھی پناہ مانگتا
ہوں۔

۱۷

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
صِحَّةً فِیْ اٰیْمَانٍ وَّ اٰیْمَانًا
فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَ نَجَاحًا
یَتَّبِعُهُ فِدَیٌّ وَ رَحْمَةً
مِّنْكَ وَ عَافِیَّةً وَ مَغْفِرَةً
مِّنْكَ وَ رِضْوَانًا

اے اللہ میں تجھ سے ایسی صحت کا
سوال کرتا ہوں جو ایمان کے ساتھ
ہو اور ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں
جو خوش اخلاقی کے ساتھ ہو اور
آپ سے ایسا بامراد ہونا مانگتا ہوں
جس کے پیچھے کامیابی ہو اور آپ
کی رحمت اور عافیت اور مغفرت
اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں۔

قبولیت کا اثر معلوم ہو یا نہ ہو دعا کبھی نہ چھوڑے

حدیث ۱۸

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۱۔ مشکوٰۃ ص ۲۱۶ عن مسلم ۱۲

۲۔ مستدرک حاکم ص ۵۲۳ ج ۱ ص ۱۲۰

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِعَبْدٍ
مَا لَمْ يَدْعُ بِأَسْمِ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ مَا لَمْ يُسْتَعَجَلْ
قِيْدَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَا يَسْتَعَجَلُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ
وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يُسْتَجَابْ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ
ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ - رواه مسلم

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب تک گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس وقت تک اس کی دعا قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ جلدی نہ مچائے، عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ جلدی مچانے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا جلدی مچانے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کہتا ہے کہ میں نے دعا کی اور دعا کی (لیکن) مجھے قبول ہوتی معلوم نہیں ہوتی یہ کہہ کر وہ دعا کرنے سے تھک جاتا ہے اور (دعا امیدی کے اس مقام پر پہنچ کر) دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۲ از مسلم)

تشیح

معلوم ہوا کہ ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیے، دعا کرنا کبھی نہ چھوڑے، یہ نہ دیکھے کہ اتنے دن ہو گئے دعا کر رہا ہوں قبول نہیں ہوتی اور نہ یہ کہے کہ قبول ہوتی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ بندہ کا کام مانگنا اور عاجزی ظاہر کرنا ہے، اپنے اس کام کو نہ چھوڑے۔ خدا سے پاک کی جب اور جیہ حکمت ہوگی اس کے مطابق دعا کا اثر دنیا یا آخرت میں ظاہر ہوگا اور بالفرض کچھ بھی فائدہ نہ ہو تو یہ کیا کم ہے کہ دعا خود عبادت ہے بلکہ عبادت کا مغز ہے، جب تک بندہ دعائیں مشغول رہے گا عبادت میں رہے گا، پس دعا سے کبھی غافل نہ ہوں، بہت سے لوگ جہالت کی وجہ سے کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم برسوں سے دعا کر رہے ہیں تسبیح کے دانے بھی گھسی گئے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا، یہ سب باتیں غلط ہیں، اگر یہاں دعا کا نتیجہ ظاہر نہیں ہوا تو آخرت میں انشاء اللہ ضرور اس کے بدلے انعامات ملیں گے جو یہاں کی فانی چیزوں سے کہیں بڑھ کر ہوں گے۔

دعا کی قبولیت کا یقین رکھو اور دل کو حاضر کر کے دعا کرو

حدیث ۱۹

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرَيْضٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُلُوبُ أَوْعِيَةٌ وَبَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَيْهَا النَّاسِ فَسَلُّوهُ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ عَبْدًا دَعَاهُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ غَافِلٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاسْنَدُهُ حَسَنٌ كَذَا فِي مَجْمَعِ الزَّوَادِ وَآخِرُ حَبِيبِ التِّرْمِذِيِّ فِي السُّنَنِ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفِي آخِرِهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبٌ غَافِلٌ لَّاهٍ وَفِي سَنَدِهِمَا صَالِحُ الْمَرِي قَالَ الْحَاكِمُ هَذَا حَدِيثٌ مُسْتَقِيمٌ لَا سَنَادَ لَكِنْ قَالَ الْإِذْهَبِيُّ صَالِحٌ مُتْرُوكٌ.

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (انسانوں کے) دل برتن ہیں (ان کو خیر یا شر سے پر کیا جاسکتا ہے) اور ان میں بعض قلوب دوسرے قلوب سے مشابہت رکھتے ہیں۔ پس اے لوگو! جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو دعا کی قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کی ایسی دعا قبول نہیں فرماتے جو اس نے غفلت والے دل کے ساتھ کی ہو۔

(مجمع الزوائد ص ۱۴، ج ۱۰)

سنن ترمذی ص ۵ ج ۲ اور مستدرک حاکم ص ۴۹، ج ۱ میں یہ حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں **وَاَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلِبٌ غَافِلٌ** لہذا یہ بات جان لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے دل کی دعا قبول نہیں فرماتے جو غافل ہو (اور) ادھر ادھر کے خیالات میں لگا ہوا ہو۔

تشریح :- اس حدیث میں دعا کا ایک بہت ضروری ادب بتایا ہے اور وہ یہ کہ دعا کرتے ہوئے اس امر کا پختہ یقین رکھنا چاہیے کہ میری دعا قبول ہوگی، اس یقین میں ذرا سا بھی ڈھیلا پن نہ ہو، اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ غفلت کے ساتھ جو دعا کی جائے وہ قبول نہیں ہوتی، اگر زبان سے دعا نکل رہی ہو اور دل ادھر ادھر کے خیالات میں لگا ہوا ہو تو ایسی دعا ناکافی قبول نہیں ہے۔

غفلت کے ساتھ دعا کرنا بے ادبی ہے

آج کل ہم لوگ جو دعائیں کرتے ہیں ان میں طرح طرح کی کوتاہیاں ہوتی ہیں اور بے بڑی کوتاہی یہی ہے کہ دعا کرتے وقت دل حاصر نہیں ہوتا، دل کہاں سے کہاں پہنچا ہوا ہوتا ہے اور کیسے کئیے خیالات میں گم ہوتا ہے اور زبان سے دعا کے الفاظ نکلتے رہتے ہیں۔ ہماری یہ عجیب حالت ہے اگر کوئی شخص کسی معمولی افسر کو کوئی درخواست پیش کرتا ہے تو بہت باادب کھڑا ہوتا ہے اور خوب سوچ سمجھ کر بات کرتا ہے اور پوری طرح اپنے ظاہر اور باطن سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اگر زبان سے درخواست کرے یا لکھی ہوئی درخواست ہاتھ میں لے کر دے اور حاکم کی طرف پیٹھ پھیر کر کھڑا ہو جائے یا اس موقع پر کمرہ کی چیزوں کو شمار کرنے لگے یا اور کوئی ایسا کام کرنے لگے جس سے یہ واضح ہو جائے کہ یہ شخص اپنے دل سے درخواست پیش نہیں کر رہا ہے تو اس کو بڑا بے ادب سمجھا جائے گا۔ اس کو وہاں سے ذلت کے ساتھ دھکے دے کر نکال دیا جائے گا۔ اور اس کی درخواست پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دی جائے گی اور اوپر سے سزا بھی ملے گی۔

اللہ جل شانہ! احکم الحاکمین ہیں۔ بارگاہِ خداوندی میں درخواست پیش کرتے ہوئے دل کا

غافل رہنا اور دنیاوی دھندلوں کے خیالات دل میں بستے ہوئے زبان سے دعا کے الفاظ نکالنا بہت بڑی بے ادبی ہے۔ بندوں کی یہ حرکت ہے تو قابلِ سزا لیکن اللہ جل شانہ رحمہ وکرم میں اس پر سزا نہیں دیتے البتہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی یہ اعلان فرمادیا ہے کہ ایسی غفلت والی دعا قبول نہ ہوگی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ اتنے برس دعا کرتے ہو گئے۔ ان کو چاہیے کہ اپنی حالت پر غور کریں اور دیکھیں کہ دعا کے وقت دل کہاں ہوتا ہے۔ ذرا دعا کی طرح دعا کرو پھر اس کے ثمرات دیکھو۔ دعا مانگنا اور پتہ نہیں کیا مانگا۔ ایسی دعا کیوں کر قبول ہو؟ خوب سوچو اور سمجھو!

سخنِ حق کے زمانہ میں دعا کیسے قبول ہو؟

حدیث ۲

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّيْءِ أَيْدٍ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الْمَرْحَاءِ۔

رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب۔

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ خوشی ہو کہ سختیوں کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے اس کو چاہیے کہ خوش حالی کے زمانہ میں کثرت سے دعا کیا کرے (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۵ از ترمذی)

تشریح۔ اس حدیث پاک میں دعا قبول ہونے کا ایک بہت بڑا اگر بتایا ہے اور وہ یہ کہ آرام و راحت اور مال و دولت اور صحت و تندرستی کے زمانہ میں برابر دعا کرتے رہنا چاہیے، جو شخص اس پر عمل پیرا ہوگا اس کے لئے اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ انعام ہوگا کہ جب کبھی کسی پریشانی میں مبتلا یا کسی مصیبت سے دوچار ہوگا یا کسی مرض میں گرفتار ہوگا اور

اس وقت دعا کرے گا تو اللہ جل شانہ ضرور اس کی دعا قبول فرمائیں گے اس میں ان لوگوں کو تنبیہ ہے جو آرام و راحت اور مال و دولت یا عہدہ کی برتری کی وجہ سے خدا سے پاک کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں اور دعا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور جب مصیبت آگھیرتی ہے تو دعا کرنی شروع کر دیتے ہیں پھر جب دعا قبول ہونے میں دیر لگتی ہے تو ناامید ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی، حالانکہ اگر اس وقت دعا کرتے جبکہ خوشی میں مست تھے اور دولت کا گھنٹہ تھا تو ان کا اس زمانہ کا دعا کرنا آج کی دعا مقبول ہونے کا ذریعہ بن جاتا، غفلت اور دنیاوی مستی کے سبب اللہ کو بھول جانے کی وجہ سے بہت سخت حاجت مندی کے وقت دعا کی قبولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

حضرت سلمانؓ کا ارشاد

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب بندہ صین اور خوشی کے زمانہ میں دعا کرتا ہے اور کوئی مشکل درپیش ہو تو اس وقت بھی دعا کرتا ہے تو فرشتے اس کی سفارش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو جانی پہچانی آواز ہے ہمیشہ یہاں پہنچتی رہتی ہے اور جب بندہ صین اور خوشی کے زمانہ میں دعا نہیں کرتا اور مصیبت آنے پر دست دعا پھیلاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس آواز کو ہم تو نہیں پہچانتے پہلے تو سنی نہیں یہ بات کہہ کر اس کی طرف سے بے توجہی ہوتی ہے اور دعا قبول ہونے کی سفارش نہیں کرتے۔ (صفۃ الصوفیہ)

انسان کی بے رخی اور بے غیرتی

انسان کا جو یہ طرز عمل ہے کہ مصیبت میں اللہ پاک کو بہت یاد کرتا ہے لمبی چوڑی دعا کرتے ہوئے اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہے اور صین و آرام کے زمانے میں خدا پاک کو بھول جاتا ہے بلکہ ذکر و دعا کے بجائے بناوٹ اور سرکشی پر کمر بستہ ہو جاتا ہے۔ یہ طرز عمل نہایت بے غیرتی کا ہے۔ بندہ جس طرح دکھ تکلیف کے زمانہ میں اللہ کا محتاج ہے اس طرح آرام و راحت کے زمانہ میں بھی اسی کا محتاج ہے دکھ تکلیف چلے جانے پر جو خدا سے پاک کو بھول جاتے ہیں اس خصلت پر قرآن مجید میں جگہ جگہ تذکرہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ^۱
دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِيًا
أَوْ قَائِيًا فَلَمَّا كَشَفْنَا
عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَافٌ
لَهُ يَذُّرُنَا لِيُحْضِرَ مَتَّهُ^۲
(سورہ یونس ع ۷)

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی
ہے تو ہم کو پکارنے لگتا ہے لیٹے
بھی اور بیٹھے بھی کھڑے بھی پھر جب
اس کی وہ تکلیف ہم ہٹا دیتے ہیں
تو پھر اپنی حالت پر آجاتا ہے
اور (اس طرح) گزر جاتا ہے گویا
اس نے ہم کو (اس سے پہلے) اُس
تکلیف کے ہٹانے کے لئے پکارا ہی
نہ تھا جو اسے پہنچی۔

اور مذہبایا۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ
ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ
ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ
نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ
مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا
يُخْضِلُونَ عَنْ سَبِيلِهِ
(زمزم ۱)

اور جب انسان کو کوئی تکلیف
پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کی
طرف رجوع کرتے ہوئے اُسے پکارنے
لگتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ اس
کو اپنے پاس سے نعمت عطا فرمادیتا
ہے تو جس کے لئے پہلے پکار رہا
تھا اس کو بھول جاتا ہے اور خدا
کے لئے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ
انڈ کی راہ سے (دوسروں کو) گمراہ
کرے۔

حرام خوراک و پوشاک کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی

حدیث ۲۱

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَلِیْبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا حَلِیْبًا قَرِیْبًا اللّٰهُ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ السَّرْسِلِیْنَ فَقَالَ یَا یُّهَیْهَا السَّرْسِلُ كُلُّوْا مِنْ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰی یَا یُّهَیْهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُّوْا مِنْ طَّیِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشَعْتَ اَنْغَبْرِیْمَةُ یَدِیْهِ اِلَى السَّمَاءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذٰی بِالْحَرَامِ فَاَنَّى یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ - رواہ مسلم

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ پاک ہے اور وہ پاک ہی (مال اور قول و عمل) قبول فرماتا ہے (پھر فرمایا کہ) بلاشبہ حلال کھانے کے بارے میں (اللہ جل شانہ نے پیغمبروں کو جو حکم فرمایا ہے وہی مومنین کو حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ پیغمبروں کو خطاب کرتے ہوئے) فرمایا کہ اے رسول! طیب چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو۔ اور (مومنین کو خطاب کرتے ہوئے) فرمایا ہے کہ اے ایمان والو! جو پاک چیزیں تم نے تم کو دی ہیں ان میں سے کھاؤ۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو لمبا سفر کر رہا ہو، اس کے بال بکھرے ہوئے ہوں، جسم پر گرد و غبار اٹا ہوا اور وہ آسمان کی طرف ہاتھ پھیلاتے ہوئے یارب یارب کہہ کر دعا کرتا ہو (یہ شخص دعا تو کر رہا ہے) اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے اور پینا حرام ہے اور پہننا حرام ہے اور اس کو حرام سے غذا دی گئی ہے۔ پس ان حالات کی وجہ سے اس کی دعا کیوں کر قبول ہوگی؟ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۱ از مسلم)

تشریح

اس حدیث میں اول تو حرام سے پرہیز کرنے اور حلال کھانے کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اس کی بارگاہ میں پاک چیز ہی پسند ہو سکتی ہے۔ پاک اور حلال مال اور پاک قول و فعل ہی اس کے یہاں قبول ہوتا ہے حرام مال اور برا قول و فعل اس کے نزدیک قبول نہیں ہو سکتا، اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی دو آیتیں تلاوت فرمائیں پہلی آیت میں حضرات انبیاء علیہم السلام کو حکم ہے کہ پاک چیزیں کھائیں اور نیک عمل کریں۔ اور دوسری آیت میں ایمان والوں کو حکم ہے کہ اللہ پاک کی عطا کردہ چیزوں میں سے پاک چیزیں کھائیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں آیات کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے جو حکم اپنے پیغمبروں کو دیا ہے کہ حلال کھائیں وہی حکم اپنے مومن بندوں کو دیا ہے، حلال کی اہمیت اور ضرورت ظاہر کرنے کے بعد آپ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبے سفر میں ہو اور بد حالی کی وجہ سے اُس کے بال بچھرے ہوئے ہوں جسم پر غبار پڑا ہو اور وہ اپنی اس بد حالی میں آسمان کی طرف دعا کرتے ہوئے یارب یارب کہہ کر خدا اُسے پاک کو پکار رہا ہو اور چاہتا ہو کہ میری حاجت قبول ہو جائے بھلا اُس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟ کیونکہ اُس کا کھانا حرام ہے پینا حرام ہے اور لباس حرام ہے اور اس کو حرام کی غذا دی گئی ہے۔

مسافر کا شمار اُن لوگوں میں ہے جن کی دعا خصوصیت سے قبول ہوتی ہے اور مضطر و پریشان حال شخص کی بھی دعا مقبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیث نمبر ۳۱، ۳۲ کی تشریح میں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ، لیکن مسافر اور پریشان حال ہونے کے باوجود ایسے شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی جس کا کھانا پینا اور پہنتا حرام ہو۔ آج کل بہت سی دعائیں کی جاتی ہیں لیکن دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ لوگ شکایتیں کرتے پھرتے ہیں کہ دعاؤں کا اس قدر اہتمام کیا اور اتنی بار دعا کی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ شکایت کرنے والوں کو چاہیے کہ پہلے اپنا حال دیکھیں اور اپنی زندگی کا جائزہ لیں کہ میں حلال کتنا کھاتا ہوں اور حرام کتنا اور کپڑے جو پہنتا ہوں وہ حلال آمدنی کے ہیں یا حرام کے۔ اگر روزی حرام ہے یا لباس حرام ہے تو اس کو ترک کر دیں۔ خوراک اور پوشاک کو حدیث شریف میں بطور مثال ذکر فرمایا ہے۔ اور ہنسا بچھونا، رہائش کا مکان آسائش

کی چیزیں اگر حرام کی ہوں تو وہ بھی باس کے حکم میں ہیں یعنی جس طرح حرام آمدنی کا باس ہوتے ہوئے دعا قبول نہ ہوگی اسی طرح حرام کی دوسری چیزیں استعمال کرنے سے دعا کی قبولیت رُک رہے گی۔

حرام کی ہر چیز سے بچنا لازم ہے۔

بہت سے لوگ حرام کھانے کی حد تک تو پرہیز کرتے ہیں لیکن حرام کی دوسری چیزیں استعمال کرنے سے پرہیز نہیں کرتے حالانکہ وہ بھی گناہ ہے۔ حرام مال کے فرنیچر کو استعمال کرنا اور حرام آمدنی سے بنائے ہوئے مکان میں رہنا بھی حرام ہے۔

اپنے حالات پر غور کریں کہ کن کن راہوں سے ہمارے گھر میں حرام مال گھس رہا ہے کہیں سودی روپیہ تو گھر میں نہیں آ رہا۔ رشوت کا مال تو گھر میں بھرا ہوا نہیں کسی کی حق تلفی تو نہیں کی۔ خیانت کر کے کسی کی رقم تو نہیں ماری۔ کما کر لانے والا کسی ناجائز حکم میں ملازم تو نہیں۔ اگر غور کریں گے تو بہت سی باتیں سمجھ میں آئیں گی جن کے ذریعہ گھر میں ناجائز روپیہ آتا ہے۔ پھر اس روپیہ سے روٹی پانی کا خرچہ بھی چلتا ہے اور کپڑے بھی بنتے ہیں۔ مکان بھی تعمیر ہوتے ہیں۔ بنگلہ میں سجاوٹ بھی ہوتی ہے۔ گاڑی بھی خریدی جاتی ہے جب حرام ہی غذا ہوا اور اسی کی خوراک اور پوشاک ہوا اور گھر کا ساز و سامان اسی کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہو تو دعا کی قبولیت کی امید رکھنا بہت بڑی بے وقوفی ہے۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ حرام سے پرہیز کرے حلال کی فکر کرے۔ اگرچہ تھوڑا ملے اور روکھی سوکھی کھانی پڑے اور چھتیر میں گزارا کرنا پڑے۔ آج کل بنک کی نوکری کی طرف لوگ بہت پکٹتے ہیں کیونکہ اس میں تنخواہ بہت ملتی ہے اور رعایتیں زیادہ ہیں حالانکہ نیچے سے اوپر تک بنک کی ہر قسم کی ملازمت حرام ہے اور اس کی تنخواہ بھی حرام ہے۔ اگر کوئی شخص مستند بنائے اور حرام نوکری چھوڑنے کو کہے تو کہتے ہیں میاں پاگل ہو گئے ہو۔ ہمیں چار ہزار کی نوکری چھوڑی جاسکتی ہے؛ حالانکہ پاگل خود بھی جو دوزخ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

حرام خوراک دوزخ میں جانے کا ذریعہ ہے

حرام مال کھانے اور استعمال کرنے کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی اور جنت سے

بھی محرومی ہوتی ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَحْمٌ نَبَتْ
مِنْ الشَّحْوِ وَكُلُّ نَحْمٍ نَبَتْ مِنْ الشَّحْوِ كَأَنْتِ النَّارُ أَوَّلِي بِهِ

(رواہ احمد وغیرہ)

یعنی جنت میں وہ گوشت داخل نہ ہوگا جو حرام سے پلا بڑھا ہو اور جو گوشت حرام
سے پلا بڑھا ہو۔ دوزخ ہی اسی کا زیادہ مستحق ہے۔

حرام سے صدقہ کیا جائے تو قبول نہیں ہوتا

بہت سے لوگ حرام کھاتے ہیں اور اس میں سے کچھ صدقہ کر کے حرام کو حلال سمجھ لیتے
ہیں یہ بالکل جہالت کی بات ہے۔ حرام سے صدقہ کرنا تو ارگناہ ہے۔ حرام پر ثواب نہیں
ملتا جیسا کہ حدیث شریف کے شروع میں گزر ا کہ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا۔
پس جب حرام کا صدقہ قبول ہی نہیں تو اس کے ذریعہ باقی مال کیسے حلال ہو جائے گا۔ جو صدقہ
دیا وہ بھی وبال ہوگا اور جو مال بچ گیا وہ بھی وبال ہوگا اور عذاب کا باعث ہوگا۔ حرام مال سے
صدقہ کر کے ثواب کی امید رکھنے کو بعض علماء نے کفر بتایا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ حرام کمانے سے بالکل پرہیز کیا جائے۔ نہ حرام کمانے کا گناہ ہوگا
نہ ملک میں حرام آئے گا، نہ اپنی جان پر خرچ ہوگا نہ بیوی بچوں کی اس سے پرورش ہوگی،

عورتوں کو خاص ہدایت

عورتیں اپنے شوہروں سے کہہ دیں کہ ہم حلال کھائیں گے حلال پہنیں گے۔ تمہارے ذمہ ہمارے
جن اخراجات کا پورا کرنا لازم ہے حلال سے پورا کرو حرام ہم قبول کرنے کو تیار نہیں، پہلے زمانے
کی عورتیں ایسی ہی نیک تھیں۔ خود بھی حرام سے بچتی تھیں اور شوہروں کو بھی بچاتی تھیں آج کل
عورتیں شوہروں اور بیٹوں کو حرام کمانے کی ترغیب دیتی ہیں۔ اگر شوہر رشوت سے بچے تو اسے
کہہ سکتی ہیں کہ حرام پر آمادہ کرتی ہیں۔ گھر میں حرام آتا ہے تو کو دھڑک کر بیٹھ جاتی ہیں۔ اور نازوں
کے بعد شوہر اور اولاد کی حرام ملازمت اور حرام آمدنی کے اضافہ کے لئے دعائیں بھی کرتی ہیں

اور قبولیت دعا کی امید بھی رکھتی ہیں۔
 شوہر یا بیٹا بنک میں یا شراب کے محکمہ میں ملازم ہو یا رشتہ لیتا ہو یا کسی بھی طرح
 حرام کماتا ہو تو اس کو روک دو اور حرام پھڑا کر حلال کانے کی ترغیب دو۔ نہ یہ کہ حرام کے اضافہ
 کی دعا کرو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے سے دعا قبول نہیں ہوتی

حدیث ۲۲

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ
 بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ
 يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهِ تَعْتَدُونَ لَهُ وَلَا يُسْتَجَابُ
 لَكُمْ (رواه الترمذی)

ترجمہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں
 میری جان ہے تم ضرور ضرور نیکوں کا حکم کرتے رہو اور برائیوں سے روکتے
 رہو۔ ورنہ جلد ہی اللہ جل شانہ اپنے پاس سے تم پر عذاب بھیج دے گا پھر
 تم ضرور ضرور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔

مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۶ از ترمذی

تشریح

اس مبارک حدیث میں بھی دعا قبول نہ ہونے کا ایک سبب بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ
 امر بالمعروف ترک کرنے اور عن المنکر کو چھوڑ دینے سے اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا اور عذاب
 آنے پر دعا کی طرف متوجہ ہو گئے تو دعا قبول نہ ہوگی۔

مسلمانوں کی ذمہ داری

بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے احکام بھیجے ہیں جو قرآن مجید اور حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ بندوں تک پہنچے ہیں۔ ان احکام میں بہت سے کام کرنے کے ہیں ان کو ”معروف“ یعنی نیکی کہتے ہیں جو خدا کے پاک کی پسندیدہ چیزیں ہیں اور بہت سے کام ایسے ہیں جن کا کرنا منع ہے ان کو ”منکر“ کہتے ہیں۔ برے کام جو خدا کے پاک کی شریعت میں نہیں ہیں اسلام سے ان کا جوڑ نہیں کھاتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو نا محبوب اور ناپسند ہے۔ معروف میں فرائض، واجبات، سنن، مستحبات سب داخل ہیں اور منکر میں حرام ہیں اور مکروہ تحریمی و تنزیہی سب داخل ہیں۔ سب سے بڑی نیکی فرض و واجب کو انجام دینا ہے۔ اور سب سے بڑا گناہ حرام کا ارتکاب کرنا ہے جو بندہ اسلام قبول کر لیتا ہے۔ اُس کے ذمہ صرف یہی نہیں ہے کہ خود نیک بن جائے بلکہ نیک بننے کے ساتھ دوسروں کو (خصوصاً اپنے ماتحتوں کو) نیک بنانا بھی مسلمان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ نیکیوں کا حکم کرنے کو امر بالمعروف کہتے ہیں اور بُرائیوں سے روکنے کو نہی عن المنکر کہتے ہیں۔

بہت سے لوگ خود تو دیندار ہوتے ہیں مگر اُن کو دوسروں کی دینداری کی بالکل فکر نہیں ہوتی حالانکہ مومن کی خاص صفات جو قرآن مجید میں بیان کی گئی ہیں اُن میں نیکیوں کا حکم کرنا اور بُرائیوں سے روکنا بڑی اہمیت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

مومن کی خاص صفات

سورہ توبہ میں ارشاد ہے۔

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں پس	كَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ
میں ایک دوسرے کے دینی رفیق ہیں۔	بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُ
یہ لوگ نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں	يَا مُرْتَدِّقًا بِالْأَعْرُوفِ
اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں	وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے	وَيَقِيْمُونَ الصَّلَاةَ

وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ
 اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ
 سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط
 ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول کی
 فرمانبرداری کرتے ہیں۔ عنقریب
 اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے گا۔
 درحقیقت امر بالمعروف (نیکیوں کا حکم کرنا) اور نہی عن المنکر (برائیوں سے روکنا)
 بہت بڑا فریضہ ہے جسے مسلمانوں نے چھوڑ رکھا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
 ارشاد ہے کہ

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا
 فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَّمْ
 يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ
 لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ
 وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْأَمَانَةِ
 یعنی تم میں جو شخص کوئی بُرائی دیکھے
 تو اُس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے
 (یعنی بُرائی کرنے والے کو اپنے زور
 کی طاقت سے روک دے) اگر
 اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے
 بدل دے یعنی بُرائی کرنے والے کو
 (دعاہ مسلم)
 زبان سے روک دے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دل سے بُرا جانے اور یہ
 (صرف دل سے بُرا جان کر خاموش رہ جانا اور ہاتھ یا زبان سے منع نہ
 کرنا) ایمان کا سب سے زیادہ کمزور درجہ ہے۔

دعوتِ فکر

اب ہم ربِ مل کر اپنے حال پر غور کریں کہ اپنی نظروں کے سامنے گناہ ہوتے دیکھتے
 ہیں، نازیبا تصنیفیں جاری ہیں روزے کھاتے جارہے ہیں، شرابی بی جا رہی ہیں، رشوت
 کے مالوں سے گھر بھرے جارہے ہیں طرح طرح کی بے حیائی نگہروں میں جگہ پکڑ رہی ہے۔ یہ
 سب کچھ نظروں کے سامنے ہے پھر کتنے مرد و عورت ہیں جو اسلام کے دعویدار ہیں اور ان چیزوں
 پر روک ٹوک کرتے ہیں، کھلم کھلا خدا سے پاک کی نافرمانیاں ہو رہی ہیں لیکن نہ دل میں میس ہے
 نہ زبان سے کوئی کلمہ کہنے کے روادار ہیں اور ہاتھ سے روکنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔
 دوسروں کو نیکیوں پر ڈالنا اور برائیوں سے روکنا تو درکنار خود اپنی زندگی گناہوں

سے لت پت کر رکھی ہے اور گویا یوں سمجھ رکھا ہے کہ ہم گناہوں ہی کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ خود بھی گناہ کر رہے ہیں اور اولاد کو اور دوسرے مانتوں کو نہ صرف گناہوں میں ملوث دیکھتے ہیں بلکہ اُن کو خود گناہوں پر ڈالتے ہیں۔ اپنے قول و فعل سے اُن کو گناہوں کے کام دکھاتے ہیں۔ اور اُن کو گناہوں میں مبتلا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ طور طریق اللہ تعالیٰ کی رحمت کو لانے والے نہیں ہیں بلکہ اللہ کے عذاب کو بلانے والے ہیں جب عذاب آتا ہے تو بیدلتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں، سیسجیں گھومتے ہیں اور ساتھ ہی شکایتیں کرتے پھرتے ہیں کہ دعائیں قبول نہیں ہو رہی ہیں مصیبت دور نہیں ہوتی۔ دعا کیسے قبول ہو اور مصیبت کیسے رفع ہو جبکہ نہ خود گناہ چھوڑتے ہیں۔ نہ دوسروں کو گناہوں سے بچاتے ہیں۔ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے جب مصیبتیں آتی ہیں تو نیک بندوں کی بھی دعائیں قبول نہیں ہوتیں بہت سے لوگ جو اپنے آپ کو نیک سمجھتے ہیں اور دوسرے بھی اُن کو نیک جانتے ہیں انہیں اپنی عبادت اور ذکر و ورد کا تو خیال ہوتا ہے لیکن دوسروں کو حتیٰ کہ اپنے بیوی بچوں اور مانتوں کو بھی گناہوں سے نہیں روکتے اور اُمید رکھتے ہیں کہ مصیبت رفع ہو جائے۔ بڑے تہجد گزار ہیں بسے بسے نوافل پڑھتے ہیں خانقاہ والے مرشد ہیں لیکن لڑکے خانقاہ ہی میں داخلیٰ نمونڈ رہے ہیں لڑکیاں بے پردہ ہو کر کالج جا رہی ہیں لیکن اباجان ہیں کہ اپنی نیکی کے گھنڈ میں مبتلا ہیں کبھی حرفِ غلط کی طرح بھی برائیوں پر روک ٹوک نہیں کرتے، بلکہ یہ جانتے ہوئے کہ اسکول کالج میں اولاد بے حیا ہو جائے گی گناہ کے کام کیسے گی اولاد کو ان جگہوں میں خود ہی داخل کرتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ایک بستی کو اُلٹنے کا حکم

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہ نے حضرت جبریلؑ کو حکم فرمایا کہ فلاں فلاں بستی کا اُس کے رہنے والوں کے ساتھ تختہ اُلٹ دور حضرت جبریلؑ نے عرض کیا اے پروردگار اُن میں آپ کا فلاں بندہ بھی ہے جس نے پلک بھینکنے کے بقدر بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی (کیا اُس کو بھی اس عذاب میں شریک کر لیا جائے) اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوا کہ اس بستی کو اس شخص پر اور باقی تمام رہنے والوں پر اُلٹ دو کیونکہ (یہ شخص خود تو نیکیاں کرتا رہا اور نافرمانی

سے بچتا رہا لیکن، اُس کے چہرے پر میرے احکام کے بارے میں کبھی کسی وقت شکن (بھی) نہیں پڑی (مشکوٰۃ شریف)
اسر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرضیہ کی انجام دہی میں کوتاہی کرنے کا وبال کس قدر ہے اس حدیث سے ظاہر ہے۔

خوبختگی اور مضبوطی کے ساتھ دعا کرنا چاہیے

حدیث ۲۳

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا
يَقْدُرُ اللَّهُ هَمًّا أَعْزَبَ رُبِّيَ إِنْ شِئْتُ وَلَكِنْ تَبْعُزُّمْ وَلِيُعْظِمَ
الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ (رواه مسلم)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے
تو یوں نہ کہے کہ اے اللہ تو مجھے تو بخش دے بلکہ مضبوطی اور خستگی کے
ساتھ سوال کرے اور (جو کچھ مانگ رہا ہو) پوری رغبت سے مانگے کیونکہ
اللہ تعالیٰ کو کسی بھی چیز کا عطا فرما دینا مشکل نہیں ہے۔

مشکوٰۃ الصابیح ص ۱۹۲ (مسلم)

تشریح

یہ بات کہنا کہ اے اللہ تو چاہے تو مغفرت فرما دے اور تو چاہے تو دے دے
بالکل بے جا بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو کچھ دے گا اپنی مشیت اور ارادہ ہی سے دے
گا اس کے ارادہ کے بغیر کچھ ہو ہی نہیں سکتا ہر چیز کا وجود محض اس کے ارادہ سے ہے وہ جو
چاہے کرے اس کو کوئی مجبور کرتے والا نہیں ہے، دعا کرنے والے کو تو اپنی رغبت پوری
طرح ظاہر کرنا چاہیے اور مضبوطی سے سوال کرنا چاہیے کہ اے اللہ مجھے ضرور دے میرا مقصد

پورا فرما دے خوب الحاح و زاری کے ساتھ بلب بلب کر دعا کرے، یہ کہنا کہ تو چاہے تو دے دے اس بات کو واضح کرتا ہے کہ مانگنے والا اپنے کو واقعی محتاج نہیں سمجھتا اللہ سے مانگنے میں بھی بے نیازی برت رہا ہے جو تکبر کی شان ہے حالانکہ دعائیں ظاہر و باطن سے عاجزی اور حاجت مندی اور اپنی ذلت ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہی سب کچھ کر سکتے ہیں۔ آسمان و زمین اور ان کے اندر کے سب خزانے اور ان کے باہر کے سب خزانے اسی کے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے پل بھر میں سب کچھ ہو سکتا ہے صرف کون (ہو جا، فرما دینے سے سب کچھ ہو جاتا ہے اس کے لئے کسی چیز کا دینا اور کسی بھی چیز کا پیدا کر دینا ذرا بھی بھاری نہیں ہے، لہذا پوری رغبت اور اس یقین کے ساتھ دعا کرو کہ میرا مقصد ضرور پورا ہوگا اور وہ جب دے گا اپنی مشیت اور ارادہ ہی سے دے گا اس سے زبردستی کوئی کچھ نہیں لے سکتا۔

کما ورد فی روایۃ آخری انہ یفعل ما یشاء ولا مکرہ لہ

(دواہ البخاری)

دعائیں مانگنا اور آخر میں منہ پر پھیرنا

حدیث ۲۴

وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَتَّى كَرِيمٌ
يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا

(دواہ الترمذی)

ترجمہ

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ تمہارا رب شرم کرنے والا ہے کریم ہے جب اس کا بندہ دعا کرنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو ان کو خالی واپس کرتے ہوئے شرماتا ہے (مشکوۃ المصابیح ص ۱۹۵ از ترمذی)

حدیث ۲۵

وَعَنْ عُبَيْرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطُمْهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ -
(رواه الترمذی)

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعائیں پڑھتے تھے تو جب تک (ختم دعا کے بعد) چہرہ پر نہ پھیر لیتے تھے (بچے) نہیں گراتے تھے۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۵ از ترمذی)

تشریح

ان دونوں حدیثوں میں دعا کا ایک اہم ادب بتایا ہے وہ یہ کہ دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں اور ختم دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لئے جائیں دونوں ہاتھوں کا اٹھانا سوال کرنے والے کی صورت بنانے کے لئے ہے تاکہ باطنی طور پر دل سے جو دعا ہو رہی ہے اس کے ساتھ ظاہری اعضا بھی سوال میں شریک ہو جائیں، دونوں ہاتھ پھیلانا فقیر کی بھول کی طرح ہے جس میں حاجت مندی کا پورا اظہار ہے، نماز کا قبضہ مکرر ہے اور دعا کا قبضہ آسان ہے دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کی تعلیم دی گئی ہے تاکہ ان کا رخ آسمان کی طرف ہو جائے، دعائیں آسمان کی طرف نظر اٹھانا ممنوع ہے کماورد فی الحدیث دعا سے فارغ ہو کر منہ پر

لَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَادِ (بَابُ الْمَنْهَى عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ عَنِ الدُّعَاءِ) ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا لِيَنْهَى نَاسًا عَنْ رَفْعِ ابْصَارِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ حَتَّى تَنْخَطِفَ ابْصَارُهُمْ ثُمَّ قَالَ رَوَاهُ الْبُزَارُ

باتحہ پھیر لینا بھی مسنون ہے جس میں دُعا کی قبولیت اور رحمت خداوندی نازل ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ رحمت حق سبحانہ و تعالیٰ میرے چہرہ سے شروع مکمل طریقہ پر مجھے گھیر رہی ہے۔

دعا کے اول و آخر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اور اس کے

رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

حدیث ۲۶

وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا إِذْ
دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمَصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَأَخْبَدَ
اللَّهُ بِسَاحُو أَهْلِهِ وَصَلَّ عَلَيَّ ثُمَّ أَدْعَاكَ قَالَ ثُمَّ
صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَخَبَدَ اللَّهُ وَصَلَّى عَلَيَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمَصَلِّي أَدْعُ تَجِبُ -

رواہ المترمذی وقال حدیث حسن واخرج نحوه

عنه المحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط

مسلم ولم یخرجاه واقره الذہبی -

ترجمہ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک روز)
حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص آیا اور
اس نے نماز پڑھی، نماز پڑھ کر دعا کرنے لگا کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

وَاِنْ حَمِيْنِي (اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما) اس کی دعاء سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے غازی تو نے جلدی کی، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (اول، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر جس کے وہ لائق ہے، اور مجھ پر درود بھیج، پھر اللہ سے دعا مانگ، اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے غازی دعا مانگ تیری دعا قبول ہوگی۔

(سنن ترمذی ابواب الدعوات ص ۵۰، ج ۲)

تشریح

اس حدیث پاک میں دعا کرنے کا طریقہ بتایا ہے اور بہت ضروری بات پر تشبیہ فرمائی ہے، اور وہ یہ کہ جب دعا کرنے لگو تو اول اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرو پھر اس کے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجو، اس کے بعد دعا کرو، مطلب یہ ہے کہ اللہ کے دربارِ عالی میں درخواست پیش کرنے سے پہلے اس کی حمد بیان کرو، اس کے اہم احسنی کا ذکر کرو، ہر عیب اور نقصان سے اس کی پاکی بیان کرو، اس کے خالق و مالک اور مازق و قادر ہونے کا اقرار کرو پھر اس کی مخلوق میں جو اس کے سب سے زیادہ محبوب بندے ہیں یعنی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ سے دعا مانگو یعنی درود پڑھو، درود کیا ہے، اللہ تعالیٰ سے اس بات کی درخواست ہے کہ اے اللہ اپنے پیارے بندے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت بھیج ان کو اور زیادہ سے زیادہ عزت و عظمت عطا فرما، جیسے جیسے اللہ تعالیٰ شانہ کی حمد و ثنا بیان کر دو گے بارگاہِ خداوندی میں قرب بڑھے گا اور درخواست پیش کر سکنے کے اہل ہو گے اگر سارا وقت اللہ کی حمد و ثنا ہی میں گزر جائے تو خود یہ بہت بڑی دعا ہے کیونکہ کریم سے یہ کہنا کہ آپ کریم ہیں بخ ہی داتا ہیں قادر ہیں یہ مانگنا ہی ہے اسی لئے حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ (سب ذکروں سے افضل لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے اور سب دعاؤں سے افضل الحمد للہ ہے) پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا

کے بعد جب اس کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنی حاجت کے سوال کو پیچھے ڈال کر اللہ کے رسول کے لئے اللہ سے سوال کیا جس کا خود اللہ جل شانہ نے حکم دیا ہے تو مزید قرب حاصل ہو گیا اب اپنی حاجتوں کے لئے دعا کرو گے تو ضرور قابل قبول ہوگی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ بلاشبہ دعا آسمان وزمین کے درمیان ٹکی رہتی ہے اس میں سے فراموشی بھی (اوپر کو) نہیں چڑھتی جب تک کہ تو اپنے نبی پر درود نہ بھیجے (کنذا فی الشکوة عن المستمندی) اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر دعا ٹکی ہوئی ہے جب تک تو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود نہ بھیجے کنذا فی مجمع الزوائد ص ۱۶، ج ۱۰، قال السہیتی رواہ الطبرانی فی الأوسط ورجالہ ثقات اھ قال الشوکانی فی تحفۃ الذاکرین وبلوقف فی مثل هذا حکم الرفع لان ذلك مما لا مجال للاحتجاج فيه اھ حضرت اکابر علماء نے فرمایا ہے کہ دعا کے درمیان بھی درود پڑھے۔ مجمع الزوائد میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دعا کے اول میں اور درمیان میں اور آخر میں یاد کرو یعنی تینوں جگہ مجھ پر درود بھیجو۔

حضرت ابوسیمان دارانی نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کا سوال کرنا ہو تو شروع میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیج، پھر ختم پر بھی درود پڑھ، اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے جب اول و آخر دونوں درودوں کو قبول فرمائیں گے جو ان کے حکم سے ان کے پیارے نبی کے لئے دعا ہے تو ان دونوں کے درمیان جو دعا ہے اس کو بھی قبول فرمائیں گے کیونکہ یہ ان کی شانِ کریمی سے بعید ہے کہ اول و آخر کی دعا (یعنی درود کو) قبول فرمائیں اور درمیان کی دعا کو قبول نہ فرمائیں۔

لہ اجمع العلماء علی استحباب ابتداء الدعاء بالحمد لله والثناء علیہ ثم الصلوة علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکنذا اللہ ینختم السماء بہما والا شار فی هذا الباب کثیرة معروفة ۱۲ کتاب الاذکار للنوی۔

لہ قال السہیتی رواہ البزار و فیہ موسیٰ بن عبیدہ وھو ضعیف عن حصین

دعا کو آمین پر ختم کرنے کی اہمیت

حدیث ۲۷

وَعَنْ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلَى
رَجُلٍ قَدْ آلَمَ بِي السُّؤْلَةُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِمْ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ
يَا نَبِيَّ شَيْئٌ بَخِيمٌ فَقَالَ يَا مَبِينُ فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ بِآمِينَ
فَقَدْ أَوْجَبَ فَأَنْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الرَّجُلُ فَقَالَ اخْتِمْ يَا فُلَانُ
بِآمِينَ وَالْبَشِيرُ

(رواه ابوداؤد)

ترجمہ

حضرت ابو زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک رات کو ہم
حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے دھلتے تھے، ایک شخص
کے قریب پہنچ گئے جو خوب رنک کر اچھی طرت دعا کر رہا تھا، حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر، کھڑے ہو گئے اور اس
کی دعا سنتے رہے، فرمایا کہ اس نے قبولیت کو واجب کر دیا اگر ختم کیا
حاضرین میں سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کس چیز کے ساتھ ختم کرے؟
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آمین کے ساتھ (دعا) ختم کرے
کیونکہ اس نے اگر آمین کے ساتھ (دعا) ختم کی تو اس نے (قبولیت) واجب
کر دی، جن صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال
کیا تھا وہ اس دعا کرنے والے شخص کے پاس گئے اور ان کو بتایا کہ

اس نے ان کی خیانت کی جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے ، دعا میں جمع تشکم کی ضمیر میں لائے مثلاً تَبَيَّنَا اِيْتَانَا اور دَبَيَّنَا اَغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا واحد تشکم کی ضمیر نہ لائے جیسے دَبَيَّتْ اَجْعَلْنِي كَذَا اس کو کسی عالم سے اچھی طرح سمجھ لو۔

الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی

قرآن مجید میں ارشاد ہے

وَاللّٰهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی
فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوْا الَّذِیْنَ
یَلْحِذُوْنَ فِیْ اَسْمَائِهِ
سَیَجْزِیْوْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ
(سورة الاعراف)

اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے
میں سو ان ناموں سے اللہ کو موم
کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی
نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی
کرتے ہیں ان لوگوں کو ان کے کئے
کی ضرور سزا ملے گی۔

اور سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے۔

قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا
الرَّحْمٰنَ اَیَّامًا تَدْعُوْا
فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی
اچھے نام ہیں۔

سورت حشر کے آخر میں اللہ جل شانہ نے اپنے چند اسماء ذکر فرما کر ارشاد فرمایا ہے۔

هَؤُلَاءِ اللّٰهُ الْغَافِقُ الْبَارِئُ
الْمُتَّصِرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ
وہ معبود ہے پیدا کرنے والا ہے
ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے

لَهُ فِی الْمَشْكُوَّةِ صِیۡۡ۹۶ لَا یُؤْمِنُ رَجُلٌ قَوْمًا فِیْ نَحْصِ نَفْسٍ بِالْاَدْعَاءِ
دُونَهُمْ فَاَنْ فَعَلَ فَمَقْنَحًا نَّهُمْ اِلْحَدِیْثُ عَزَاهُ اِلٰی ابْنِ دَاوُدَ

الْحُسْنَى طَيِّبَةً كَمَا فِي
السَّلَوتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ
الْمَغْنَمُ الْحَكِيمُ
صورت بنانے والا ہے اس کے
اچھے اچھے نام ہیں وہ سب چیزیں
اس کی تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں

اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

اور احادیث شریفہ میں اللہ تعالیٰ کے اَلَا سَمَاءُ الْحُسْنَى یاد کرنے کی اور اُن
کے واسطے سے دعا مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

حدیث ۲۸

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَايَةً يَعْنِي
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَ
تَسْعُونَ أَسْمَاءً إِلَّا وَاحِدَةً لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَهُوَ وَثَرٌ يُحِبُّ الْوَثَرَ - (رواہ البخاری)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نانویں یعنی ایک کم ہو
نام ہیں۔ جو بھی کوئی شخص ان کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور اللہ
تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے (صحیح بخاری ص ۹۴۹، ج ۲)

تشریح

یہ حدیث صحیح بخاری میں کتاب الدعوات کے ختم پر ہے اس میں اللہ جل شانہ کے نانویں
نام ہونا بیان فرمایا ہے صحیح مسلم میں بھی یہ روایت ہے اُس میں مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ
الْجَنَّةَ فرمایا ہے، حضرت امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ أَحْصَاهَا اور حَفِظَهَا
کا ایک ہی معنی ہے مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے نانوں کو ایک ایک کر کے خوب
اچھی طرح یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا، حدیث کی شرح لکھنے والوں نے اس کے علاوہ بھی مطلب
بتایا ہے سنن ترمذی میں بھی ابواب الدعوات میں یہ حدیث مروی ہے اُس میں مذکورہ بالا مضمون

ختم کرنے کے بعد نوافل ناموں کا بھی ذکر ہے۔ اور وہ نام یہ ہیں :-

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

الْحَنَّ	الْحَيُّ	الْمَلِكُ	الْقُدُّوسُ	السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ
نہایت مہربان	بہت رحم والا	بادشاہ	ہر عیب پاک	بر آفت سے	امان دینے والا
الْمُهَيِّمُ	الْحَزِيزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ
جگہباز کرنے والا	زبردست	غریب کا درست کرنے والا	بہت بڑا والا	پیدا کرنے والا	ٹھیک ٹھیک بنانے والا
الْبَصِيرُ	الْفَخَّارُ	الْقَهَّارُ	الْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ	الْفَتَّاحُ
صور بنانے والا	بہت بخشنے والا	بہت غلبہ والا	بہت دینے والا	بہت روزی دینے والا	بڑا فیصلہ کرنے والا
الْعَلِيمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ	الْفَاضِلُ	الرَّافِعُ	الْمُخِزُّ
بہت جاننے والا	روزی وغیرہ تنگ کرنے والا	فراخ کرنے والا	پست کرنے والا	بلند کرنے والا	عزت دینے والا
الْمُذِلُّ	الْسَّعِيعُ	الْبَصِيرُ	الْحَكَمُ	الْعَدْلُ	الْلَّطِيفُ
ذلت دینے والا	سننے والا	دیکھنے والا	اٹل فیصلہ والا	بالکل صحیح انصاف کرنے والا	بھیدوں کا جاننے والا
الْخَبِيرُ	الْحَلِيمُ	الْعَظِيمُ	الْغَفُورُ	الْشَّكُورُ	الْعَلِيُّ
پوری طرح خبر رکھنے والا	بروبار	عظمت والا	خوب گناہ بخشنے والا	قدردان و تھوڑے پر بہت دینے والا	بلند مرتبہ والا
الْكَبِيرُ	الْحَفِيفُ	الْمُبْقِيتُ	الْحَسِيبُ	الْجَلِيلُ	الْكَرِيمُ
بہت بڑا	حفاظت کرنے والا	خواب کی یہ آگہی والا اور بے گنہگار بنانے والا	حساب کرنے والا	بڑی بزرگی والا	بے مانگے عطا کرنے والا

الْزَّكِيَّةُ	الْمُجِيبُ	الْوَاسِعُ	الْحَكِيمُ	الْوَدُودُ	السَّحِيدُ
نکمران	دعاؤں کا قبول فرمانے والا	وسعت میں والا	بڑا حکمت والا	بڑی محبت والا	بڑی بزرگی والا
الْبَاقِيَةُ	الشَّهِيدُ	الْحَقُّ	الْوَكِيلُ	الْقَوِيُّ	الْمَتِينُ
زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا	حاضر و موجود	اپنی سب صفات کے ساتھ ثابت	کام بنانے والا	قوت والا	نہایت قوت والا
الْوَلِيُّ	الْخَصِيَّةُ	الْمُحْصِي	الْمُبْدِي	الْمُعِيدُ	الْمُحْيِي
کارساز	تعریف کا مستحق	برجیز کا صحیح شمار رکھنے والا	پہلی بار پیدا فرمانے والا	دوسری بار پیدا فرمانے والا	زندہ کرنے والا
الْمَمِيتُ	الْحَيُّ	الْقَيُّومُ	الْوَاحِدُ	الْمَلَّاحِدُ	الْوَاحِدُ
موت میں والا	ہمیشہ زندہ	سب کی ہستی قائم رکھنے والا	بافض ہر کال سے متصف	بزرگی والا	ایک
الضَّمَدُ	الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدِّمُ	الْمُؤَخِّرُ	الْأَوَّلُ
بے نیاز	قدرت والا	بہت زیادہ قدرت والا	اگے بڑھانے والا	پچھے پڑانے والا	سب سے اول
الْآخِرُ	الظَّاهِرُ	الْبَاطِنُ	الْوَالِي	الْمُتَعَالِي	الْمُبَرَّ
سب سے آخر	آشکارا	پہنہا لیکن پوشیدہ	پوری کائنات کا تئو	مخلوق کی صفات سے برتر	بہت بڑا محسن
الْتَّوَابُ	الْمُنْتَقِمُ	الْحَفُو	الرَّؤُفُ	مَالِكُ الْمُلْكُ	الْمُغْنِي
بہت توبہ قبول کرنے والا	انتقام لینے والا	معاف فرمانے والا	بہت شفقت کرنے والا	ہر جہاں کا مالک	دوسروں کو غنی بنانے والا
ذُو الْجَلَالِ الْاَكْرَامِ	الْمُقْسِطُ	الْجَامِعُ	الْغَنِيُّ	الْمُغْنِي	الْمُغْنِي
بزرگی اور بخشش والا	بڑا انصاف والا	سب کو جمع کرنے والا	سب سے نیاز	دوسروں کو غنی بنانے والا	دوسروں کو غنی بنانے والا

اَلْمَنَاحُ روکنے والا	اَلصَّارُ نقصان پہنچانے والا	اَلنَّافِعُ نفع پہنچانے والا	اَلنُّورُ سب کو روشن کرنے والا	اَلْهَادِي ہدایت دینے والا	اَلْبَيْعُ بلا مثال بیازمانے والا
اَلْبَاقِي ہمیشہ رہنے والا	اَلْوَارِثُ سب کو فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا	اَلرَّشِيْدُ نیک راہ بنانے والا	اَلصَّبُوْرُ تحمل اور ضبط کرنے والا		

حضرات محدثین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ ننانوے اسمائے حسنیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے ارشاد فرمائے یا بعض روایت حدیث نے قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ کا تتبع کر کے ایک جگہ جمع کر دیا ہے اور پھر حدیث کے ساتھ ملا کر روایت کر دی اور اس طرح سے حدیث میں ان اسماء کا ذکر مדרج ہو گیا لیکن چونکہ ان اسماء میں سے اکثر تو ایسے ہیں جو قرآن مجید و حدیث میں باتصریح مذکور ہیں اور بعض ایسے ہیں جو آیات و احادیث کے مضامین سے مستفاد ہوتے ہیں اس لئے ان کو یاد کر لینا اور دعا سے پہلے اللہ کی حمد و ثناء کے طور پر پڑھ لینا انشاء اللہ قبولیت دعا کا ایک سبب اور وسیلہ ضرور ہے۔ علامہ سیوطی نے جامع صغیر میں بحوالہ حلیۃ الاولیاء حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث نقل کی ہے۔

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَّا غَيْرَ وَاحِدَةٍ اِنَّهُ وَاَوْثَرُ
يُحِبُّ اُوْتَرًا مِّنْ عَبْدٍ يَدْعُوْ بِهَا اِلَّا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

اس حدیث کا مضمون وہی ہے جو صحیح بخاری کی روایت میں گزر چکا ہے البتہ اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ جو شخص ان اسماء کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اُس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ علامہ حنفی کا حاشیہ جو جامع صغیر پر ہے اُس میں یہ دعویٰ بھی پر لکھا ہے اے بعد تلاوتہا و قبل ذلک بان یقول اللہم انی اسئلتک و اوتوسل الیک باسمائک الحسنی کذا و کذا یعنی ان اسماء کو پڑھنے کے بعد دعا کرے یا پہلے یوں عرض کرے کہ اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کے اسماء حسنی کے ذریعے آپ کی جناب میں وسیلہ پکڑتا ہوں۔ اس کے بعد ھو اللہ الذی سے

آخر تک نانوں سے اسماء حسنیٰ پڑھ دے جو مع ترجمہ اوپر ہم نے لکھ دیئے ہیں۔
فائدہ

جو اسماء حسنیٰ ایجا ترمذی کی روایت میں ہیں دوسری روایت میں کچھ اسماء ان کے علاوہ بھی مروی ہیں۔ اس لئے محدثین کرام نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا مقصود یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ صرف نانوں میں منحصر ہیں بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ اسماء وہ ہیں جن کا یاد کرنا جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری فالمراد بالاجابة ان دخول الجنة بام حصا تنها الاخبار بحصر الاسماء لهذا ذكره اسماء حسنی کے علاوہ اور بھی اسماء حسنیٰ کسی حدیث کی کتاب سے منقول شدہ کسی جگہ ملیں تو اس کو حدیث بالا کی مخالفت نہ سمجھا جائے۔

حدیث ۲۸ کے آخر میں یہ جو فرمایا کہ اللہ وتر ہے، وتر کو پسند فرماتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تنہا ہے اس کا کوئی جوڑا نہیں ہے وہ اپنی ذات اور صفات میں اور افعال و کمالات میں بالکل یگانہ اور یکتا ہے اس جیسا کوئی نہیں ہے، اس کے یکتا اور یگانہ ہونے کا انتقاد رکھنا لازم ہے۔ بعض حضرات نے یحییٰ بن اوس کا یہ معنی بتایا ہے کہ اسے بہت سے اعمال میں، طاق عدد پسند ہے، چنانچہ طواف میں سات چکر اور وضو، غسل میں تین تین بار دھونا اور میت کو تین یا پانچ کپڑوں کا کفن دینا شروع فرمایا ہے۔ نمازیں پانچ فرض فرمائی ہیں، بعض نمازوں کی تین رکعات ہیں، آسمان و زمین سات سات پیدا فرمائے ہیں (از فتح الباری)

الاسم الاعظم

حدیث ۲۹

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ

الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ -

رواہ المترمذی وقال حدیث حسن غیب

ترجمہ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعائیں یہ کہتے ہوئے سنا۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
اس کا واسطہ دے کر کہ میں یہ گواہی
دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی
معبود نہیں ہے تو مکتا ہے بے نیاز
ہے جس نے کسی کو نہیں جنا اور جو کسی
سے نہیں جنا گیا اور جس کا ہمسرا (بار) کوئی بھی نہیں ہے۔

اس شخص کے یہ کلمات سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ کے اسم اعظم کے واسطہ سے دعا کی ہے جس کے واسطہ سے دعا کی جاتی ہے تودہ قبول فرماتا ہے اور اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عنایت فرمادیتا ہے (سنن ترمذی ص ۵۵ ابواب الدعوات)

تشریح

متعدد روایات میں اسم اعظم کا ذکر ہے "اسم" نام اور "اعظم" سب سے بڑا یہ لفظی ترجمہ ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری میں اسم اعظم کے متعلق لمبی بحث کی ہے اور اس کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال نقل کئے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ جن روایات میں اسم اعظم کا ذکر ہے اس میں سند کے اعتبار سے سب سے زیادہ راجح وہ روایت ہے جو حضرت بریدہ سے مروی ہے اور ابو داؤد ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے اس کی تخریج کی ہے (یہ روایت وہی ہے جو اوپر ہم نے لکھی ہے) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابو جعفر طبری اور ابو الحسن اشعری اور ابو حاتم ابن حبان اور قاضی ابوبکر باقلانی وغیرہم نے فرمایا ہے کہ

جن روایات میں لفظ اسم اعظم وارد ہوا ہے۔ ان میں "اعظم" اپنے اسم تفصیل کے معنی میں نہیں ہے بلکہ اعظم بمعنی عظیم ہے کیونکہ کسی نام کو اسم اعظم کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی دوسرا نام اس سے اعظم نہیں ہے بلکہ اللہ کے سب نام اعظم میں اور یہ معنی لینے سے اعظم بمعنی عظیم ہو جاتا ہے ان حضرات کا یہ بھی فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء کی تفصیل بعض اسماء پر درست نہیں ہے اور جن روایات میں لفظ "اعظم" وارد ہوا ہے وہ اس اعتبار سے ہے کہ اُس اسم کے ذریعہ دعا کرنے والے کو ثواب بہت زیادہ ملے گا۔ اس کے بعد حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسم اعظم کے بارے میں چودہ اقوال نقل کئے ہیں ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ اُن کو اسم اعظم کہنے کے بارے میں کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔ کشف یا خواب یا ذاتی راستے سے ان کو اسم اعظم کہہ دیا گیا ہے اور بعض کے بارے میں روایات موجود ہیں جن میں سے بعض سند کے اعتبار سے صحیح اور بعض ضعیف ہیں اور بعض حسن ہیں اور بعض کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان سے اسم اعظم کی تعیین پر استدلال کرنے میں نظر ہے۔

اسم اعظم کے سلسلے میں علامہ سیوطیؒ کا مستقل رسالہ ہے جس میں انہوں نے "اسم اعظم" کے بارے میں چالیس اقوال جمع کئے ہیں۔ حضرت بریدہؓ کی مذکورہ روایت کے علاوہ دیگر روایات میں جن اسماء کو اسم اعظم فرمایا گیا ہے ہم ان کو بھی لکھ دیتے ہیں ان کے ذریعہ دعا کرنے کو بھی قبولیت کا ذریعہ بتایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس شخص نے بعد نماز یہ الفاظ ادا کئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ
کَلَّمَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَمْسَانُ بَدِیْعُ السَّمَوٰتِ
وَالْاَرْضِ یَا ذُو الْجَلَالِ وَ
اَلْکِبَرِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔

اے اللہ بے شک میں آپ سے اس بات
کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ بلاشبہ
آپ کے لئے سب تعریف ہے کوئی معبود
آپ کے سوا نہیں ہے۔ آپ بہت زیادہ
دینے والے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کو
بلا مثال پیدا فرمانے والے ہیں اے
بزرگی اور بخشش والے۔ اے زندہ

اور اسے قائم رکھنے والے۔

یہ سن کر آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُس نے اللہ سے اُس کے اُس بڑے نام کے ذریعہ دعا کی ہے کہ جب اُس کے ذریعہ اُس سے دعا کی جاتی ہے تو دعا قبول فرماتا ہے اور جب اُس کے ذریعہ اس سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا فرمادیتا ہے۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے۔

أَوَّلُ دَعَائِهِمْ اللَّهُ قَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
دوسری آل عمران کے بالکل شروع کی آیت یعنی اَللّٰهُمَّ اِنَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

۱۲ مفعول ابی داود باسمه العظیم ولفظ الترمذی وابن ماجه باسمه
الاعظم ۱۲

کہ اخرجہ ابوداود واللفظ له (کتاب الصلوٰۃ ص ۲۱) والترمذی فی الدعوات والنسائی باب الدعاء بعد الذکر وابن ماجه فی ابواب الدعاء و لیس عندهم بلفظة الحنان وزاده فی الحصن وعزاه الی اصحاب السنن الاربع وابن حبان ومستدرک الحاکم وغيرهما وکذا زاده صاحب مشکوٰۃ وعزاه الی اصحاب السنن الاربع وراجعتم المستدرک فاذا هو اخرجہ او لا عن حفص بن اخی انس عن انس بن مالک و قال صحیح علی شرط مسلم واقره الذہبی و لیس فیہ کلمۃ الحنان ولا لفظۃ الحنان ثم اخرجہ عن ابراهیم بن عبید عن انس ولم یسکم علیہ بشیء وزاد کلمۃ الحنان دون لفظۃ الحنان فاحفظ ۱۲

کہ رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح قال الحافظ فی الفتح اخرجہ اصحاب السنن الا النسائی وحسنہ الترمذی و فی نسخه صحیح و فیہ نظر لانه من روایۃ شهر بن حوشب ۵۱ والرازی عن شهر ایضا ^{ضعیف} وهو عبید اللہ بن ابی زیاد القحاح ضعیفہ ابن معین وغیرہ ۱۲

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ کا اسم اعظم ضرورت میں ہے اور سورۃ بقرہ دوم سورۃ آل عمران سوم سورۃ طہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد قاسم بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے تلاش کیا تو معلوم ہوا کہ (تینوں سورتوں میں جو مشترک چیز ہے) وہ اَنْحَى اَنْقِيَوْمٌ ہے اس سے میں سمجھ گیا کہ اسی کو اسم اعظم بتایا ہے (سورۃ بقرہ کے اندر آیۃ الکرسی میں اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَنْحَى اَنْقِيَوْمٌ ہے اور سورۃ آل عمران کے شروع میں اَنَّمِ اللّٰهُ ذَا اِلٰهٍ اَلَا هُوَ اَنْحَى اَنْقِيَوْمٌ ہے اور سورۃ طہ میں وَعَنْتِ اَنْجُوْدًا لِّاَنْحَى اَنْقِيَوْمٌ ہے ان میں اَنْحَى اَنْقِيَوْمٌ مشترک ہے، لیکن دعا کرنے والے کو پورے جملے پڑھنے چاہئیں۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو اللہ کا وہ اسم اعظم نہ بتا دوں کہ جس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے اور سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا فرما دیتا ہے (پھر خود ہی فرمایا کہ وہ) یونس (علیہ السلام) کی دعا ہے جبکہ انہوں نے تین اندھیر یوں میں اللہ کو پکارا (اور یہ پڑھا) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

دیگر اذکار

جن کلمات کے بارے میں اسم اعظم فرمایا ہے ان کے علاوہ بھی بعض کلمات ایسے وارد ہوئے ہیں جن کو پڑھ کر دعا کرنا باعث قبولیت ہے۔

۱، حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے جب کبھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعا کرتے سنا آپ نے دعا کو ان کلمات سے ضرور شروع

لَا اُخْرِجُهُ اِلَّا بِهٖ اَلْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرِكِ وَلَمْ يَحْكَمْ حَقُّوْ عَلَيْهِ بِالْحَصِيَّةِ
وَطَوَاهُ اَلْزُهَبِيُّ عَلٰی غَرِّ ۱۲

لَا اُخْرِجُهُ اِلَّا بِهٖ اَلْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرِكِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ بَكْرٍ اَلْمَسْكُو
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ ۱۳

فرمایا۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ أَعْلَىٰ انْوَهَابِ ط (میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بلند ہے اور) بلند تر ہے (اور) خوب زیادہ دینے والا ہے)

(۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ فرماتے ہوئے سنا يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط اے بزرگ والے اور بخشش کرنے والے، آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ تیری دعا قبول کر لی گئی لہذا سوال کر لے۔

(۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ کہتا ہے اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے جب کوئی شخص تین بار يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ ط اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والے، کہتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ بلاشبہ ارحم الراحمین نے تیری طرف توجہ فرمائی لہذا تو سوال کر لے۔

(۴) حضرت معاذ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ان پانچ کلمات کے ذریعہ دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام چند دعائیں لے کر آئے اور کہا کہ جب دنیاوی امور میں کوئی مشکل پڑ جائے تو ان کلمات کو پہلے اپنی زبان مبارک سے ادا کیجئے پھر اپنی

طہ اخرجہ الحاکم فی المستدرک ص ۴۹، ج ۱ وقال صحیح الإسناد واقرہ الذہبی ۱۲

طہ اخرجہ الترمذی (فی الدعوات) وقال حدیث حسن ۱۲

طہ رواہ الحاکم کما فی الترغیب ۱۳

طہ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط - سناد حسن کما فی الترغیب ۱۳

حاجت کا سوال کیجئے (وہ کلمات یہ ہیں) يَا بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ يَا صَرِيحَ الْمُسْتَضْرِحِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا كَاشِفَ السُّوْءِ
يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُسْتَظَرِّينَ يَا اٰلَهَ الْعَالَمِيْنَ يٰلَا
اَنْزِلْ حَاجَتِيْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا قَضِمْهَا

آدابِ دعا ایک نظر میں

مذکورہ احادیث شریفہ سے دعا کے بعض آداب معلوم ہوئے، علامہ جزی رحمہ اللہ
تعالیٰ نے اپنی کتاب المحسن المحسن میں تفصیل کے ساتھ دعا کے آداب جمع کئے ہیں جو مختلف
احادیث میں وارد ہوئے ہیں، ہم ایک نظر میں آدابِ دعا نیچے لکھ رہے ہیں تاکہ بالا جمال
ایک جگہ جمع شدہ ناظرین کے سامنے آجائیں۔

(۱) پاک و صاف ہونا (۲) با وضو ہونا (۳) پہلے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنا اور
اللہ کے اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کا واسطہ دینا (۴) پھر درود شریف پڑھنا (۵) قبلہ
مُرخ ہونا (۶) خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور یہ یقین رکھنا کہ صرف اللہ جل
شانہ ہی دعا قبول کر سکتا ہے (۷) کوئی نیک عمل دعا سے پہلے کرنا یا دو چار رکعت نماز پڑھ
کر دعا کرنا (۸) دعا کئے لئے دو زانو ہو کر بیٹھنا (۹) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا (دونوں ہاتھ
کھلے ہوئے ہوں (۱۰) خشوع و خضوع کے ساتھ با ادب ہو کر دعا کرنا (پورے جسم سے ادب
ظاہر ہو اور سارا جسم سراپا دعا اور طلب بن جائے (۱۱) دعا کرتے وقت عاجزی اور تذلل
ظاہر کرنا (۱۲) دعا کرتے وقت حال اور حال سے (یعنی جسم اور جان سے اور زبان سے)
مسکینی ظاہر کرنا اور آواز میں پستی ہونا (۱۳) آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا (۱۴) شاعرانہ
نیک بندی سے اور لگنے کے طرز سے بچنا (۱۵) حضراتِ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء
عظام و صالحین کرام اور اپنے نیک عمل کے وسیع سے دعا کرنا (۱۶) گناہوں کا اقرار کرنا۔

(۱۷) خوب رغبت اور امید اور مضبوطی کے ساتھ جم کر اس یقین کے ساتھ دعا کرنا کہ ضرور قبول ہوگی (۱۸) دل حاضر کر کے دل کی گہرائی سے دعا کرنا (۱۹) بار بار سوال کرنا جو کم از کم تین بار ہو (۲۰) الحاج کے ساتھ یعنی خوب گڑگڑا کر لپکا کر اصرار کے ساتھ اللہ سے مانگنا (۲۱) کسی امر محال کی دعا نہ کرنا (۲۲) جب کسی کے لئے دعا کرے تو پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر دوسرے کے لئے (۲۳) جامع دعا ہونا یعنی ایسی دعا کو اختیار کرے جس کے الفاظ کم ہوں لیکن الفاظ کا معنوی عموم زیادہ ہو یعنی ایک دو لفظ میں چند الفاظ میں دنیا و آخرت کی بہت سی حاجتوں کا سوال ہو جائے (۲۴) قرآن و حدیث میں جو دعائیں آئی ہیں ان کے ذریعہ دعائیں کرے ان کے الفاظ جامع بھی ہیں اور مبارک بھی (۲۵) اپنی ہر حاجت کا اللہ سے سوال کرے اگر تک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اللہ سے مانگے اور جوتے کا تسمہ ٹوٹے جائے تو اس کا بھی اللہ سے سوال کرے (۲۶) امام ہو تو صرف اپنے ہی لئے دعا نہ کرے بلکہ مقتدیوں کو بھی دعائیں شریک کرے (۲۷) دعا کے لفظ کے بجائے جمع کے الفاظ سے دعا کرے (۲۸) دعا کے ختم سے پہلے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے (۲۹) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے (۳۰) اور ختم پر آمین کہے (۳۱) اور بالکل آخر میں منہ پر ہاتھ پھیرے۔

یہ وہ آداب ہیں جن کا عین دعا کرتے وقت لحاظ رکھنا چاہیے یوں اللہ کی بڑی شان ہے وہ بغیر رعایت آداب کے بھی دعا قبول فرما سکتا ہے اور ایک بہت بڑا ادب بلکہ قبولیت کی شرط یہ ہے کہ خوراک اور پوشاک میں حلال مال استعمال کرتا ہو، جو حرام مال استعمال کرتا ہو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی، اسی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تارک کی دعا قبول نہیں ہوتی، نیز قبولیت کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ ناامید ہو کر دعا کو چھوڑ نہ بیٹھے بہر حال دعا کرتا رہے اور بنگلہ ترشی اور سختی میں دعا قبول کرنا نہ ہو تو آرام و راحت اور خوشی کے زمانہ میں کثرت سے دعا کیا کرے۔

۱۔ علامہ جزیریؒ نے الحصن الحصین اور عدة الحصین میں دعا کے آداب جمع کر دیئے ہیں اور اجمالی طور پر کتب حدیث کے حوالے بھی دیئے ہیں پھر علامہ شوکانیؒ نے تحفۃ الذاکرین میں ان حوالوں کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور وہ احادیث ذکر کی ہیں جن سے یہ آداب ثابت ہوتے ہیں

من شاء فليراجع ۱۲ منہ

فائدہ

جب دعا کی قبولیت ظاہر ہو جائے تو ان الفاظ میں اللہ جل شانہ کا شکر ادا کرے۔
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَہٖ وَجَدَہٗ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ
 (ترجمہ) سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس کے عزت و جلال کے سبب اچھے
 کام پورے ہوتے ہیں۔

(حصن حصین عن المستدرک وابن السنی)

جو شخص ہر وقت تلاوت کلام اللہ میں لگا رہے اس کے لئے
 عنایاتِ رحمانی

حدیث ۳۰

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِى
 وَمَسْئَلَتِىْ أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِى ابْنَايِلَيْنِ وَقُضِلَ
 كَلَامُ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ كَلَامٍ كَفَضِّلِ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ -

دواہ الترمذی وقال حسن غریب

ترجمہ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو قرآن میرے ذکر سے اور مجھ سے
 سوال کرنے میں مشغول کر دے (یعنی قرآن مجید میں لگے رہنے کی وجہ سے اسے
 دوسرے اذکار کی اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہ ہو) میں اس کو سوال کرنے
 والوں سے بڑھ کر دوں گا اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت دوسرے کاموں پر
 ایسی ہی ہے جیسی اللہ جل شانہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔

(سنن ترمذی ص ۲۱۵، ج ۲ قبیل ابواب القراءات)

تشریح

اس حدیث پاک میں تلاوت کلام اللہ کی عظمت اہمیت اور فضیلت بتائی گئی ہے۔ اللہ جل شانہ سے سوال کرنا اور مانگنا اور ضرورت کی چیزیں طلب کرنا بہت بڑی سعادت ہے اور دعا نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وعید بھی وارد ہوئی ہے لیکن ایک چیز ایسی ہے جس کی مشغولیت دعا کی مشغولیت سے افضل اور اعلیٰ ہے اور وہ ہے تلاوت کلام اللہ میں لگنا، ایسے لوگ تو خالص اہل ہی ہیں جو اس قدر تلاوت کرتے ہوں کہ دعا مانگنے کی فرصت ہی نہ ملتی ہو، آج کل تلاوت کا ذوق ہی کہاں ہے جو کوئی اس قدر قرآن مجید پڑھے کہ رات دن میں کسی وقت بھی دعا کی فرصت نہ ملے، لیکن اگر کوئی سعادت مند بندہ ایسا ہو کہ نمازوں کو اہتمام کے ساتھ ادا کرتے ہوئے باقی وقت کو تلاوت ہی میں لگاتے رکھے اور اسی کو زندگی کا مشغلہ بنائے رہے تو اس کے لئے یہ عظیم خوشخبری ہے کہ اللہ جل شانہ اس کو مانگنے والوں سے بڑھ کر عطا فرمائیں گے اور اس کو ایسے انعام و اکرام سے نوازیں گے جو مانگنے والوں کو بھی میسر نہ ہوگا۔ تلاوت کلام اللہ کیا چیز ہے؟ درحقیقت یہ شہنشاہ حقیقی کی ہیکلی ہے، جو شخص ہر وقت شاہی دربار میں حاضر رہے اور بادشاہ سے گفتگو کرنے میں ایسا انتہاک ہو کہ اس کو اپنی ضرورت پیش کرنے کی فرصت ہی نہ ملے تو اس کو سوال کرنے کی اور بادشاہ سے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اس کی حاجتوں کا بادشاہ کا خود خیال رہتا ہے، جب انعامات تقسیم ہوتے ہیں تو اپنے خصوصی درباریوں کا حصہ پہلے ہی محفوظ رکھ لیا جاتا ہے مانگنے والوں کو بہت کم اور درباریوں کو بہت زیادہ ملتا ہے، ہر وقت تلاوت کرنے والا چونکہ ہر وقت شہنشاہ حقیقی کی ہیکلامی میں لگا ہوا ہے اس لئے اس پر انعامات کی بے انتہا بارش ہوتی ہے، جو کچھ مانگنے والوں کو ملے گا اس سے کہیں زیادہ اس خصوصی تعلق والے کو ملے گا جو تلاوت کلام پاک میں ایسا منہمک ہے کہ اپنی حاجت پیش کرنے کی فرصت بھی نہیں پاتا، یہ حدیث ہم نے یہاں یہ بتانے کے لئے نقل کی ہے کہ تلاوت کی وجہ سے دعا مانگنے کی فرصت نہ ہونا بھی ایک قسم کی دعا ہی ہے اور سب سے بڑی دعا ہے مگر کوئی ایسا کرنے والا تو ہو، کوئی نا سمجھ اس کا یہ مطلب نہ لے لے کہ دعا بھی نہ کرے اور تلاوت بھی نہ کرے یا معمول کی تلاوت کر کے ترک دعا کا طریقہ اختیار کرے۔

درد شریف کی برکات

حدیث ۲۱

وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَواتٍ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرَّبْعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ انْتَصِمْتُ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثَّلَاثِينَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ أَجْعَلْ لَكَ صَلَواتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا يَكْفِي هُمَّكَ وَيَكْفُرُ ذَنْبُكَ (رواه السنن مذی)

ترجمہ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ پر درود بھیجنے کی کثرت کرتا ہوں، آپ یہ ارشاد فرمائیے کہ (دوسرے اذکار کے مقابلہ میں) درود کی کتنی مقدار مقرر کروں، آپ نے فرمایا جتنی بھی چاہو مقرر کر لو میں نے عرض کیا اچھا تو چوتھائی (اوقات) درود کے لئے (اور باقی دوسرے اذکار کے لئے مقرر کر لیتا ہوں) آپ نے فرمایا جس قدر چاہو مقرر کر لو، پس اگر (چوتھائی سے زیادہ) کر لو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا آدھا وقت درود کے لئے اور باقی دوسرے اذکار کے لئے، مقرر کر لیتا ہوں، فرمایا جس قدر چاہو مقرر کر لو، پس اگر (آدھے سے زیادہ) کر لو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا دو تہائی (وقت درود کے لئے اور باقی دوسرے اذکار کے لئے) مقرر کر لیتا ہوں، آپ نے فرمایا جس قدر چاہو مقرر کر لو پس اگر دو تہائی سے زیادہ کر لو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا

(بس تو) سارے اوقات درود ہی کے لئے مقرر کر لیتا ہوں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسا کرو گے تو تمہارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تمہارے گناہوں کا کفارہ کر دیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۶ از ترمذی)

تشریح

اس حدیث مبارک میں درود شریف کی اہمیت اور فضیلت بیان فرمائی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ تفکرات کے دور کرنے اور گناہوں کے معاف کرانے میں درود شریف کو خاص دخل ہے جب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کثرت سے درود شریف پڑھنے کا ذکر کر کے سوال کیا کہ دیگر اذکار اور درود شریف میں کس نسبت سے کمی بیشی رہے اور اس بارے میں اولیٰ انہوں نے چوتھائی پھر تہائی پھر نصف پھر دو تہائی تجویز کرنے کے لئے عرض کیا تو ہر بار آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ تمہاری خوشی ہے جس قدر چاہو مقرر کرو لیکن درود کی مقدار جس قدر زیادہ کرو گے تمہارے لئے بہتر ہوگا، جب آخر میں انہوں نے کہا کہ میں بس دیگر اذکار کے لئے جو وقت دے رہا تھا وہ بھی سب درود شریف میں لگاؤں گا، تو آپ نے فرمایا، ایسا کرو گے تو تمہارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ بات یہ ہے کہ حضور اقدس نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا وہ عمل ہے جس کے بارے میں اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اس عمل کو کرتا ہوں تم بھی کرو۔ سورۃ اعراب میں ارشاد ہے کہ **إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ** (بیشک اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں نبی (علیہ السلام) پر پھر ارشاد ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا** (اے ایمان والو تم بھی اُن پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو) یہ اعزاز صرف سید الکوین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے کہ اللہ جل شانہ نے صلوٰۃ کی نسبت اولاً اپنی طرف اور ثانیاً اپنی فرشتوں کی طرف کی، پھر مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم بھی درود بھیجو، یہ کتنی بڑی فضیلت ہے کہ اسی عمل میں اللہ جل شانہ اور اس کے فرشتے مومنین کے ساتھ شریک ہیں، علماء نے لکھا ہے کہ ”صلوٰۃ“ ایک مشترک لفظ ہے، اس کے جو معنی جس کے لائق ہوں گے وہی مراد ہوں گے۔ اللہ جل شانہ کے صلوٰۃ بھیجنے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی فرشتوں کے سامنے تعریف و توصیف فرماتے ہیں اور فرشتوں کو صلوٰۃ بھیجنا اس کا یہ مطلب ہے کہ فرشتے آپ کے لئے مزید اعزاز و اکرام کی اللہ جل شانہ سے دعا کرتے ہیں اور مومنین کا صلوٰۃ بھیجنا بھی آپ کے لئے دعا کرنا ہے کہ اے اللہ آپ کو اور زیادہ مراتب عالی عطا فرما، بیان القرآن میں لکھا ہے کہ آیت کریمہ میں صلوٰۃ سے رحمت خاصہ مراد ہے جو آپ کے شان عالی کے مناسب ہو اور فرشتوں کا رحمت بھیجنا اور اسی طرح جس رحمت کے بھیجنے کا حکم کو حکم ہے اس سے مراد اُس رحمت خاصہ کی دعا کرنا ہے اور اسی کو ہمارے محاورہ میں درود کہتے ہیں چونکہ صلوٰۃ علی النبی ایک بہت مبارک عمل ہے اس لئے اس میں مشغول ہونے والے کے لئے بہت بڑی بشارتیں ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کے دی گناہ معاف ہوں گے اور اس کے دس درجات بند ہوں گے

(حصن)

جب کوئی بندہ بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض کرتا ہے کہ ”اے اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج“ تو اس میں اول تو اس بات کا اقرار ہے کہ مجھ پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بڑے بڑے احسانات ہیں، اور میں آپ کے لئے کوئی تحفہ نہیں بھیج سکتا جو لائق کمال تشکر ہو پھر اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ اے اللہ تو ہی اُن پر اپنی رحمت کی بارشیں برسا اور اُن کو مزید اکرام و اعزاز اور توصیف و ثناء سے نواز دے اللہ جل شانہ تو خود ہی اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں پھر بندوں میں سے جو شخص اللہ پاک سے آپ کے لئے رحمت کی دعا کرتا ہے اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص کسی صاحبِ اولاد سے کہے کہ آپ اپنے بچوں کے لئے عید پر عمدہ کپڑے بنائے، بچوں والا تو خود ہی اپنے بچوں کے لئے لباس و پوشاک کا انتظام کرتا ہے اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتا ہے لیکن اس شخص کے کہنے سے اُس کے دل میں قدر ہوگی کہ دیکھو ہماری اولاد کے لئے فکر مند ہے، اسی طرح کچھ لو کہ جب کوئی شخص محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حمدائے پاک کی جناب عالی میں رحمت کی دعا پیش کرے گا تو اللہ کا مقبول اور محبوب بندہ بنے گا، اللہ جل شانہ خود اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اس کے باوجود بندہ کا یہ سوال کرنا کہ اے اللہ پاک آپ اپنے نبی پر رحمت بھیجتے ہی رہیں، بارگاہِ خداوندی

میں اس کی حیثیت بڑھنے کا سبب ہوگا اور مقبولین بارگاہ میں شمار ہوگا، پھر یہ دعائے غائب
 للغائب میں بھی آتا ہے اور حدیث میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا
 کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ تجھے بھی ایسا انعام ملے جیسا تو نے اپنے
 بھائی کے لئے طلب کیا ہے۔ پس درود شریف کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنے میں دعا مانگنے والے کے لئے بارگاہِ خداوندی کی
 مقبولیت اور محبوبیت بھی ہے اور فرشتہ کی دعا کا استحقاق بھی ہے جو باعثِ رحمت ہے،
 پس جو بندہ جس قدر درود شریف پڑھے گا محبوب بارگاہِ خداوندی ہوگا اور مستحقِ رحمت ہو
 گا، ساتھ ہی اس کے درجات بلند ہوں گے اور گناہ معاف ہوں گے، ایسی صورت میں یہ ارشاد
 بالکل سمجھ میں آجاتا ہے کہ تمام اوقات درود ہی میں خرچ کرو گے تو تمہارے فکروں کی کفایت
 کی جائے اور گناہوں کی بخشش ہو جائے گی، معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرانے
 کا ایک بہت بڑا ذریعہ یہ بھی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہت زیادہ درود
 پڑھے اور اس قدر پڑھے کہ دوسرے کسی وظیفہ کی فرصت ہی نہ ملے۔

یہاں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن مجید کی تلاوت میں تمام اوقات خرچ کرنے پر اللہ جل شانہ
 نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ایسے شخص کو وہ کچھ دیں گا جو سوال کرنے والوں کی عطایا سے بڑھ کر ہو
 گا اور درود شریف کے بارے میں یہ فرمایا کہ جو شخص تمام اوقات کا وظیفہ درود ہی کو بنائے اس
 کے انکار دور ہوں گے اور گناہ معاف ہوں گے اور استغفار کے بارے میں بھی فرمایا کہ جو شخص اس
 کو لازم پکڑے یعنی اس میں لگا رہے اللہ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیں گے اور ہر
 فکر سے چھٹکارہ نصیب فرمائیں گے اور اس کو دہاں سے رزق دیں گے جہاں سے ملنے کا اس کو
 خیال بھی نہ ہوگا اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ ننانویں
 مضمون کی دوا ہے جن میں سب سے پہل (یعنی کمتر) تفکرات ہیں کوئی ناگجھ آدمی شاید ان
 باتوں میں تعارض (یعنی ایک دوسرے کی مخالفت) سمجھ لے لیکن درحقیقت یہ کوئی تعارض نہیں
 کیونکہ ان چیزوں کے بلاشبہ وہ اثرات اور نتائج اور فوائد ضرور ہیں جن کا وعدہ فرمایا گیا ہے

عمل کرنے والا جس کو بھی اختیار کر لے گا مالا مال ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں کے فوائد بتا دیئے جو بالکل حق ہیں اور عمل آپ کا یہ تھا کہ آپ تلاوت بھی فرماتے تھے، استغفار بھی کرتے تھے دعا بھی کرتے تھے دیگر اذکار بھی پڑھتے تھے، اگر کوئی شخص اس پر عمل کرے کہ ان سب چیزوں میں لگے تو یہ بہت ہی مبارک ہے اور بندوں کے مختلف احوال کے اعتبار سے بھی اعمال کی کثرت و قلت میں فرق ہو سکتا ہے، مثلاً حافظ قرآن کو کثرت تلاوت کی توفیق زیادہ ہے چلتے پھرتے، آتے جاتے، سفر و حضر میں اس کے لئے تلاوت کا موقع بہت ہے اور جس نے زندگی میں گناہ بہت کئے ہوں اس کو استغفار کی کثرت کی ضرورت ہے اور جمعہ کے دن کثرت درود کی فضیلت اور ترغیب آئی ہے اس دن اس پر عمل کیا جائے، مشائخ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ مدینہ منورہ کے سفر اور قیام مدینہ منورہ میں درود شریف کی کثرت کے لئے تاکید فرماتے تھے، بات اصل یہ ہے کہ لگا رہے جو کچھ ملے گا کرنے سے ملے گا غفلت سے کچھ نہیں ملتا، خوب سمجھ لو تلاوت میں لگا رہے یا درود میں مشغول رہے یہ سب دعا ہی ہے۔

باب چہارم

کن لوگوں کی دُعا زیادہ
قابل قبول ہوتی ہے

چوتھا باب

اس باب میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کی دعا قبول ہونے کا خصوصی وعدہ فرمایا ہے

حدیث ۲۲

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَرُدُّ دَعْوَتُهُمْ
أَلَصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُونَ إِلَّا مِائِمٌ أَعَادِلٌ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ
يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ السَّمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ
وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزِّي لَا تَصْرَفُكَ وَتَوْبَعُ حِينٍ -

(دواہ السنن منذی)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن کی دعا رد
نہیں کی جاتی (یعنی ضرور قبول ہوتی ہے) (۱) روزہ دار کی دعا جس وقت وہ
افطار کرتا ہے (۲) امام عادل یعنی وہ مسلمان جس کو اقتدارِ اعلیٰ نصیب ہو اور
شریعت کے مطابق چلتا ہو اور سب کے ساتھ انصاف کرتا ہو (۳) اور مظلوم
کی دعا کو اللہ جل شانہ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان
کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پروردگارِ عالم جل مجدہ کا ارشاد ہوتا
ہے کہ میں ضرور ضرورتیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ وقت (گزرے) کے بعد ہو۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۵ از ترمذی)

حدیث ۲۱

وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا تَمُوتُ
فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَوْلِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ
(دواہ الترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین دعائیں مقبول ہیں۔ ان (کی قبولیت) میں
کوئی شک نہیں ہے (۱) والد کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) مظلوم کی دعا۔
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۵ از ترمذی و ابوداؤد)

حدیث ۲۲

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ
دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتَّى يَنْتَصِرَ
وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يَصُدَّ رَوَدُّ دَعْوَةِ الْمُجَاهِدِ حَتَّى
يَقْتُلَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتَّى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْآخِ لَا
خِيَمَةَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاسْرِعْ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ
إِجَابَةُ دَعْوَةِ الْآخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ۔

... (دواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر)

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ دعائیں (ضرور) قبول کی جاتی ہیں (۱) مظلوم کی دعا جب تک بدلہ نہ لے (۲) حج کے سفر پر جانے والے کی دعا جب تک گھر واپس نہ آجائے (۳) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی دعا جب تک ٹوٹ کر گھر نہ پہنچے (۴) مریض کی دعا جب تک اچھا نہ ہو جائے (۵) ایک مسلمان بھائی کی دعا دوسرے مسلمان بھائی کے لئے اس کے پیٹھ پیچھے، پھر فرمایا کہ ان دعاؤں میں سب سے زیادہ جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی کے لیے اس کے پیٹھ پیچھے کرے۔

مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۶ از بہیقی فی الدعوات الکبیر

مذکورہ بالاتینوں حدیثوں سے ایسے لوگوں کی فہرست معلوم ہوئی جن کی دعا قبول ہونے کا خاص وعدہ ہے، ہم ہر ایک کے متعلق علیحدہ علیحدہ تشریح کرتے ہیں۔

روزہ دار کی دعا

افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے یہ وقت اگرچہ لمبی بھوک و پیاس کے بعد کھانے پینے کے لئے نفس کے شدید تقاضے کا ہوتا ہے لیکن چونکہ مومن بندہ نے خداوند قدوس کے ایک فریضہ کو انجام دیا ہے اور اس کی خوشنودی کے لئے بھوک پیاس برداشت کی ہے اس لئے اس عظیم الشان عبادت کے خاتمہ پر بندہ کو یہ مقام دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس وقت دعا کرے تو ضرور قبول کی جائے طبیعت کی بے چینی اور کھانے پینے کے لئے نفس کی شدید رغبت کی وجہ سے اکثر لوگ اس وقت دعا کرنا بھول جاتے ہیں، اگر افطار سے ایک دو منٹ پہلے غصوں دل کے ساتھ دعا کی جائے تو انشاء اللہ ضرور ہی قبول ہوگی۔ اپنے لئے اور دوسروں کے لئے دنیا و آخرت کی جو حاجت چاہے اللہ پاک سے مانگے۔ کتب حدیث میں اس موقع کے لئے جو دعائیں آئیں ہیں وہ یہ ہیں۔

۱) اَللّٰهُمَّ نَلِّ صُحْمَتِیْ وَعَلٰی

رَزَقِیْكَ اَفْطَرْتُ۔

روزہ رکھا اور آپ ہی کے لئے

ہوئے رزق پر افطار کیا۔

(ابوداؤد)

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَیَسِّعُ
کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ
خُذْنِیْ (حصن حصین)

اے اللہ آپ کی اُس رحمت کے
وسیلہ سے جو ہر چیز کو گھیرے
ہوئے ہے سوال کرتا ہوں کہ آپ
میرے گناہ معاف فرمائیں۔

امام عادل

حدیث شریف میں یہ بھی فرمایا کہ امام عادل کی دعا قبول ہوتی ہے امام پیشوا کو کہتے ہیں اور عادل انصاف کرنے والے کو، جس مسلمان کو اقتدار اعلیٰ مل جائے اور وہ انصاف کے ساتھ شریعت کے مطابق عوام کو اپنے ساتھ لے کر چلے آئے امام عادل کہا جاتا ہے، امام عادل کی بڑی فضیلت ہے اور فضیلت کی وجہ یہی ہے کہ وہ صاحب اقتدار ہوتے ہوئے ظلم نہیں کرتا اور گناہوں سے بچتا ہے اور اللہ پاک سے ٹوڑتا ہے، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ کے (عرش کے) سایہ کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا (اور لوگ دھوپ اور گرمی کی وجہ سے سخت پریشانی میں ہوں گے) اس وقت حق تعالیٰ شانہ سات آدمیوں کو اپنے سایہ میں جگہ دیں گے، ان آدمیوں میں ایک امام عادل بھی ہے۔ یہ امام عادل کی یہ بھی فضیلت ہے کہ وہ جو دعا کرے گا بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوگی۔

معلوم ہوا کہ صاحب اقتدار ہونا کوئی بُری بات نہیں ہے۔ صاحب اقتدار ہوتے ہوئے اپنے حُسن اخلاق اور نیک اعمال کی وجہ سے اللہ کا محبوب اور مقبول بندہ بن سکتا ہے۔ دنیا اور آخرت کی خرابی بُرے اعمال سے اور مخلوق پر ظلم و ستم کرنے سے سامنے آتی ہے آج کل اقتدار حاصل ہو جاتے تو اچھے خاصے نیک آدمی بدترین آدمی بن جاتے ہیں جب اقتدار ہی مقصود رہ جاتا ہے تو محال حرام کی تمیز نہیں رہتی، مخلوق پر طرح طرح کے ظلم کئے جاتے ہیں تاکہ اقتدار کو ٹھیس نہ لگے بلکہ جن سے اقتدار کو خطرہ ہو ان کو قتل کرائے تک دریغ انہیں کیا جاتا اور اس طرح سے صاحب اقتدار اللہ کے نزدیک اور بندوں کے نزدیک سب سے زیادہ بُرا اور مبغوض انسان بن جاتا ہے۔

مظلوم

جس شخص پر کسی طرح کا کوئی مظلم کیا جائے اُسے مظلوم کہتے ہیں۔ مظلوم کی بددعا ظالم کے بارے میں ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مظلوم کی بددعا سے بچو (اس لئے کہ وہ ضرور قبول ہوگی) کیونکہ مظلوم حق تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ شائد، کسی حق والے کے حق نہیں روکتے (بہیقی فی شعب الایمان)

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو مین کا عامل (یعنی گورنر) بنا کر بھیجا تو چند نصیحتیں فرمائیں ان میں سے ایک یہ نصیحت تھی۔

وَاتَّقِ ذَمَّ مَوْتٍ الْمَظْلُومِ
خَاتَمُ كَيْسٍ بَيْنَهَا وَبَيْنَ
اللَّهِ حِجَابٌ
یعنی مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ
اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی
پردہ نہیں۔

(بخاری و مسلم)

پردہ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ضرور قبول ہوگی۔ اس کی قبولیت کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں اسی مضمون کو حدیث ۲۲ میں اس طرح بیان فرمایا کہ مظلوم کی بددعا کو اللہ جل شانہ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جلتے ہیں۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگامہ دعا کردن

اجابت از در حق بہر استقبال می آید

البتہ یہ ضروری نہیں کہ مظلوم کی بددعا ہمیشہ ہی جلد سے جلد قبول ہو جائے بعض مرتبہ حکمت الہیہ کا تقاضا ہوتا ہے کہ دیر سے قبول ہو اسی لئے حدیث میں ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد ہو۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ جس مظلوم کی بددعا لگے وہ نیک آدمی یا مسلمان ہی ہو چونکہ اس کی دعا کی مقبولیت کی وجہ اس کی مظلومیت ہے اس لئے مظلوم اگر فاجر، فاسق اور بڑا گنہ گار ہو بلکہ اگر کافر ہی ہو تب بھی اس کی بددعا ظالم کے حق میں قبول ہو جاتی ہے اسی لئے روایات حدیث ”وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا“ اور ”وَكَوْكَانَ كَاخِرًا“ کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں (حصن حصین)

بہت لوگ جن کو مال و دولت یا عہدہ کی وجہ سے کوئی بڑائی حاصل ہو جاتی ہے بات بات میں لوگوں کو مارتے پیٹتے ہیں، طرح طرح سے ستاتے ہیں۔ مال چھین لیتے ہیں، غنڈوں سے پٹوا دیتے ہیں بلکہ قتل تک کروا دیتے ہیں۔ کچھ دن تو ان کی زندگی مال اور عہدہ کے ساتھ گزر جاتی ہے لیکن جب کسی مظلوم کی بددعا اثر کر جاتی ہے تو مصیبتوں میں پھنس جاتے ہیں اور طرح طرح کی تہذیبی سوچتے ہیں لیکن کوئی کارگر نہیں ہوتی، کیونکہ کسی مظلوم کی بددعا جو ان کے حق میں قبول ہو جاتی ہے وہ اپنا کام کرتی رہتی ہے۔ ظالم ظلم کر کے بھول جاتا ہے اور اسے پتہ بھی نہیں ہوتا کہ میں نے کس کس کو ستایا اور دکھ پہنچایا ہے اور اگر مظلوم یاد آجائے اور اس سے معافی مانگے گا ارادہ کرے تو اب مظلوم کا پتہ نہیں چلتا، ہوشیار بندے وہی ہیں جو کسی پر کسی طرح کا جانی اور مالی کوئی ظلم نہیں کرتے، اللہ پاک اپنے حقوق کو معاف فرما دیتا ہے لیکن اس کے کسی بندہ پر کسی طرح کا کوئی ظلم کر دے تو اس کی معافی اسی وقت ہوگی جبکہ وہ مظلوم معاف کرے۔

بعض کتابوں میں یہ قصہ لکھا ہے کہ ایک غریب آدمی مچھلی لئے جبار ہاتھ ایک سپاہی نے اس کی مچھلی چھین لی اور گھر لے جا کر جب مچھلی بنانے لگا تو اس کا ایک کانٹا انگوٹھے میں لگ گیا۔ انگوٹھے میں ہلکا سا زخم ہوا۔ پھر زخم بڑھا حتیٰ کہ انگوٹھا سڑنے لگا بہت علاج کیا کوئی فائدہ نہ ہوا، بالآخر انگوٹھا کٹوا دیا اس کے بعد سھیلی اور انگلیوں میں زخم پیدا ہو گیا جب کسی طرح کے کسی علاج سے فائدہ نہ ہوا تو پہنچے سے ہاتھ کٹوا دیا تاکہ آگے سے ہاتھ محفوظ رہ جائے۔ لیکن پھر پہنچے کے اوپر زخم ہو گیا اور اتنا بڑھا کہ آگے بھی کٹوانے کی ضرورت ہو گئی۔ اللہ جل شانہ کے ایک بندے کو یہ حال معلوم ہوا تو اس نے کہا کہ کب تک تھوڑا تھوڑا کر کے اپنا ہاتھ کٹواتا رہے گا مظلوم سے معافی مانگ تاکہ اس مصیبت سے نجات ہو بالآخر مچھلی والے کو تلاش کیا اور اس سے معافی مانگی، اس نے معاف کیا تو مصیبت دور ہوئی ظلم بہت بدترین چیز ہے دنیا میں بھی وبال ہے اور آخرت میں بھی، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ

الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری)

یعنی ظلم قیامت کے دن اندھیرا بن کر سامنے آئے گا۔

ظلم کا وبال انسانوں ہی تک محدود نہیں رہتا بلکہ جانور تک اس کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم ظالم کے ظلم کی وجہ سے جباری

پرندہ تک اپنے گھونسل میں ڈبلا ہو کر مر جاتا ہے (مشکوٰۃ) کیونکہ ظلم کی وجہ سے اللہ کی جانب سے بارش روک لی جاتی ہے اور اس کی وجہ سے زمین کی سرسبزی ختم ہو جاتی ہے اور چرند پرند بے آب و گیاہ بھوکے پیاسے مر جاتے ہیں۔

والد

والد کی دعا بھی اولاد کے حق میں ضرور قبول ہوتی ہے اور اسی طرح والدہ کی دعا بھی اولاد کے حق میں تیزی کے ساتھ اثر کرتی ہے والدین کی دعا ہمیشہ لیتے رہنا چاہیئے ان کی بددعا سے ہمیشہ پرہیز کرے محبت اور مامتا کی وجہ سے اکثر مال باپ بددعا نہیں کرتے اگرچہ انہیں اولاد کی جانب سے تکلیف پہنچے، لیکن بعض مرتبہ اولاد کی جانب سے ماں یا باپ کا دل زیادہ دکھ جاتا ہے تو بلا اختیار منہ سے بددعا نکل جاتی ہے پھر یہ بددعا اپنا اثر کر کے چھوڑتی ہے جہاں تک ممکن ہو ماں باپ کو سمجھی ناراض نہ کریں اور تکلیف نہ دیں جان سے اور مال سے ان کی خدمت کرتے رہیں، اگر کسی وجہ سے ان سے علیحدہ بھی رہنے لگو تب بھی ان کے پاس آتے جاتے رہو اور خیر خبر رکھو۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ پروردگار کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور پروردگار کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے (ترمذی)

نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کا بُرا ہو اس کا بُرا ہو اس کا بُرا ہو عرض کیا گیا کس کا بُرا ہو یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کرایا (مسلم) یعنی ان کی خدمت کر کے اور انہیں خوش رکھ کر جنت کا مستحق نہ بنا۔

ماں باپ کو ہمیشہ خوش رکھیں ان کی نافرمانی نہ کریں کسی طرح کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ ماں باپ کو ستانے کا وبال دنیا میں ضرور سامنے آتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمام گناہ ایسے ہیں کہ ان میں سے اللہ تعالیٰ جن کو چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے سوائے ماں باپ کے ستانے کے کہ اس کی سزا موت سے پہلے دنیا میں دے دی جاتی ہے۔

لے ماں باپ کے حقوق جاننے کے لئے مؤلف کی کتاب "حقوق الوالدین" کا مطالعہ فرمائیں ۱۲

(بیہقی فی شعب الایمان)

اگر ماں باپ کی جانب سے کسی اولاد پر کبھی کوئی زیادتی ہو جائے تو اس کو برداشت کرے اور ان کی بے ادبی نہ کرے۔ آگے پیچھے کوئی خراب کلمہ ان کی شان میں نہ بولے اگر ماں باپ کی وفات ہو گئی اور زندگی میں انہیں تکلیف دی تھی تو ان کے لئے برابر دعاؤں استغفار کرتے رہے۔ ایسا کرنے سے اللہ جل شانہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں میں شمار فرمائیں گے (بیہقی فی شعب الایمان)

ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے والا شخص اپنے والدین کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ شانہ اس کے لئے ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھ دیتے ہیں صحابہ نے عرض کیا اگرچہ روزانہ سو مرتبہ نظر کرے؟ آپ نے فرمایا ہاں اللہ سب سے بڑا ہے اور (ہر طرح کی کمی اور کوتاہی سے) پاک ہے (بیہقی فی شعب الایمان)

علاء جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب حصن حصین میں ان لوگوں کی فہرست لکھی ہے جن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے ان میں انہوں نے ایسے شخص کو بھی شامل کیا ہے جو والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہو، جب بندہ ماں باپ کی خدمت میں جان و مال لگا دیتا ہے اور خود دکھ تکلیف برداشت کر کے ان کو آرام پہنچاتا ہے تو اس کی دعائیں مقبولیت کی شان پیدا ہو جاتی ہے، جن لوگوں کو اللہ جل شانہ نے یہ توفیق دی ہو اپنے لئے اور والدین کے لئے اور دیگر مسلمانوں کے لئے دعا سے دریغ نہ کریں۔

مسافر

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو بھی ان لوگوں میں شمار فرمایا ہے جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مسافر گھر بار سے دور ہوتا ہے آرام نہ ملنے کی وجہ سے مجبور اور پریشان ہوتا ہے جب اپنی بے بسی اور بے کسی اور حاجتمندی کی وجہ سے دعا کرتا ہے تو اس کی اخلاص بھری دعا رد نہیں ہوتی اس کی دعا چونکہ صدق دل سے ہوتی ہے اس لئے ضرور قبول ہو جاتی ہے۔

جو شخص حج و عمرہ کے سفر میں ہو

جو حج کے لئے روانہ ہوا ہو یا عمرہ کے سفر میں نکلا ہو اس کی دعا مقبول ہونے کا وعدہ بھی حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

”السَّحَابُ وَالْعَمَّارُ وَخُذَ اللَّهُ إِنْ دَعَوْهُ آجَابًا بِهِمْ
وَإِنْ اسْتَغْفَرُوهُ غُفِّرَ لَهُمْ (رواہ النسائی وابن ماجہ)

یعنی حج وغیرہ کے مسافر بارگاہِ خداوندی کے خصوصی مہمان ہیں اگر اللہ سے دعا کریں تو قبول فرمائے اور اگر اس سے مغفرت طلب کریں تو ان کی بخشش فرمادے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

إِذَا لَقِيتَ أَحْبَابَكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَامْرَأَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْدَانٌ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ -

(رواہ احمد)

کاموال کرے، کیونکہ وہ بخشا بخشیا ہے یہ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَاطَايَ وَبَيْنَ اَسْتَغْفِرُكَ اَخْبَاثُ -

(مستدرک حاکم)

یعنی اے اللہ تو حج کرنے والے کی مغفرت فرما اور حج کرنے والا جس کے لئے استغفار کرے اس کی (بھی) مغفرت فرما۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج کرنے والے کی سفارش ۱۰۰ گھرانوں کے بارے میں مقبول ہوتی ہے یا یہ فرمایا کہ اس کے گھرانے کے ۱۰۰ آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول ہوتی ہے۔

راوی کو شک ہے (الترغیب)،
حج اور عمرہ کے لئے جو شخص گھر سے نکلا ہوا ہو اللہ پاک کے نزدیک اس کی بڑی فضیلت ہے لیکن افسوس ہے کہ آج کل حج و عمرہ کے مسافر اپنی قدر خود ہی نہیں پہچانتے۔ ایک حج ادا کرتے ہیں اور سفر میں بہت سی فرض نمازیں چھوڑ دیتے ہیں۔ نیز ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ گانے سنتے ہیں حرم شریف کی حاضری کم سے کم دیتے ہیں، بازاروں میں سامان خریدتے پھرتے ہیں اور لڑتے جھگڑتے بھی خوب ہیں جس کی قرآن شریف میں خصوصی ممانعت وارد ہوئی ہے اور عورتیں تو بہت ہی غضب کرتی ہیں، بالکل بے پردہ ہو کر نامحرم مردوں کے سامنے گھومتی پھرتی رہتی ہیں۔ جہاز میں داخل ہوتے ہی بڑی بڑی پردہ والی عورتیں برقعہ اتار کر رکھ دیتی ہیں اور واپس ہونے تک برقعہ نہیں اوڑھتی ہیں سر اور چہرہ اور سینہ خوب آزادی کے ساتھ مردوں کو دکھاتی رہتی ہیں بلکہ اپنی جہالت سے سفر حج میں پردہ کرنے کو گویا گناہ سمجھتی ہیں جہاں سے خدا بچائے۔ ایک نیک کام کے لئے نکلیں اور راستہ پھر گناہ کرتی رہی یہ بڑی حماقت کی بات ہے۔

حدیث شریف میں ارشاد ہے تَعَنَ اللّٰهُ النَّاطِرَ وَ اَلْمُنْتَظِرَ (یعنی اللہ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور اس کی طرف سیہ قتیٰ خفی شعب الامیان) جس کو (اس کے اختیار سے) دیکھا جائے مطلب یہ ہے کہ مرد ہو یا عورت اُسے جو تر چھپا کر اور پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کی خلاف ورزی دیکھنے والا کرے گا تو لعنت کا کام کرے گا جو اپنے اختیار سے دکھائے وہ بھی لعنت کا کام کرے گا جو عورتیں نامحرموں کے سامنے بے پردہ ہوتی ہیں اور اس کا موقع دیتی ہیں کہ کوئی انہیں دیکھے وہ اپنے آپ کو لعنت کے لئے پیش کرتی ہیں۔ بے پردگی کے علاوہ ریاکاری کا جذبہ حج اور عمرہ کو کھا جاتا ہے ثواب تو کیا ملتا حج اور عمرہ کرنے والے اُلٹے ریاکاری کے گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں حج کو جاتے وقت ریاکاری، واپس ہو کر دکھاوا، جو استقبال نہ کرے اس سے نفرت، نام کے ساتھ حاجی لکھنے اور بولنے کا اہتمام

جسے آتے ہی فرم کا پرانا نام بدل کر حاجی کے نعت کا اضافہ کرنا جو حاجی نہ کہے اس سے بھگڑنا یہ سب ریاکاری اور خود پسندی کے دھندے ہیں ان سے اللہ بچائے۔

مجاہد

جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلا اس کی جہاں اور بہت سی فضیلتیں ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اس کی دعا بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوتی ہے، چونکہ یہ شخص اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانی دینے کے لئے نکل کھڑا ہوا اس لئے اپنے اخص اور صدق نیت کی وجہ سے اس قابل ہو گیا کہ اس کی درخواستِ روزہ کی جائے جب مجاہد دعا کرتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کی دعا ضرور قبول فرماتے ہیں۔

مریض

مریض بھی اُن لوگوں میں سے ہے جن کی دعا ضرور قبول کی جاتی ہے۔ اللہ جل شانہ سے سوال تو ہمیشہ عافیت ہی کا کرنا چاہیئے، لیکن اگر بیماری آجائے تو اس کو بھی صبر و شکر کے ساتھ برداشت کرے، جب مومن بندہ بیمار ہوتا ہے تو اول تو بیماری کی وجہ سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ دوسرے تندرستی میں جو عبادت کرتا تھا اس سب کا ثواب اس کے لئے لکھا جاتا ہے۔ تیسرے اس کی دعا کی حیثیت بہت بڑھ جاتی ہے اور ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے دعا کے لئے کہو کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح سے ہے۔

(ابن ماجہ عن عمرؓ)

مریض اپنی تکلیف میں اور کچھ نہیں کر سکتا تو اللہ کے ذکر میں تو مشغول رہ ہی سکتا ہے اور اپنے لئے اور اپنے اعزہ و اقرباء اور احباب و اصحاب کے لئے خوب دعائیں کر سکتا ہے مومن کی بیماری بھی نعمت ہے مگر کوئی اپنی حیثیت تو پہچانے اور نعمت کو نعمت تو جانے قرآن و حدیث کا علم نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کو نہ ایمان کی قیمت معلوم ہے نہ مومن کی حیثیت کا پتہ ہے، اللہ تعالیٰ شانہ علم دے اور سمجھ دے۔

مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا کرنا

اپنے لئے تو دعا کرتے ہی ہیں اس کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی خصوصی اور عمومی دعا کرنا چاہیئے۔ مسلمانوں کے لئے عام طریقہ پر بھی دعا کریں اور اپنے والدین اور دور و قریب کے رشتہ دار، بہن بھائی، چچا، ماموں، خالہ وغیرہ اور ملنے جلنے والوں، پاس کے اٹھنے والوں، اپنے محسنوں، اور استاذوں کو خاص طور پر دعائیں یاد رکھنا چاہیئے، دعا کے لئے کوئی کہے یا نہ کہے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے دعا کرتے رہیں اس میں اپنا بھی فائدہ ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ پیٹھ پیچھے مسلمان بھائی کی دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور (یہ بھی کہتا ہے کہ بھائی کے حق میں جو نونے دعا کی ہے) تیرے لئے بھی اس جیسی نعمت اور دولت کی (خوشخبری ہے) (رواہ مسلم)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سب دعاؤں سے بڑھ کر جلد سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو غائب کی دعا غائب کے لئے ہو (درندی) اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ دعا ریاکاری سے بعید ہوتی ہے اور محض خلوص محبت کی بنیاد پر کسی کے لئے پیٹھ پیچھے جو دعا کی جاتی ہے اس میں اخلاص بھی بہت ہوتا ہے چونکہ غائب کے لئے غائب کی دعا بڑی تیزی کے ساتھ قبول ہوتی ہے اس لئے دوسروں سے دعا کی درخواست کرنا بھی مسنون ہے (ابوداؤد) سلف کا یہ معمول رہا ہے ایک دوسرے سے دعا کی درخواست کرتے تھے اور اہل اللہ اب بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ جس سے درخواست کی جائے اس کو چاہیئے کہ درخواست رد نہ کرے خاص اس وقت بھی دعا کر دے جس وقت دعا کے لئے کہا جائے اور بعد میں بھی دعا کر دیا کرے۔ حدیث ۱۳۷ میں گزر چکا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عمر کے سفر پر جانے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی اور فرمایا کہ بھیا ہم کو (بھی) دعائیں شریک کر لینا اور ہم کو مت بھولنا۔

فائدہ

جب کسی کے لئے دعا کرے تو پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر اس کے لئے دعا کرے

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا (ترمذی) غالباً اس تعلیم میں یہ حکمت ہے کہ انسان کو اپنی حاجت مندی کا زیادہ احساس ہوتا ہے لہذا اپنے لئے زیادہ اخلاص اور توجہ سے دعا کرتا ہے پس جب اپنے لئے دعا کرے گا اور اس کے بعد ہی دوسرے کے لئے دعا کرے گا تو وہ دعا بھی اخلاص اور پوری توجہ کے ساتھ ہوگی۔

مضطر

علامہ جزیریؒ نے حسن حصین میں مضطر کو بھی ان لوگوں میں شمار کیا ہے جن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، مضطر اس کو کہا جاتا ہے جو کسی وجہ سے مجبور اور پریشان حال ہو، قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

أَمَّنْ يَجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا
دَعَاہُ وَ يَكْثِفُ السُّوْءَ
وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ
إِنَّہٗ مَعَ اللّٰهِ قَدِيرٌ
تَذَكَّرُونَ۔
(سورۃ النمل)

بتاؤ کیا (معبودان باطل بہتر ہیں
یا اللہ بہتر ہے، جو بیکار آدمی کی
دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اس کو
پکارے اور مصیبت کو دور کرتا ہے
اور تم کو زمین میں صاحب تصرف
بناتا ہے، کیا کوئی معبود ہے اللہ
کے ساتھ؟ (نہیں، تم لوگ بہت
کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔

جب انسان مجبور اور بے کس و بے بس ہوتا ہے تو اس کی نظر سیدھی اللہ تعالیٰ پر پہنچتی ہے، ہر طرف سے امید ختم ہو جاتی ہے اور صدق دل سے اللہ جل شانہ کے حضور میں درخواست کرتا ہے کہ میری مصیبت دور ہو اور بے چینی و بیکاری ختم ہو چونکہ اس موقع پر انسان ظاہر باطن سے اللہ پاک کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور یہ یقین کر لیتا ہے کہ اللہ جل شانہ کے علاوہ میرا کوئی نہیں جو اس وقت کی بے چینی اور ظاہری باطنی دکھ تکلیف رفع کر سکے اس لئے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، ایسے موقع پر دعا کے کبھی غافل نہ ہو، خصوصاً دل سے اللہ پاک سے رحم کی درخواست کرے۔ تفسیر ابن کثیر میں بحوالہ حافظ ابن عساکر ایک ایسے شخص کا قصہ نقل کیا ہے

جو کہ یہ پر مسافروں کو اپنی سواری پر لے جاتا تھا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص میری سواری پر سوار ہوا، میں اور وہ سفر کر رہے تھے کہ وہ جنگل میں ایک موڑ پر پہنچ کر کہنے لگا کہ ادھر کو چلو اس راستہ سے مسافروں کی آمد و رفت نہ تھی میں نے کہا مجھے اس راستے سے واقفیت نہیں ہے، کہنے لگا یہ قریب کا راستہ ہے ادھر سے چلنا چاہیے، میں اسی راستہ پر چل دیا وہ بھی میرے ساتھ تھا، چلتے چلتے ایک جنگل بیا بان اور ترقی دوق میدان میں پہنچے جہاں ایک گہری وادی تھی اور وہاں بہت سے مقتول پڑے ہوئے تھے، وہاں پہنچ کر وہ کہنے لگا کہ خچر کو در روک میں اترنا چاہتا ہوں، خچر کہتے ہی وہ شخص اتر پڑا اور اس نے پھری نکالی اور مجھے قتل کرنے کا ارادہ کیا، میں اس کے سامنے سے بھاگ گیا اس نے پیچھا کیا، میں نے اس کو اللہ کی قسم دلائی اور اس سے کہا کہ (میری جان چھوڑ دے اور) خچر تمام اسباب کے ساتھ تولے لے وہ کہنے لگا کہ یہ چیزیں تو میری ہو ہی چکی ہیں، میں تو تجھے قتل کرنا چاہتا ہوں، میں نے اس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرایا اور قتل مسلم کی سزا یاد دلائی اس نے ایک نہ مانی اور قتل کرنے پر اصرار کرتا رہا۔ جب میں نے یہ ماجرا دیکھا اور اپنے کو عاجز سمجھ لیا تو میں نے کہا کہ اتنی مہلت تو دے دے کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں، کہنے لگا اچھا جلدی سے پڑھ لے، میں نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا، میں نماز میں قرآن پڑھنا چاہتا تھا تو ایک حرف بھی زبان پر نہ آتا تھا، میں بالکل حیران کھڑا تھا کہ کیا کروں اور ادھر وہ تقاضا کر رہا تھا کہ جلدی فارغ ہو، میں اکی حال میں تھا کہ اللہ جل شانہ نے میری زبان پر یہ آیت جاری فرمادی آمَنْ يٰحَبِيبُ الْمَضْطَرَاذُ اَعَاہ وَ یٰکَاشِفُ السُّوءِ جس کا ترجمہ اے گورچکا ہے، اس کا میری زبان بے لکھنا تھا کہ ایک گھوڑے سوار دادی کی گہرائی سے ایک نیزہ لئے ہوئے آیا اور اس نے اس شخص کو نیزہ مارا جو مجھے قتل کرنا چاہتا تھا، نیزہ سیدھا اس کے دل میں لگا اور پار کرتا ہوا چلا گیا اور وہ شخص وہیں ڈھیر ہو گیا میں نے گھوڑے سوار کو اللہ کی قسم دی اور کہا کہ سچ بتا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں اس ذات پاک کا بھیجا ہوا ہوں جو بے قرار کی دعا کو قبول فرماتا ہے جب وہ اس کو پکارے، اور مصیبت کو دور فرماتا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر فی تفسیر قولہ

تَعَالٰی آمَنْ يٰحَبِيبُ الْمَضْطَرَاذُ اَعَاہ)

باب پنجم

کن احوال اور کن اوقات اور کن
مواقع اور کن مقامات میں دُعا
زیادہ قبول ہوتی ہے

پانچواں باب

اس باب میں دعا قبول ہونے کے خاص خاص اوقات اور خصوصی احوال اور مواقع و مقامات ذکر کئے جاتے ہیں

قبولیت دعا کے خاص اوقات اور خاص احوال
سجدہ میں دعا

حدیث ۲۴

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْمُعْبِدُ مِنْ رَبِّهِمْ وَهُوَ سَاجِدٌ فَكَثِّرُوا الدُّعَاءَ (دعا مسلم)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ سجدہ میں ہو، لہذا (سجدہ میں) دعا کی کثرت کرو (مشکوۃ المصابیح ص ۸۴ از مسلم)

تشریح

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سجدہ میں خوب اچھی طرح لگن کے ساتھ دعا کرو کیونکہ اس وقت

سجدہ) اس نائق ہے کہ (اس میں) تمہاری دعا قبول ہو (مسلم، ان حدیثوں سے سجدہ میں دعا کی اہمیت معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حالت سجدہ میں دعا کی جائے تو قابل قبول ہوتی ہے کیونکہ اس حالت میں بندہ اللہ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اور ایسا قریب اور کسی وقت حاصل نہیں ہوتا، علماء نے فرمایا ہے کہ سجدہ میں انسان انتہائی عاجزی اور تذلل اختیار کر لیتا ہے کیونکہ اشرف الاعضاء یعنی سر کو ازول العناصر یعنی زمین پر رکھ دیتا ہے، اپنی ذلت اور زاری و عاجزی ظاہر کرنے کے لئے اس کے پاس اس سے بڑھ کر اور کوئی صورت نہیں ہے، جب سجدہ میں جاتا ہے تو اپنی ذلت اور عاجزی ظاہر کرتے ہوئے خداوند قدوس و صمد لا شریک کی بڑی اور برتری اور ربوبیت کا اقرار کرتا ہے اور اس کی دعا کو قبولیت کا مقام حاصل ہو جاتا ہے اس موقع پر جو دعا کرے گا اذن اللہ ضرور قبول ہوگی۔

واضح رہے کہ یہ دعا نفل نماز میں ہو فرضوں میں نہ ہو اور عربی زبان میں ہو اردو وغیرہ میں نہ ہو، جب دعا مانگنا ہو نفلوں کی نیت کر کے سجدہ میں دعا مانگ لے، امداد الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ سجدہ دعا جو صرف سجدہ ہی ہو منقول نہیں ہے جو سجدہ نماز کا جزو ہو اکی میں دعا کریں۔

اخیر رات میں اور فرض نمازوں کے بعد والی دعاء

حدیث ۲۵

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْتُبُ الدُّعَاءَ أَسْمَعُ قَالَ جَوِّتُ اللَّيْلُ الْآخِرَةَ دُبْرًا الصَّلَواتِ الْمَكْتُوباتِ (دعاء الترمذی)
ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

ﷺ اعضا میں سب سے بڑھ کر اعلیٰ و اشرف ۱۲

۱۲ چاروں عناصر یعنی آگ ہوا پانی مٹی میں سب سے زیادہ رؤیل ۱۲

لہ والاجتہاد فی الدعاء فی السجود محمول علی السند قالہ النووی

واما عندنا فمحمول علی السواخل بذل المسجود ۱۲

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کون (سے وقت کی) دعا ایسی ہے جو سب دعاؤں سے بڑھ کر زیادہ لائق قبول ہے؟ آپ نے فرمایا پچھلی رات میں اور فرض نمازوں کے بعد (جو دعا ہو وہ سب دعاؤں سے بڑھ کر لائق قبول ہے)

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۹ از ترمذی)

تشریح

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ فرض نمازوں کے بعد قبولیت دعا کا خاص وقت ہوتا ہے جو لوگ نماز پڑھتے ہیں ان کو رات دن میں پانچ مرتبہ یہ خصوصی وقت نصیب ہوتا ہے فرض نماز کے بعد خوب دل حاضر کر کے دعا کا اہتمام کرنا چاہیے البتہ جن فرضوں کے بعد مؤکدہ سنتیں ہیں ان کے بعد لمبی دعا نہ کرے مختصر سی دعا کر کے مؤکدہ سنتیں ادا کرے مختصر اور جامع دعائیں بہت سی ہیں انہیں اختیار کرے پھر سنتوں کے بعد جس قدر چاہے لمبی دعا کریں۔ ضروری نہیں کہ عربی زبان ہی میں دعا ہو اپنی زبان میں جو چاہے مقصد خیر کے لئے دعا کرے، بہت سے لوگ نماز کے لئے مسجد میں آتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے جیل خانہ میں ہیں سلام پھیرتے ہی ایسی تیزی سے مسجد سے نکلتے ہیں جیسے ہرن کے پیچھے شکاری لگے ہوں باتیں طرف کا آدھا سلام پھیر کر یہ جا اور وہ جا، اگر دعا کرتے ہیں تو وہ بھی آچھٹی ہوئی عصر اور فجر کے بعد امام ذوالمبی دعا کر دے تو اس کی جان کو آجاتے ہیں۔ رہبانیت کا طعنہ دیتے ہیں جن کو دعا کا ذوق نہیں بھلا وہ کیا دعا کر سکتے ہیں؟

مذکورہ بالا حدیث شریف میں یہ بھی فرمایا کہ پچھلی رات کے درمیان میں قبولیت دعا کا خاص وقت ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب تنہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ جل شانہ کی قریب والے آسمان پر خاص تجلّی ہوتی ہے اس وقت اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے پھر میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے پھر میں اس کو دے دوں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے پھر میں اس کی مغفرت کر دوں (بخاری و مسلم)

جن لوگوں کو نماز تہجد پڑھنے کی عادت ہے ان کو روزانہ یہ وقت نصیب ہوتا ہے

جو بہت سہانا وقت ہے، اس وقت بڑے سکون کے ساتھ نماز پڑھنے اور دعا کرنے کا موقع ملتا ہے نہ شور و شغب نہ کسی طرح کی آوازیں نہ بچوں کا لڑائی بھگڑانہ اور کوئی قصہ قصیدہ صرف اللہ سے لو لگانے کا وقت ہوتا ہے، اگر نماز تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق ہو جائے تو کیا کہنے اگر اٹھنا نہ ہو اور آنکھ کھل جائے تب بھی اس وقت میں کچھ نہ کچھ اللہ جل شانہ کا ذکر کر ہی لینا چاہیئے اگرچہ لیٹے لیٹے ہی ہو۔

رات میں ایک ایسی گھڑی جس میں دعا قبول ہوتی ہے

حدیث ۳۶

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يَأْتِي فِيهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ (رواه مسلم)

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو بھی کوئی مسلمان شخص اس میں اللہ سے دنیا اور آخرت کی کسی خیر کا سوال کرے گا اللہ جل شانہ اسے ضرور عنایت فرما دے گا اور یہ گھڑی ہر رات ہوتی ہے۔ مشکوٰۃ الصابیح ص ۱۹۹ (از مسلم)

حدیث ۳۷

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدَّى إِلَى فَرَّاشِهِ صَاحِبًا وَذَكَرَ اللَّهَ حَتَّى يَبْدُرَ لَهُ رَكَعُ النَّعَاسِ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

(ذکرہ النووی فی کتاب الاذکار بروایت ابن النبی)

ترجمہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص رات کو آرام کرنے کے لئے اپنے بستر پر پاک حالت میں (یعنی با وضو) پہنچا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ اسے نیند نے پکڑ لیا تو رات میں کسی بھی وقت جب کروٹ بدلتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کسی چیز کا سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ خیر ضرور عطا فرمادے گا (مشکوۃ المصابیح ص ۱۱۰ از کتاب الاذکار)

تشریح

حدیث ۲۶ سے معلوم ہوا کہ پوری رات میں ایک گھڑی ضرور ایسی ہوتی ہے جس میں دعا کر لی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں اس گھڑی کا پترہ نہیں دیا۔ اور پترہ نہ دینے میں مصلحت اور حکمت یہ ہے کہ مومن بندے رات میں وقت بے وقت جب موقع لگے اور یاد آ جائے لیٹے، بیٹھے دعا کرتے رہا کریں دعا سے ہرگز غافل نہ ہوں، جب موقع لگے کوئی نہ کوئی دعا مانگ لیں۔

اور حدیث ۲۷ میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص با وضو رات کو اپنے بستر پر لیٹے اور ذکر اللہ کرتے کرتے سو جائے تو اس با وضو سونے اور ذکر کرتے کرتے نیند آ جانے کی وجہ سے اسے یہ شرف دیا گیا ہے کہ سوتے سوتے رات بھر میں جتنی بھی کوڑیں لے گا ہر کروٹ کے وقت اس کی دعا قبول ہوگی چاہے آخرت کی بھلائی کے لئے دعا مانگے چاہے دنیا کی بھلائی کی دعا کرے۔

رات کو جب سونے لگے تو لیٹ کر سنت کے موافق دعائیں پڑھے، رات کو پڑھنے کی سورتیں مثلاً سورۃ ملک اور سورۃ اَلْعَمّٰ سجدہ پہلے سے نہ پڑھی ہوں تو انہیں پڑھے تسبیح

فاطمہ پڑھے اور ان کے علاوہ دوسرے اذکار پڑھتے ہوئے سو جائے اور با وضو سونے کی کوشش کرے پھر جب سوتے سوتے آنکھ کھلے تو بھی اللہ کا ذکر کرے اور اللہ سے دعا مانگے کیونکہ خاص طور پر دعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیث بالا میں ارشاد فرمایا ہے۔ رات کو سوتے سوتے آنکھ کھلنے پر قبولیت دعا کا وعدہ بعض ایسی روایات میں بھی مذکور ہے جن میں با وضو سونے کی قید نہیں ہے لہذا اگر با وضو سونا نہ ہو تب بھی جس وقت آنکھ کھلے ضرور دعا کر لے۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو سوتے ہوئے کچھ پڑھتا ہوا بیدار ہوا اور اس نے یہ پڑھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخِمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَتُسَبِّحَانَ اللَّهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ پھر کہا اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي (اسے پروردگار مجھے بخش دے) یا فرمایا کہ (مذکورہ کلمات پڑھنے کے بعد) دعا کی تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ پھر اگر اس نے وضو کیا اور نماز دہی، پڑھ لی تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔ (ص ۱۵۵، ج ۱)

جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی ہے جس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے

حدیث ۲۸

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَا فِقَهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أُعْطِيَ

آيَاتُ (رواہ البخاری و مسلم)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو کوئی مسلمان بندہ اس میں کسی خیرہ کا سوال کرے گا اللہ قبل شانہ اسے ضرور عطا فرمادیں گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۹ از بخاری و مسلم)

تشریح

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے یہ گھڑی کس وقت ہوتی ہے اس کے بارے میں روایات مختلف ہیں ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن جس گھڑی میں قبولیت دعا کی امید کی جاتی ہے اُسے عصر کے بعد سے لے کر سورج چھینے تک تلاش کرو (ترمذی) یعنی اسی وقت میں دعا کرو بعض حضرات اس کا اس طرح اہتمام کرتے ہیں کہ عصر پڑھ کر مغرب تک دعائیں لگے رہتے ہیں تاکہ قبولیت کی گھڑی میں بھی دعا ہو جائے۔ بعض روایات میں یہ ہے کہ یہ گھڑی اس وقت ہوتی ہے جبکہ امام خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھتا ہے اور یہ نماز ختم ہونے تک رہتی ہے (خطبہ کے دوران زبان سے دعا کرنا ممنوع ہے دل سے دعا کرے اور نماز میں درود شریف کے بعد دعا آہی جاتی ہے) اور بعض روایات میں ہے کہ نماز جمعہ قائم ہونے کے وقت سے لے کر سلام پھیرنے تک مذکورہ گھڑی ہوتی ہے (اس پر بھی یوں عمل ہو جاتا ہے کہ درود شریف کے بعد نماز میں دعا کی جاتی ہے) اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ یہ گھڑی جمعہ کے دن کی سب سے آخری گھڑی ہے، مرد تو جمعہ میں جاتے ہیں نماز پڑھتے ہیں خطبہ اور نماز کے دوران والی دعائیں ان کو نصیب ہو سکتی ہیں البتہ عورتیں چونکہ نماز جمعہ کے لئے نہیں جاتیں اور نہ ان پر جمعہ فرض ہے جو خطبہ اور نماز کے دوران والی روایات پر عمل کر سکیں لیکن گھر میں رہتے ہوئے عصر سے مغرب تک ضرور دعا کر ہی سکتی ہیں اور بھی کچھ نہیں تو سورج چھینے سے پندرہ بیس منٹ پہلے دعائیں لگ جائیں یہ بہت آسان کام ہے مغرب کے لئے وضو کرنا ہی ہوگا، پندرہ بیس منٹ پہلے وضو کر کے دعائیں مشغول ہو جائیں اور اسی وضو سے مغرب کی نماز پڑھ لیں اسی میں کوئی دقت کی بات نہیں۔

حضرت امام جزیری رحمۃ اللہ علیہ نے حصین میں قبولیت دعا کے اوقات میں جمعہ کی شب اور جمعہ کے دن کو الگ الگ شمار فرمایا ہے پھر ساعتہ الجمعہ کو مستقل علیحدہ شمار کیا ہے

ایک حدیث میں ارشاد ہے لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَعْتَرُ عِيَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ أَذْهَرَ لَيْلَةً (یعنی جمعہ کی رات خوب روشن رات ہے اور جمعہ کا دن خوب روشن دن ہے) اور حفظ قرآن کے بارے میں جو نماز اور دعا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے (جس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ کو یہ نماز اور دعا بتائی) اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ شب جمعہ میں یہ نماز پڑھو اور فرمایا کہ میرے بھائی یعقوب (علیہ السلام) نے جو اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا کہ سَوِّفَ تَنْتَفِعُ بِكَ نَكْمٌ رَجِيٌّ (عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کی دعا مانگوں گا) اس سے مراد یہ تھی کہ شب جمعہ کا انتظار ہے وہ آجائے تو دعا کروں گا کیونکہ وہ قبولیت کی رات ہے۔ یہ روایت سنن ترمذی (البواب الدعوات) میں موجود ہے اور ہم نے اپنی اس کتاب میں بھی پوری روایت نماز حفظ قرآن کے بیان میں لکھی ہے (جو آگے آئے گی انشاء اللہ)

مرغ کی آواز سنو تو اللہ کے فضل کا سوال کرو

حدیث ۳۹

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الْبَيْكَةِ فَاسْلُؤُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَكَادَ إِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَتِ الْإِحْسَارَ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا (رواہ البخاری و مسلم)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ (وہ اس لئے چنیا کہ) اس نے فرشتہ دیکھا اور جب تم گدھے کے بولنے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو (یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھو) کیونکہ (وہ اس لئے بولا کہ) اس نے شیطان کو دیکھا۔

مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۱۳ از بخاری و مسلم

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مرغ اذان دے تو اس وقت اللہ کے فضل کا سوال کرے۔ مثلاً یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ کیونکہ مرغ فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے فرشتوں کی تشریف آوری یوں بھی بابرکت ہے پھر جب بندے اس موقع پر دعا کریں گے تو اغلب و اقرب ہے کہ فرشتہ بھی آمین کہہ دے گا ان کی آمین ہماری دعا کے ساتھ لگ جائے تو قبولیت سے زیادہ قریب تر ہو جانے میں کیا شک ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ گدھا ایسے موقع پر بولتا ہے جبکہ اسے شیطان نظر آتا ہے ظاہر ہے کہ شیطان دل میں برے دوسے ڈالنے کے لئے اور طرح طرح کی تکلیف پہنچانے کے لئے انسانوں کے پاس آتا ہے، انسانوں کو تو نظر آتا نہیں گدھے کو نظر آجاتا ہے۔ گدھے کی آواز انسانوں کو چونکا دیتی ہے کہ تمہارے آس پاس تمہارا دشمن آپہنچا ہے لہذا اس مردود سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔ ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا ہے کہ جب رات کو کتے کی آواز سنو تب بھی شیطان مردود سے پناہ مانگو اس کی وجہ بھی وہی ہے کہ رات کو شیاطین پھیل پڑتے ہیں اور کتے ان کو دیکھ کر بھونکتے ہیں ہم کو حکم ہوا کہ ایسے موقع پر ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ“ پڑھیں۔

رمضان المبارک میں دعا کی مقبولیت

حدیث نمبر ۴

وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا وَحَضَرَ رَمَضَانَ أَنَا كُمْ رَمَضَانَ شَهْرُ بَرَكَهٍ يُغْنِيكُمْ اللَّهُ فِيهِ فَيُنْزِلُ الرَّحْمَةَ وَيَحْطُ الْخَطَايَا وَيَسْتَجِيبُ فِيهِ الدُّعَاءَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى نَفَائِسِكُمْ وَيُبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ فَأَرَوْا اللَّهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حَرِمَ فِيهِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(رواه الطبرانی فی الکبیر)

ترجمہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبکہ ماہ رمضان آچکا تھا کہ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آگیا ہے یہ برکت کا مہینہ ہے اس میں اللہ تم کو غنی فرما دے گا۔ پس رحمت نازل فرمائے گا اور گناہوں کو معاف فرمائے گا اور اس ماہ میں دعا قبول فرمائے گا (اور فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ شاہد تھا کہ تمہارے عمدہ اعمال کو دیکھتا ہے اور تم کو فرشتوں کے سامنے پیش فرما کر فخر فرماتا ہے لہذا تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی جانب سے اچھے اعمال پیش کرو، کیونکہ بد نصیب وہ ہے جو اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا (مجمع الزوائد ۱۲ ج ۲ از معجم کبیر للطبرانی)

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ رمضان المبارک دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے اس ماہ میں جس طرح دیگر عبادات میں خوب بڑھ چڑھ کر وقت لگایا جائے گا دعائیں بھی

خوب کی جائیں، فضائلِ رمضان کے سلسلہ میں جو ایک طویل حدیث حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے کہ رمضان میں چار کاموں کی کثرت کرو ان چار کاموں میں دو چیزیں تو ایسی ہیں جن کے ذریعہ تم اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تم کو بے نیازی نہیں ہو سکتی جن دو چیزوں کے ذریعہ تم اپنے رب کو راضی کرو گے ان میں سے ایک لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی دینا ہے (یعنی اس کی کثرت کرنا ہے) اور دوسری چیز استغفار ہے (رمضان میں اس کی بھی کثرت کرو) اور وہ دو چیزیں جن سے تم کو بے نیازی نہیں ہو سکتی ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ جل شانہ سے جنت کا سوال کرو اور دوسری یہ ہے کہ دوزخ سے (محفوظ رہنے کے لئے) اللہ کی پناہ طلب کرو (یعنی رمضان المبارک میں جنت کا سوال اور دوزخ سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کثرت سے کرو) (الترغیب للمندری)

شبِ قدر کی دعا

حدیث ۴۱

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنِ عَلِمْتُ آيَةً يَكُونُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي -

(رواہ احمد و ابن ماجہ و الترمذی و صححہ)

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ارشاد فرمائیے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات شبِ قدر ہے تو اس میں (بطور دعا) کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا (یہ) کہو اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (اے اللہ آپ معاف فرمائیے و اے ہی معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں)

لہذا مجھے معاف فرمادیجئے
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۸۲ از جامعہ ، ابن ماجہ ، ترمذی)

تشریح

رمضان المبارک کا پورا مہینہ خیر و برکت کا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور خصوصیت کے ساتھ شب قدر تو بہت اہم اور فضیلت والی رات ہے اس میں ذکر و تلاوت اور نماز اور دعا کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا کروں؟ اس پر آپ نے اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرنے کی دعا ارشاد فرمائی جس کے الفاظ ابھی ابھی حدیث بالا کے ترجمہ میں گزر چکے ہیں، اس حدیث سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ شب قدر مقبولیت دعا کی شب ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کی بہت اہمیت ہے اور گناہوں کا معاف ہو جانا بہت بڑی سعادت ہے،

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر دنیا کی کوئی چیز طلب کرنے کی تلقین نہیں فرمائی بلکہ گناہوں کی معافی کا سوال کرنے کی دعا ارشاد فرمائی شب قدر میں بہت اہتمام سے نفلیں پڑھیں اور تلاوت کریں اور دعائیں مانگیں، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب لیلة القدر ہوتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت میں شامل ہو کر اترتے ہیں اور ہر اس بندہ کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں جو کھڑا ہوا یا بیٹھا ہوا اللہ جل شانہ کا ذکر کر رہا ہو آج کل لوگ شب قدر میں مسجدوں کو بجاتے اور جلیوں سے جگمگاتے ہیں اور اسراف کرتے ہیں جو مساجد کے منتظمین ہوتے ہیں ان کو ذکر دعا اور تلاوت کی فرصت ہی نہیں ادھر ادھر کے مشاغل میں رات ختم کر دیتے ہیں اور بیتوں کی سجاوٹ کی وجہ سے دیگر حاضرین کو بھی یکسوئی سے دعا اور ذکر و تلاوت میں لگنے نہیں دیتے۔

ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

حدیث ۴۲۲

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
صَلَّى صَلَوةً فَرِيضَةً فَلَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَمَنْ
خَتَمَ الْقُرْآنَ فَلَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ -

(رواد الطبرانی د فیہ عبد الحمید بن سلیمان وهو

ضعیف)

ترجمہ

حضرت عباس بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے فرض نماز پڑھی اس کے لئے
مقبول دعا ہے اور جس نے قرآن ختم کیا اس کے لئے مقبول دعا ہے۔

تشریح

جو لوگ قرآن مجید کی تلاوت کا معمول رکھتے ہیں بار بار ان کو پورا قرآن مجید ختم کرنے
اور اس کے بعد پھر ابتداء سے شروع کرنے کے مواقع ملتے ہیں، جس طرح فرض نماز ختم کر کے دعا کرنے
پر مقبولیت دعا کا وعدہ ہے کیونکہ یہ قبولیت دعا کی گھڑی ہے اور روزہ کے آخر میں یعنی افطار
کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اسی طرح ختم قرآن مجید کے بعد دعا قبول ہوتی ہے جس کا حدیث بالا
میں ذکر ہے، حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ نے ختم قرآن مجید کے وقت دعا کا اہتمام کرنا منقول ہے
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے تھے تو اپنے سب گھر والوں کو ادبچوں
کو جمع فرما لیتے اور ان سب کے لئے کرتے تھے (مجمع الزوائد، ج ۱، و بحوالہ ثقافت)

حضرت حکم بن عتیبةؓ نے بیان فرمایا کہ حضرت مجاہدؓ اور عبیدہ ابن ابی لبابہؓ نے مجھے بلا کے لئے خبر بھیجی اور فرمایا کہ ہم نے قرآن مجید ختم کرنے کا ارادہ کیا ہے (اس لئے تم کو بلایا ہے) ختم قرآن مجید کے وقت دعا قبول ہوتی ہے حضرت مجاہدؓ (تابعی) نے فرمایا کہ (حضرات صحابہؓ اور تابعینؓ) ختم قرآن کے وقت جمع ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ ختم قرآن کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے (کتاب الاذکار للنوویؒ)

اذان کے وقت اور جہاد کے وقت اور بارش کے وقت
دعا ضرور قبول ہوتی ہے

حدیث ۴۳

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ
أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْمِنْدَاءِ وَعِنْدَ الْبَسَاءِ
حِينَ يُلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ وَوَقْتُ
الْمُطَرِّ - (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو دعائیں ایسی ہیں جو رد نہیں کی جاتیں (یعنی ضرور قبول ہوتی ہیں) یا فرمایا کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ ان کو رد کر دیا جائے (راوی کو شک ہے) اذان کے وقت کی دعا (۲) اور جہاد کے موقع پر (جنگ کرتے وقت جب مسلمان اور کافر) آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ بارش کے وقت دعا ضرور قبول ہوتی ہے (مشکوٰۃ المصابیح ص ۶۶، از ابو داؤد)

تشیخ

اس حدیث میں قبولیت دعا کے تین خاص مواقع ذکر فرمائے ہیں۔ اول اذان کے وقت۔ اس میں اذان کے شروع ہوتے وقت دعا کرنا، اذان کے درمیان دعا کرنا دونوں صورتیں آجاتی ہیں، نیز اذان کے ختم پر دعا کی مقبولیت کا وعدہ بھی ایک روایت میں آیا ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اذان دینے والے ہم سے فضیلت میں بڑھے جا رہے ہیں (ہم کو یہ فضیلت کیسے حاصل ہو) اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسی طرح کہتے جاؤ جیسے اذان دینے والے حضرات کہتے جائیں۔ پھر جب اذان کا جواب ختم ہو جائے تو اللہ سے سوال کرو۔ جو مانگو گے دے دیا جائے گا۔ (رواہ ابوداؤد)

دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ جب مؤذن کی آواز نے تو جس طرح وہ کہے اسی طرح کہتا جائے البتہ حتی علی الصلوة اور حتی علی الفلاح کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے، جب اذان کا جواب دے چکے تو درود شریف پڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ سے وسیلہ کا سوال کرے۔ وسیلہ جنت میں ایک بندہ درج ہے یہ اللہ کے ایک ہی بندے کو ملے گا۔ آپ نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایک بندہ میں ہی ہوں گا۔ پس جس نے میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی (یعنی اس نے ایسا کام کیا جو سفارش کروانے کا ذریعہ بن گیا (شکوۃ) اذان کے بعد کی جو دعا مشہور ہے یعنی اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذِهِ الدُّعْوَةِ (آخر تک) اس میں وسیلہ کا سوال موجود ہے اس دعا کو یاد کر لینا چاہیے۔ جو اسی کتاب میں مختلف اوقات کی دعاؤں کے بیان میں آگے آرہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ لَا يَرْضَى الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ یعنی اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے۔ علمائے حدیث نے اس کے دو مطلب لکھے ہیں ایک یہ کہ جس وقت اذان ہو رہی ہو اور جس وقت اقامت ہو رہی ہو اس وقت دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور دوسرا مطلب یہ

بتایا ہے کہ اذان ختم ہونے کے بعد سے اقامت کے ختم ہونے تک جو وقفہ ہے اس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے (بذل الجہود) بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت نماز کے لئے اقامت کہی جائے اس وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے اس لئے علامہ جزرئی نے حصن حصین میں اقامت اجابت میں عند اقامت الصلوٰۃ کا بھی ذکر کیا ہے۔

قبولیت دعا کا دوسرا خاص موقع یہ بتایا ہے کہ جب مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہو رہی ہو اور ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں وہ وقت بھی دعا کی قبولیت کا ہے اور بعض روایات میں ہے کہ (جہاد) فی سبیل اللہ کے لئے جس وقت صف کھڑی ہو اور اس صف میں جو شخص موجود ہو وہ جو دعا کرے گا ضرور قبول ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ جنگ شروع ہونے سے پہلے صف بنا کر کھڑے ہوئے دعا کرنا بھی بہت اہمیت رکھتا ہے اور یہ بھی دعا کی قبولیت کا خاص موقع ہے۔ جنگ ہوئی ہو یا جنگ سے پہلے صف بنائے کھڑے ہوں اس وقت اللہ کو یاد کرنا اور اللہ سے مانگنا واقعی اللہ سے خاص تعلق کی دلیل ہے ایسے مواقع میں اللہ کی طرف وہی شخص متوجہ ہوگا جس کے دل میں دعا کی عظمت اور اہمیت ہوگی اور دعا بھی خاص کر خلوص دل سے نکلے گی۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اسلامی جہاد چھوڑ دیا ہے اس لئے غیروں کی نظر میں حقیر ہیں اور جہاد کی خاص برکتوں سے محروم ہیں اگر کہیں جنگ ہے تو مسلمانوں میں ہے یا کافروں سے ہے تو اسلام کے مطابق نہیں اور اللہ کے لئے نہیں بلکہ وطن اور ملک کے لئے ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

حدیث بالا میں قبولیت دعا کا تیسرا خاص موقع بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بارش کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ بارش خود اللہ کی رحمت ہے جس وقت یہ رحمت متوجہ ہو اس وقت دعا کر لی جائے تو دوسری رحمت بھی متوجہ ہو جاتی ہے یعنی بارگاہ الہی میں دعا قبول کر لی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس موقع پر اللہ جل شانہ سے دنیا و آخرت کی خیر طلب کریں۔

۱۰ قال فی تحفة المذاکرین یدل علی خصوصية الاقامة ما اخرجہ

احمد من حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا ثوب بالصلوة فتحت ابواب السماء

واستجیب الدعاء ۱۲

حج کے دن عرفات میں دعا کی اہمیت

حدیث ۴۴۴

وَعَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ
مَا قُلْتُ أَنَا وَالسَّائِبُونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
(رواه المسترشدی)

ترجمہ

حضرت عمر بن شعیب اپنے باپ دادا کے واسطے سے روایت ہے کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی
دعا ہے اور سب سے بہتر اللہ کا ذکر جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے
(عرفات میں) کیا ہے وہ یہ ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنی اللہ کے
سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک
ہے اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۹ از ترمذی)

تشریح

اس حدیث سے عرفات میں عرفہ کے دن دعا کرنے کی فضیلت معلوم ہوئی حج کا باب
سے بڑا کن میدان عرب میں قیام کرنا ہے یہ میدان بہت بڑا ہے جو مکہ شریف سے نو میل ہے
حج کے احرام کے ساتھ جو شخص مرد ہو یا عورت ذی الحجہ کی تاریخ کو زوال سے لے کر آنے والی
ساتھ کے ختم ہونے تک یعنی صبح صادق تک ذرا دیر کو بھی عرفات میں گزر جائے یا بٹھہر جائے

اگرچہ سورہا ہو یا بے ہوش ہو، اس کا حج ہو جائے چونکہ یہ ٹہرنا ذی الحج کی تواریخ کو ہوتا ہے اس لئے اس تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں جو حضرات احرام کے ساتھ عرفات میں تاریخ مذکور پر قیام کرتے ہیں ان کی دعا خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہے یوم عرفہ کی دعا سے حج کے موقع پر عرفات ہی میں دعا کرنا مراد ہے حج تو صبح صادق ہونے تک پہنچ جانے سے ہو جاتا ہے (اور یہ آسانی اللہ پاک کی طرف سے دے دی گئی ہے کہ اگلی رات کو پھیلے دن کے ساتھ شمار کیا تاکہ دور دراز سے آنے والوں اور بھولے بھٹکے لوگوں کا بھی حج ہو جائے کہ اگر نویں تاریخ کو زوال کے وقت نہ پہنچ سکیں تو اس کے بعد بھی صبح صادق ہونے تک جب بھی پہنچ جائیں حج فوت نہ ہو) البتہ حج کا شرعاً نظام اس طرح سے رکھا گیا ہے کہ زوال کے بعد سے لے کر سورج چھینے تک حاجی حضرات عرفات میں رہتے ہیں اس چھ سات گھنٹہ کے اندر دعائیں مانگی جاتی ہیں اور گو بیٹھ کر دعا کرنا بھی درست ہے لیکن سنت یہ ہے کہ اس موقع پر کھڑے ہو کر دعا کی جائے، پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر ممکن ہو کھڑے ہو کر دعا کرے بہت بار جائے تو بیٹھ جائے اس موقع پر دعا کرنا بہت اکیسر ہے۔ اپنے لئے دعا کریں اور آل اولاد کے لئے دعا کریں، اپنے لئے اور سارے عالم کے مسلمانوں کے لئے، نیز زندوں کے لئے اور مردوں کے لئے اللہ پاک سے مغفرت طلب کریں، اُمّی ہوئی حجتوں کا سوال کریں مشکلیں حل ہونے کے لئے دعا مانگیں۔

جو حضرات اس وقت کی قیمت سمجھتے ہیں اور دعا کا ذوق رکھتے ہیں چھ سات گھنٹہ کا وقت دعا ہی میں خرچ کر دیتے ہیں لیکن بہت سے مرد اور عورت اس مبارک موقع پر بھی دعائے غفلت برتتے ہیں، کھانے پینے میں زیادہ وقت لگا دیتے ہیں، بلکہ بعض لوگ تو اس موقع پر ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ گانا وغیرہ بھی سنتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ جو شخص وہاں سے بھی محروم آگیا وہ اور کہاں پائے گا، اور بعض طالب دنیا اس مبارک موقع پر بندوں سے سوال کرتے رہتے ہیں جو بہت بڑی محرومی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ عرفات میں لوگوں سے سوال کر رہا ہے آپ نے اس سے فرمایا تو آج کے دن اور اس جگہ میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگ رہا ہے یہ فرما کر اس کو ایک قرہ رسید فرمایا (مشکوٰۃ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ شانہ کی سماء دنیا (یعنی قربانے

آسمان پر، خاص تجلی ہوتی ہے اور اللہ جل شانہ عرفات میں حاضر ہونے والے بندوں کو فرشتوں کے سامنے پیش فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو میرے بندوں کی طرف میرے پاس بال بکھرے ہوئے، غبار میں بھرے، تبلیہ، پکارتے ہوئے دور والے ہر کشادہ راستے سے آتے ہیں، میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا، اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ ان میں آپ کا فلاں فلاں بندہ اور فلاں بندی ایسے ہیں کہ ان کو بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب سمجھا جاتا ہے ان کے جواب میں اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ میں نے (سب کو) بخش دیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہیں ہے جس میں دوزخ سے آزاد ہونے والوں کی تعداد ان لوگوں کی تعداد سے زیادہ ہو جو عرفہ کے دن دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں (مشکوٰۃ) ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی دن بھی شیطان اس قدر ذلیل و خوار اور حقیر اور جلبن کے مارے غصہ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا جتنا عرفہ کے دن اس حال میں دیکھا گیا اور یہ اس وجہ سے کہ اس نے اس روز اللہ تعالیٰ کی رحمت انزلی ہوئی دیکھی اور بڑے بڑے گناہ جو اللہ پاک نے معاف فرمادیئے اُسے اس کا پتہ چلا۔ البتہ صرف ایک دن ایسا گزر رہا ہے کہ اس میں عرفہ کے دن سے بھی بڑھ کر ذلیل و حقیر اور جلبن سے غصہ میں بھرا ہوا دیکھا گیا۔ یہ جنگ بدر کا دن تھا عرض کیا گیا کہ بدر کے دن اس کو کیا بات نظر آئی؟ فرمایا اس نے دیکھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کو (مشرکین مکہ سے جنگ کرنے کے لئے) ترتیب دے رہے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح عن مالک مرسل)

مزدلفہ

مزدلفہ بھی دعا قبول ہونے کی جگہ ہے حجاج کرام عرفات سے واپس آکر جب مزدلفہ میں قیام کریں تو خصوصیت کے ساتھ نماز فجر پڑھ کر (جو صبح صادق ہوتے ہی خوب اندھیرے میں پڑھنی چاہیئے)، دعا میں مشغول ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھ کر شہر الحرام میں تشریف لائے اور قبلہ رو ہو کر دیر تک دعا مانگی اور تکبیر، تہلیل میں مشغول رہے اور اللہ کی توحید کا اقرار فرماتے رہے جیسا کہ صحیح مسلم میں مذکور ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں ایک خاص مضمون کی دعا کی جو وہاں مقبول ہوئی پھر صبح کو مزدلفہ میں وہ دعا کی تو مقبول ہو گئی۔

(کافی سنن ابن ماجہ)

فائدہ

زم زم کا پانی پی کر دعا کی جائے تو وہ بھی قبول ہوتی ہے اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث منقول ہے کہ جس مقصد کے لئے زم زم پیو وہ پورا ہو گا اگر طلب شفا کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو شفا دے گا اور اگر کسی چیز کے شر سے پناہ لینا چاہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اس سے پناہ دے گا اور اگر اس لئے پیو گے کہ تمہاری پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس ختم کر دے گا (اخرجہ الحاکم فی المستدرک ص ۱۷۲ ج ۱ وقال صحیح ان سلم من الجارودی، وقال المنذرى سلم منه فانه صدوق قال الخطيب البغدادي لكن الراوى عنه محمد بن هشام السمرقاني لا اعرفه) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ زم زم پی کر جو دعا پڑھتے تھے وہ اس کتاب میں آگے آرہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ حضرت عبد اللہ بن مبارک مکہ معظمہ آئے اور زم زم پینے لگے تو کہا کہ میں قیامت کے دن کی پیاس سے محفوظ رہنے کے لئے پیتا ہوں اس کے بعد نوش فرمایا (کذا فی الترغیب)

مکہ مکرمہ میں اجابت دعا کے مقامات

حضرت حسن بصریؒ نے مکہ والوں کو ایک خط میں لکھا تھا کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ مواقع ہیں (خصوصیت کے ساتھ) دعا قبول ہوتی ہے (۱) طواف کرتے ہوئے (۲) منزم پڑھتے ہوئے (۳) میزاب (یعنی کعبہ شریف کے پرناں) کے نیچے جو حطیم میں گرتا ہے اور اس کو میزاب رحمت کہتے ہیں (۴) کعبہ شریف کے اندر (۵) زم زم کے کنوئیں کے پاس (۶) صفا پر (۷) مردہ پر (۸) صفا مردہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے (۹) مقام ابراہیمؑ کے پیچھے (۱۰) عرفات میں (۱۱) مزدلفہ میں (۱۲) منیٰ میں (۱۳) و (۱۴) و (۱۵) تینوں جمعرات کے قریب (جہاں لکڑیاں ماری جاتی ہیں) (الحصن الحصین) ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں قبولیت دعا کے مواقع کی تعداد پندرہ میں منحصر نہیں ہے، رکن یبانی پر رکن یبانی اور حجر اود کے درمیان بھی دعا قبول ہوتی ہے، نیز غار ثور، دار ارقم، اور غار خراہ کو بھی ملا علی قاریؒ نے اجابت دعا کے

مقامات میں شمار کرایا ہے (عاشیہ الحصن) حضرت حسن بصریؒ کے ذکر فرمودہ ۱۵ مقامات
اجابت لکھنے کے بعد مولف الحصن الحصین علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ
”وان لم یجب الدعاء عند قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ففی ای موضع یمستجاب“ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے
پاس دعا قبول نہ ہوگی تو پھر کس جگہ قبول ہوگی (مطلب یہ ہے کہ روضہ اقدس علی صاحبہا
الصلوة والسلام کے پاس صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہو تو اللہ جل شانہ سے
دعا بھی کرے، لیکن قبلہ رخ ہو کر دعا کرے تاکہ کوئی جاہل یہ نہ سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے مانگ رہے ہیں۔

کعبہ شریف پر نظر پڑے تو اس وقت بھی دعا کرے اس موقع پر دعا قبول ہونے کے
سلسلہ میں بعض روایات مروی ہیں (کما فی عدة الحصن الحصین و شرحہ
تحفة الذاکرین)

باب ششم

توبہ و استغفار کی ضرورت اور اہمیت
ان کے فضائل اور فوائد

نیز

توبہ کا طریقہ اور اس کے لوازم کا تفصیلی بیان

پھٹا باب

اس باب میں توبہ و استغفار کے فضائل و فوائد اور توبہ کا طریقہ اور اس کے لوازم بیان کئے جلتے ہیں۔

اولاً آیات شریفہ کا ترجمہ لکھا جاتا ہے اس کے بعد حدیثوں کا مضمون شروع ہو گا انشا اللہ تعالیٰ

توبہ قبول فرمانے کا وعدہ

(۱) وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۚ وَ يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۚ

(شوری ۳۷)

اور وہ ایسا ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور وہ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس کو جانتا ہے اور اُن لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور اُن کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے۔

آپ فرمادیجئے کہ اے میرے وہ
بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی
کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید
مت ہو جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ
سب گناہوں کو معاف فرما دے
گا بے شک وہ غفور رحیم ہے۔
اور رجوع ہو جاؤ اپنے رب کی
طرف اور جھک جاؤ اس کی بارگاہ
میں اس سے پہلے کہ تمہارے پاس
عذاب آجائے پھر تمہاری مدد نہ کی
جائے گی۔

کیا اُن لوگوں نے نہیں جانا کہ اللہ
پاک توبہ قبول فرماتا ہے اپنے بندوں
سے اور صدقات قبول فرماتا ہے اور
بے شک اللہ خوب زیادہ توبہ قبول
فرمانے والا ہے اور مہربان ہے۔

(۲) قَدْ يُعْبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا
عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا
مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ
هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝
أَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلُمُوا
لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ
الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ
(نساء ۶۷)

(۳) أَلَمْ يُلْسِمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ
يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ
وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ
اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
(توبہ ۱۳۶)

اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخشتا ہے اور توبہ قبول فرماتا ہے

اور جو شخص کوئی گناہ کرے یا اپنے
نفس پر ظلم کرے پھر اللہ پاک سے
معفرت چاہے تو وہ اللہ پاک کو
غفور رحیم پائے گا۔

پس جو شخص توبہ کرے ظلم کرنے
کے بعد اور حال درست کر لے تو

(۴) وَمَنْ يَعْمَدْ سُوءًا أَوْ
يُظْلِمْ نَفْسًا ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ
اللَّهُ يَجْعِدِ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
(نساء ۱۶۷)

(۵) فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ
وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا، بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

عَلَيْهِ رَأَتْ اللَّهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ
(مائتہ ۶۴)

استغفار اور توبہ کا حکم

اور جو بھی کچھ تم آگے بھیج دو گے اپنی جانوں کے لئے تو اس کو پاؤ گے اللہ کے پاس وہ بہتر ہو گا اور ثواب کے اعتبار سے بہت بڑی چیز ہو گی۔ اور اللہ سے مغفرت طلب کرو بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

(۶) وَمَا تَقَدَّمُوا إِلَىٰ أَنْفُسِكُمْ
مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ
هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا
وَأَسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ إِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ
(سورہ مزمل ۲۴)

اور مغفرت طلب کرو اپنے رب سے پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، بے شک میرا رب رحم کرنے والا ہے بہت محبت والا ہے۔

(۷) وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ
تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ
وَدُودٌ
(سورہ ہود ۸۴)

کیا توبہ نہیں کرتے اللہ کے حضور میں اور اس سے مغفرت طلب نہیں کرتے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۸) أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ
وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ وَاللَّهُ
غَفُورٌ رَحِيمٌ
(مائتہ ۱۰۶)

اور بے شک بات یہ ہے کہ تم میں سے جس شخص نے نادانی سے کوئی بُرا کام کر لیا پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور حال درست کر لیا تو

(۹) أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ
وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ
(انعام ۶۴)

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

توبہ اور عمل صالح والے کامیاب ہوں گے

- (۱۰) فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَ
عَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ
يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ
(قصص ۷۷)
- (۱۱) وَتَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا
إِنَّهَا الْمُؤْمِنُونَ سَعَتَكُمْ
تُفْلِحُونَ
(سورہ النور ۴۷)
- البتہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان
لے آئے اور نیک کام کیا کرے
تو ایسے لوگ امید ہے کہ فلاح
پانے والوں میں سے ہوں گے۔
اور توبہ کرو اللہ کے حضور میں تم
سب اے مومنو، تاکہ تم کامیاب
ہو جاؤ

استغفار اور توبہ کے دنیاوی فوائد

- (۱۲) وَلَيَقُومَنَّ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تَوْبُوا إِلَىٰ رَبِّ السَّمَاءِ
عَلَيْكُمْ مِّنْ ذُرَارَةٍ تَدْعُو
إِلَىٰ قَوْمِكُمْ وَلَا تَنُوتُوا
مُجْرِمِينَ
(ہود ۵۷)
- اے میری قوم مغفرت طلب کرو
اپنے رب سے پھر توبہ کرو اُس کے
حضور میں وہ بھیج دے گا تمہارے
اوپر خوب بارشیں، اور بڑھا
دے گا تمہاری قوت میں اور
زیادہ قوت، اور منہ مت پھیرو
مجرم بنتے ہوئے۔

عرفات سے واپس ہو کر استغفار کا حکم

- (۱۳) ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ
أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا
پھر تم سب اُسی جگہ (یعنی عرفات
سے) واپس آؤ جس جگہ سے او

اللَّهُ يَا اللَّهُ غُفُورٌ رَحِيمٌ لوگ واپس ہوں اور اللہ سے
(سورہ بقرہ ۲۴۶) استغفار کرو۔ بے شک اللہ بخشنے
والا مہربان ہے۔

حدیث ۴۵

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا
كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغْتَ ذُنُوبَكَ عَنَاتِ
السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ
لَوْ أَتَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ تَقِيْتَنِي لَا تَشْرِكَ
بِي شَيْئًا لَا سَيِّئَكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً۔

(رواہ ابوترحمٰنی وقال حدیث حسن غریب)

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے انسان! بے شک توجہ تک مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید لگائے رہے گا میں تجھ کو بخشوں گا۔ تیرے گناہ جو بھی ہوں اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں کو پہنچ جائیں پھر (بھی) تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا، اور میں کچھ پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اے انسان! اگر تو اتنے گناہ لے کر میرے پاس آئے جس سے ماری زمین بھر جائے پھر مجھ سے اس خیال میں ملاقات کرے کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا ہو تو میں اتنی ہی بڑی مغفرت سے تجھ کو نوازاؤں گا جس سے

زمین بھر جائے (ترمذی ص ۵۰۹ ابواب الدعوات)

تشریح

یہ حدیث مومن بندوں کے لئے اعلانِ عام ہے جو شہنشاہِ حق تعالیٰ کی طرف سے نشر کیا گیا ہے۔ انسانوں سے لغزشیں اور خطائیں ہو جاتی ہیں۔ احکام کی ادائیگی میں خامی رہ جاتی ہے موافقت اور پابندی میں فرق آ جاتا ہے۔ چھوٹے بڑے گناہ اپنی نادانی سے بندہ کر بیٹھتا ہے اللہ پاک نے اپنے بندوں کی مغفرت کے لئے ایسا عمدہ اور سستا اور آسان نسخہ تجویز فرمایا ہے کہ جس میں کچھ بھی غریح نہیں ہوتا۔ ہر شخص اس کو استعمال کر سکتا ہے اور وہ یہ کہ عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں مضبوطِ امید رکھتے ہوئے مغفرت کا سوال کرے۔ دل میں شرمندہ اور پشیمان ہو کر ہائے مجھ ذلیل و حقیر سے مولائے کائنات خالقِ موجودات تبارک و تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہو گئی۔ اتنے سے عمل پر اللہ پاک سب کچھ بخش دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ لا ابالی (یعنی بخشنے میں مجھ پر کوئی بوجھ نہیں مجھے کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں ہے نہ بڑے گناہ بخشنے میں کوئی مشکل ہے نہ چھوٹا گناہ معاف کرنے میں کوئی مانع ہے ان الکبائر فی المغفرت کا اللهم گناہوں کی کثرت کی دو مثالیں ارشاد فرماتے ہوئے مومنین کو مزید تسلی دی اور فرمایا کہ اگر تیرے گناہ اس قدر ہوں کہ اُن کو جسم بنایا جائے اور زمین سے آسمان تک پہنچ جائیں اور ساری فضا آسمان و زمین کے درمیان، کو بھر دیں تب بھی مغفرت مانگنے پر میں مغفرت کر دوں گا اور اگر تیرے گناہ اس قدر ہوں کہ ساری زمین اُن سے بھر جائے تب بھی میں بخشنے پر قادر ہوں اور سب کو بخشتا ہوں۔ تیرے گناہ زمین کو بھر سکیں گے تو میری مغفرت بھی زمین کو بھر سکتی ہے بلکہ اس کی مغفرت تو بے انتہا ہے آسمان و زمین کی وسعت اور ظرفیت اس کے سامنے ہیچ و ریح ہے البتہ کافر و مشرک کی بخشش نہ ہوگی جیسا کہ حدیث شریف کے آخر میں بطور شرط کے فرمایا ہے لَا تَشْرِكْ بِي شَيْءٍ اور قرآن شریف میں ارشاد ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ (نساء)

بے شک اللہ نہیں بخشے گا اس کو
کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے اور
بخش دے گا اس کے علاوہ کو

اس کے لئے چاہئے۔

ہاں اگر کوئی کافر و مشرک مسلمان ہو جائے تو وہ بھی نجات کا مستحق ہو جائے گا بندوں سے بکثرت چھوٹے بڑے گناہ صادر ہوتے رہتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں وہ بھی صحیح طریقے پر ادا نہیں ہوتی ہیں۔ شروع سے آخر تک ہر عبادت میں کوتاہیاں ہوتی ہیں۔ مکرورات کا ارتکاب ہوتا ہے اور فرائض و اجابات کی ادائیگی بھی کا حق ادا نہیں ہو پاتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ توبہ و استغفار کی بہت زیادہ کثرت کی جائے۔

بندہ ہماں بر کہ ز تقصیر خویش
عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش
کس نتواند کہ بجب آورد

(سعدی)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھائیے، جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وہی مشہور دعا بتائی جسے عام طور سے نماز میں درود شریف کے بعد پڑھا کرتے ہیں۔ یعنی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
فَاَغْفِرْ لِّیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَاَرْحَمِنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

(بخاری و مسلم) ترجمہ یہ ہے (اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور نہیں بخش سکتا گناہوں کو مگر تو ہی، پس مجھے بخش دے ایسی بخشش جو تیری طرف سے ہو، اور مجھ پر رحم فرما بلاشبہ تو بخشنے والا بہت مہربان ہے، غور کرنے کی بات ہے کہ نماز پڑھی ہے جو سراسر خیر ہے اللہ تعالیٰ کافر فیضہ ادا کیا ہے جس کے نیکی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، اور فریضہ ادا بھی کس نے کیا ہے؟

۱۔ (ترجمہ) بندہ یہی بہتر ہے جو بارگاہ خداوندی میں اپنے قصوروں کی معذرت پیش کرتا رہے، ورنہ اس کی مقدس ذات کے لائق عمل کر کے کوئی بھی ہند برا نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

صدیق اکبرؓ نے، پھر اُن کو تعلیم دی جا رہی ہے کہ نماز کے ختم پر مغفرت کی دعا کرو۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ جل شانہ کی بارگاہ کے شایانِ شان کسی سے بھی عبادت نہیں ہوتی۔ عبادت کئے جاؤ اور مغفرت مانگے جاؤ۔ صالحین کا یہی طرزِ عمل رہا ہے اور اسی میں خیر ہے گناہ ہو جانے پر تو سبھی توبہ و استغفار کرتے ہیں اہلِ دلِ مخلصین کا لینِ نیکی کر کے استغفار کرتے ہیں اور یہ طرزِ زندگی ان کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں نصیب ہوا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ اللہ کے سب سے زیادہ مقرب بندے ہیں اللہ نے آپ کو وہ کچھ عطا فرمایا جو کسی کو نہیں دیا، آپ راتوں رات نمازوں میں کھڑے رہتے تھے اور اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لئے بڑی بڑی محنتیں کرتے تھے۔ اللہ نے آپ کو حکم دیا کہ

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ
تَوَّابًا

پس آپ اپنے رب کی تسبیح اور
تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی
درخواست کیجئے، بے شک وہ بڑا
توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

آپ فرض نماز کا سلام پھیر کر تین بار آسْتَغْفِرُ اللہ پڑھتے تھے یعنی اللہ جل شانہ سے مغفرت کا سوال کرتے تھے (صحیح مسلم) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم یہ شمار کرتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس میں سوا مرتبہ یہ پڑھتے ہیں۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ (اے میرے رب میری مغفرت فرما دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا ہے اور بہت بخشش فرمانے والا ہے) (ترمذی ابو داؤد وغیرہ)

پس جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا جو اللہ کے معصوم بندے تھے اور سیدِ المعصومین تھے تو ہم گناہ گاروں کو کس قدر استغفار کرنا چاہیے۔ اس کو خود ہی غور کر لیں استغفار مغفرت طلب کرنے کو اور توبہ گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف رجوع ہونے کو کہتے ہیں، توبہ کی حقیقت یہی ہے کہ جو ہو چکا اُس پر سچے دل سے شرمساری اور ندامت ہو اور معافی کی خواہش گہری ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد ہو اور حقوق اللہ اور حقوق العباد جو تلف کئے ہوں ان کی تلافی ہو۔ آج کل جیسے ہر عبادت میں غفلت اور بے دھیانی اور کوتاہی نے جگہ پکڑ لی ہے توبہ استغفار

بھی غفلت کے ساتھ ہوتے ہیں اور سچی توبہ جس میں دل حاضر ہو اور جس میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد ہو اور جس کے بعد حقوق کی تلافی کی جاتی ہو اس کا خیال بھی نہیں آتا اسی غفلت واسے استغفار کے بارے میں حضرت زبیرؓ نے فرمایا: **اسْتَغْفَرْنَا نَائِحَاتِ الْجِلْدِ** استغفار بہ کشنیر یعنی ہمارا استغفار بھی ایک طرح کی معصیت ہے اس کے لئے بھی استغفار کی ضرورت ہے۔ اور حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم لوگ **اسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ** وَ **اَلتَّوْبَةُ اَتِيَتْكُمْ** کیونکہ اس کا معنی یہ ہے کہ میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔ زبان سے تو یہ کہا اور دل بالکل اس طرف منوج نہیں ہے۔ لہذا اس بات کا دعویٰ کرنا کہ میں استغفار و توبہ میں مشغول ہوں یہ ایک طرح کا جھوٹ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت ربیع بن خثیمؓ نے فرمایا کہ بجائے مذکورہ الفاظ کے **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ تَبَّ عَلَيَّ** کہتا رہے۔ کیونکہ اس میں کوئی دعویٰ نہیں ہے سوال ہے اور گو سوال بھی غفلت کے ساتھ مناسب نہیں کیونکہ یہ بھی بے ادبی ہے لیکن اللہ جل شانہ کا کرم ہے کہ اس پر مواخذہ نہیں فرماتے اور جب کوئی شخص برابر **تَبَّ عَلَيَّ** اور **تَبَّ عَلَيَّ** کہتا رہے گا تو کسی مقبولیت کی گھڑی میں انشاء اللہ دعا قبول ہو ہی جائے گی۔ کیونکہ جو شخص کسی دروازے کو کھٹکھٹاتا رہے گا تو کبھی نہ کبھی دروازہ کھل ہی جائے گا اور داخل ہونے کا موقع مل جائے گا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَفْعَلُوا الْخَيْرَ اَذْهَرَ كُمْ وَ تَعْتَرِضُوا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ فَإِنَّ لِلّٰهِ نَفَحَاتٍ مِّنْ رَّحْمَتِهِ يَصِيبُ بِهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَ سَلُوا اللّٰهَ اَنْ يَّسَّرَ عَوْرَاتِكُمْ وَ اَنْ يُّؤْمِنَ رَوْعَاتِكُمْ** (قال فی مجمع الزوائد رواہ الطبرانی و اسنادہ رجالہ رجال صحیح غیر عیسیٰ بن موسیٰ بن یاس بن البکیر و ہونقۃ) یعنی زندگی بھر نیک کام کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ہواؤں کے سامنے آتے رہو کیونکہ اللہ کی رحمت کی ہوائیں چلا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں پہنچا دیتے ہیں اور تم اللہ سے اس بات کا سوال کرو کہ

سَلِّ قَوْلَ رَابِعَةٍ وَقَوْلَ الرَّبِيعِ وَقَوْلَ لُقْمَانَ ذَكَرَهَا ابْنُ الْجَزَرِيِّ

تمہارے گناہوں اور عیبوں کو چھپائے اور تمہارے خوف کو ہٹا کر امن و امان نصیب فرمائے معلوم ہوا کہ دعا اور استغفار میں لگا ہی رہنا چاہیے نہ جانے کس وقت قبولیت کی گھڑی ہو اور کام بن جائے حضرت لقمان حکیم نے فرمایا کہ تو اپنی زبان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کہتے رہنے کی عادت ڈال دے کیونکہ بعض گھڑیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں اللہ پاک سائل کا سوال رد نہیں فرماتے۔ استغفار دل حاضر کر کے ہو تو بہت ہی عمدہ بات ہے اگر حضوری قلب نہ ہو تب بھی زبان پر تو استغفار جاری رہنا ہی چاہیے یہ بھی انشاء اللہ بہت کام دے دے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے صَلَوٰتِيْ يَسْتَنْ قَجَدَ خِي صَحِيْفَتِهِ اسْتَغْفَارًا كَثِيْرًا یعنی اس کے لیے خوشخبری ہے جو (قیامت کے دن) اپنے اعمال نامہ میں بہت استغفار پائے (ابن ماجہ وغیرہ) اور اعمال نامے میں اسی وقت زیادہ استغفار پائے گا جب کہ دنیا میں رہتے ہوئے اس کی کثرت کی ہوگی۔ لہذا استغفار میں کبھی کوتاہی نہ کی جائے اور مواقع نکال کر حضور قلب اور پوری ندامت کے ساتھ توبہ کرتے رہا کریں۔ تاکہ ہمیشہ غفلت والا ہی استغفار نہ رہے اگر ہر وقت حضور قلب نہیں ہو سکتا تو کبھی کبھی تو اس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ رات کو سونے سے قبل خوب دل حاضر کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر خوب گڑگڑا کر توبہ واستغفار کر لیا کرے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ مومن بندہ اپنے گناہوں کو ذوق خدا کی وجہ سے، ایسا سمجھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے (اور) ٹوڑ رہا ہے کہ اس پر کہیں گرنے پڑے اور بدکار آدمی اپنے گناہوں کو ایسا سمجھتا ہے جیسے اس کی ناک پر کوئی مکھی گزرنے لگی اور اس نے ماتھے ہلا کر ہٹا دی (مشکوٰۃ المصابیح) اول تو گناہوں سے بچنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنے کی ضرورت ہے پھر اگر گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ واستغفار کرے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَخْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا اِذَا اَسَاؤْا اسْتَخْفَرُوْا (اے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما دے کہ جب وہ نیک کام کریں تو خوش ہوں اور جب گناہ کر بیٹھیں تو استغفار کریں (مشکوٰۃ) درحقیقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو تعلیم دینے کے لئے یہ دعا اختیار فرمائی کیونکہ آپ تو معصوم تھے

گناہوں سے پاک تھے، ایک صحابیؓ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جب تیری نیکی تجھے خوش کرے اور تیری بُرائی تجھے بُری لگے تو (مجھ لے کہ) تو مومن ہے (مشکوٰۃ) جس طرح نیکی کر کے خوش ہونا چاہیے کہ مجھ پر اللہ کا فضل و انعام ہے جس نے نیکی کی توفیق دی اور اس کا احسان ہے کہ اس نے اپنی مرضی کے کام میں مجھے مشغول فرما دیا اسی طرح گناہ سرزد ہو جانے پر بہت زیادہ رنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے کہ ہائے مجھ سے خالق و مالک کی نافرمانی ہو گئی اور مجھ جیسا حقیر و ذلیل مولائے کائنات جل مجدہ کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھا، یا اللہ مجھے معاف فرما، درگزر فرما، میری مغفرت فرما، بخش دے، رحمت کی آغوش میں چھپالے،

گناہ تو بندوں سے ہو ہی جاتے ہیں لیکن گناہوں پر جرأت کرنا اور گناہوں میں ترقی کرتے رہنا بہت بڑی نادانی ہے، ایک حدیث میں ارشاد ہے کُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُهُمْ أَسْفَحُ خَطَايَاهُمْ (یعنی تمام انسان خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو خوب زیادہ توبہ کرنے والے ہیں) (مشکوٰۃ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ شیطان نے اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے رب آپ کی عزت کی قسم میں آپ کے بندوں کو برابر صحیح راہ سے ہٹاتا رہوں گا جب تک کہ ان کی روئیں ان کے جسموں میں رہیں گی، پروردگارِ عالم جل شانہ نے فرمایا کہ مجھے اپنی عزت و جلال اور رفعت کی قسم ہے جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کو بخشا رہوں گا (مشکوٰۃ عن احمد) اور یہ بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ توبہ و استغفار کر لینے کے گھنٹہ میں گناہ کرتے رہنا درست نہیں ہے کیونکہ آئندہ کا حال معلوم نہیں، کیا پتہ توبہ سے پہلے موت آجائے، پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ توبہ و استغفار کی دولت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو گناہوں سے بچنے کا دھیان رکھتے ہیں اور کبھی کبھار گناہ ہو جاتا ہے تو توبہ کر لیتے ہیں اور جو لوگ مغفرت کی خوشخبریوں کو سامنے رکھ کر گناہ پر گناہ کرتے چلے جاتے ہیں ان کو توبہ و استغفار کا خیال تک نہیں آتا۔ پھر بھی جس قدر گناہ ہو جائیں دانستہ طور پر ہوں یا نادانستہ طریقہ پر، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں، اللہ کی رحمت کے سامنے لاکھوں کروڑوں گناہوں کی کوئی حیثیت نہیں، قرآن مجید میں ارشاد

ہے۔

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا
عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا
مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ
هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

آپ میری طرف سے فرما دیجئے کہ
اے میرے بندو! جنہوں نے
اپنی جانوں پر زیادیاں کی ہیں تم
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید
مت ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام
گناہوں کو معاف فرمادے گا واقعی
وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ کسی بھی چیز کو ذلت یا صفات میں، اللہ کی برابر قرار نہیں دیتا تھا (یعنی شرک نہیں کرتا تھا) تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا خواہ اس کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہوں (مشکوۃ) اللہ جل شانہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ جب بندہ نیکی کرتا ہے تو کم از کم دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے بڑھ کر سات سو بلکہ سات لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جب گناہ کرتا ہے تو ایک گناہ کا ایک ہی لکھا جاتا ہے اور وہ بھی اس وقت لکھا جاتا ہے جب گناہ کر کے توبہ استغفار نہ کرے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو کوئی مسلمان گناہ کر لیتا ہے تو فرشتہ تین گھڑی کے بعد (یعنی تھوڑی ہی) اعمال نامہ میں لکھنے سے توقف کرتا ہے پس اگر وہ گناہ سے استغفار کر لیتا ہے تو فرشتہ اس گناہ کو نہیں لکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (اس گناہ پر) اس کو عذاب نہیں دے گا (کذا

لہ عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامه يكفر الله عنه كل سيئة كان زلفها وكان بعد المقصاص احسنه بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف الى اضعاف كثيرة والسيئة بمثلها الا ان يتجاوز الله عنها رواه البخاری کتاب فی مشکوۃ ص ۱۲۱

فی التَّوْبَةِ عَنْ الْحَاكِمِ وَقَالَ صَحِيحُ الْأَسْنَادِ) اور اگر توبہ استغفار نہ کیا تو فرشتہ اس گناہ کو کلمہ دے گا مگر ایک گناہ کا ایک ہی کلمہ جائے گا، پھر صغیرہ گناہوں کی معافی نیکیوں کے ذریعہ بھی ہوتی رہتی ہے (اور صغیرہ گناہ ہی زیادہ ہوتے ہیں اور ان پر مواخذہ بھی ہو سکتا ہے اور صغیرہ پر اصرار ہو تو کبیرہ بن جاتا ہے پس صغیرہ گناہوں کا نیکیوں کے ذریعہ معاف ہونا بھی اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے) البتہ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور توبہ، توبہ کی طرح ہونی چاہیے جس کے لوازم اور شرائط انشاء اللہ تعالیٰ ابھی بیان ہوں گے۔

استغفار جہاں گناہوں کی معافی اور نیکیوں کی خامی اور کوتاہی کی تلافی کا ذریعہ ہے وہاں اور دوسرے بہت سے فوائد کا بھی سبب ہے۔ بارش لانے اور اللہ کی دوسری نعمتیں حاصل کرنے کے لئے کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔ قرآن مجید میں حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت کا ذکر فرمایا ہے جو انہوں نے اپنی قوم کو کہی تھی۔

وَلْيَقُومُوا اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ
عَلَيْكُمْ مِثْرًا أَوْ يُزِدْكُمْ قُوَّةً
إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَكَّلُوا
مُجْرِمِينَ ۝
(سورۃ ہود ع ۵)

مبت کرو۔

سورۃ نوح میں حضرت نوح علیہ السلام کی نصیحت نقل فرماتی ہے۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ
إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا لَا يُرْسِلِ
السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِثْرًا
وَيُهْدِدْكُمْ سَبِيلَ آلِهِ
وَيَبْنِيَنَّ وَيَجْعَلَ لَكُمْ
جَنَّتٍ وَ يَجْعَلَ لَكُمْ أَنْهَارًا

اور تمہارے لئے باغ بنا دے گا

اور تمہارے لئے نہری بہادے گا

ان آیات سے بالکل واضح طور پر معلوم ہوا کہ توبہ واستغفار خوب بارش لانے اور طاقت اور قوت میں اضافہ ہونے اور مال اور اولاد کے بڑھنے اور باغات اور نہری نصیب ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ لوگ بہت سی تدبیریں کرتے ہیں تاکہ طاقت میں اضافہ ہو اموال میں ترقی ہو آل اور اولاد میں کثرت ہو لیکن توبہ واستغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بلکہ اس کے برعکس گناہوں میں ہی ترقی کرتے چلے جاتے ہیں یہ بہت بڑی نادانی ہے۔

اعمال کی اصلاح کے لئے بھی استغفار کو بڑا دخل ہے۔ حضرت عذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں اپنے گھر والوں کے بارے میں تیز زبان واقع ہوا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ڈر ہے کہ میری زبان مجھے کہیں دوزخ میں داخل نہ کرادے، آپ نے فرمایا تم استغفار کو کیوں چھوڑے ہوئے ہو بلاشبہ میں اللہ سے روزانہ سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اخبرہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین و اقمرہ المذہبی

زبان کی تیزی کی اصلاح کے لئے اس حدیث میں استغفار کو علاج قرار دیا ہے ہر طرح کے مصائب اور تفکرات سے نجات پانے کے لئے بھی استغفار بہت اسیر ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

مَنْ تَزَيَّمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ
اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ
مُخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ
فَرَجًا وَرِزْقًا مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ۔

جو شخص استغفار میں لگا رہے
اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر دشواری
سے نکلنے کا راستہ بنا دیں گے اور ہر
فکر کو ہٹا کر کشادگی فرما دیں گے
اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیں
گے جہاں سے اس کو وہیاب بھی نہ
ہوگا۔

(احمد - ابوداؤد)

دل کی صفائی کے لئے بھی استغفار بہت بڑی چیز ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ میرے دل پر میل آجاتا ہے اور بلاشبہ میں ضرور اللہ تعالیٰ سے روزانہ سو

مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (رواہ مسلم) اس روایت میں روزانہ سو مرتبہ استغفار کرنے کا ذکر ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ ہر مجلس میں سو مرتبہ توبہ استغفار کرتے تھے۔ اس میں کوئی تعارض نہیں، ممکن ہے پہلے روزانہ سو مرتبہ استغفار فرماتے ہوں پھر ہر مجلس میں سو مرتبہ استغفار کا اہتمام شروع فرما دیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ روزانہ سو مرتبہ جس استغفار کا ذکر ہے وہ ہر مجلس والے استغفار کے علاوہ ہو۔ یہ جو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے دل پر میل آجاتا ہے۔ اس کے بارے میں علماء محققین اور عارفین کاملین نے کئی باتیں لکھی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جہاد وغیرہ کے انتظامی امور اور امت کے مصالح کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے جو تھوڑا سا دل بٹ جاتا تھا اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف کامل توجہ میں جو تھوڑا سا فرق آجاتا تھا (جو بلا شرکت غیر سے ہونی چاہیے) اس کو آپ نے دل کے میل سے تعبیر فرمایا ہے گو امت کے مصالح کی طرف متوجہ ہونا اور امور جہاد کو انجام دینا بھی بہت بڑی عبادت ہے لیکن ان میں لگنے کی وجہ سے بارگاہ ربوبیت کی بلا شرکت غیر سے حاضری میں جو کمی آگئی اور اس سے جو دل متاثر ہوا، اس اثر کو میل فرمایا اور اس کو زائل کرنے کے لئے آپ کثرت سے استغفار کرتے تھے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ میرے دل پر میل آجاتا ہے اور اس کو استغفار سے دھوتا اور صاف کرتا ہوں تو ہم لوگوں کو کس قدر استغفار کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کو خوب غور کریں اور استغفار کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ ہم تو سراپا گناہوں میں لت پت ہیں اور فظاؤں میں ملوث ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ مومن بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ داغ لگ جاتا ہے پس اگر توبہ اور استغفار کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر توبہ و استغفار نہ کیا بلکہ گناہوں میں اور زیادہ بڑھتا چلا گیا تو یہ (سیاہ داغ بھی بڑھتا رہے گا) یہاں تک کہ اس کے دل پر غالب آجائے گا پس یہ داغ ہی وہ ننگ ان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

(احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

یہ سورہ مطففین کی آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

برگز ایس نہیں بلکہ اُن کے دلوں پر اُن کے اعمال کا رنگ بیٹھ گیا ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ دلوں میں رنگ لگ جاتا ہے اور ان کی صفائی استغفار ہے (کما فی المستغیب عن ابیہقی) یہ رنگ گناہوں کی وجہ سے دل پر سوار ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا۔ گناہوں کی آلائش سے دل کو صاف کرنا لازم ہے لہذا اگر کبھی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ استغفار کریں جو لوگ توبہ و استغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اُن کے دل کا ناس ہو جاتا ہے پھر نیکی بدی کا احساس تک نہیں رہتا اور اس احساس کا ختم ہو جانا بد بختی کا باعث ہو جاتا ہے۔ اپنے لئے اور والدین کے لئے اور آل اولاد کے لئے اور اساتذہ و مشائخ کے لئے احباب و اصحاب کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے مردہ ہوں یا زندہ مرد ہوں یا عورت سب کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔

اللہ جل شانہ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
(سورہ مائدہ)

سو آپ اس کا یقین رکھیے کہ اللہ

کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں، اور

آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہتے

اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان

عورتوں کے لئے بھی (استغفار کیجئے)

ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے استغفار کرے، سورہ حشر میں ارشاد ہے۔

كَانَ ذَيْنَ جَبَأٍ وَامِنُ بَعْهِمْ
يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ

اور (مالِ فتنی میں ان لوگوں کا بھی

حق ہے) جو لوگ ان کے بعد آئے

۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معصوم تھے آپ سے گناہ سرزد نہیں ہو سکتا تھا، لہذا علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں خطا اپنے اصلی معنی میں مراد نہیں ہے بلکہ کبھی کبھی اجتہادی طور پر جو کوئی عمل خلاف انصاف صادر ہو گیا وہ مراد ہے۔

(راجح بیان القرآن)

لَا خَوْفًا عَلَيْنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلُ فِتْنًا
قُلُوبَنَا عِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا
رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ
(سورہ حشر ۱۶)

والوں کی طرف سے کہیں نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب بے شک آپ
بڑے شفیق ہیں بہت رحم والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میت قبر میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کوئی ڈوبنے والا فریاد کرنے
والا ہو، میت دعا کا منتظر رہتا ہے جو اُسے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچ
جائے جب کسی کی دعا اس کو پہنچتی ہے تو وہ اس کو دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے زیادہ محبوب
ہوتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا کے سبب (میت پر) پہاڑوں کی برابر رحمت
اور مغفرت، داخل فرماتے ہیں، اور بلاشبہ اموات کے لئے زندوں کا ہدیہ استغفار کرنا ہے۔

(مشکوٰۃ عن ابیہتی فی شعب الایمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ عزوجل جنت میں اپنے نیک بندہ کا درجہ بلند فرمادیتے ہیں،
وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا؟ اللہ جل شہ کا ارشاد ہوتا ہے کہ
تیری اولاد نے جو تیرے لئے مغفرت کی دعا کی ہے یہ اس کی وجہ سے ہے (مشکوٰۃ)

استغفار کے صیغے

جن الفاظ سے بھی اللہ پاک سے گناہوں کی مغفرت طلب کی جائے وہ سب استغفار
ہے لیکن جو الفاظ احادیث شریفہ میں وارد ہوتے ہیں، اُن کے ذریعہ استغفار کرنا زیادہ افضل
ہے کیونکہ یہ الفاظ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہیں۔ ان میں سے جو حدیث
کی کتابوں میں ہمیں ملے ہیں ذیل میں درج کیئے جاتے ہیں۔

(۱) رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبَ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ الشَّوَابُ الْغَفُورُ .

(اے میرے رب میری مغفرت فرما دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک آپ بہت توبہ قبول فرمانے والے ہیں اور بہت بخشش فرمانے والے ہیں) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر مجلس میں سو بار یہ کلمات پڑھتے تھے (سنن ترمذی والبوداؤد)

(۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے تین بار یوں کہا (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَعْظِيْمَةَ اَذِيٍّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالتَّوْبُ إِلَيْهِ) اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو (اخرجه الحاكم ص ۵۱۱ ج ۱) وقال صحيح على شرط الشيخين لكن قال المذهبى ابوسنان الراوى لم يخرجه له البخارى ۵۱ ومع ذلك هو ثقة كما فى التقريب)

(۳) ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جس نے (سات کو) اپنے بستر پر ٹھکانا پکڑ کر تین بار یہ پڑھا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَذِيٍّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالتَّوْبُ إِلَيْهِ اللہ تعالیٰ شانہ اس کے گناہ معاف فرمادیں گے اگرچہ کمند کے بھاگوں کے برابر ہوں۔ اگرچہ درختوں کے پتوں کے برابر ہوں اگرچہ مقامِ عالج کے ریت کے برابر ہوں اگرچہ دنیا کے تمام دنوں کی تعداد کے برابر ہوں (اخرجه الترمذی فى الدعوات وقال حسن غريبت)

(۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دو یا تین مرتبہ یہ کہا اَذْنُوبَاةً وَاذْنُوبَاةً ہائے میرے گناہ ہائے میرے گناہ۔

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو یہ کہہ
اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتَكَ أَوْسَعُ اے اللہ آپ کی مغفرت میرے

۱۔ میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو بڑا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اس کی جناب میں توبہ کرتا ہوں ۱۲

مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتِكَ أَرْجِي
عِندِي مِنْ عَمَلِي۔
گناہوں سے بہت زیادہ بڑی ہے
اور آپ کی رحمت میرے نزدیک
میرے عمل سے بڑھ کر اُمید کرنے کے لائق ہے۔

اُس نے یہ الفاظ کہے آپ نے فرمایا پھر کہو انہوں نے پھر دہرائے۔ آپ نے فرمایا
پھر کہو انہوں نے پھر دہرائے آپ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرما
دی۔ (اخرجہ الحاكم ص ۵۴۴، ج ۱) وَقَالَ رَوَاهُ عَنْ آخِرِهِمْ مَدِينُونَ
مَنْ لَا يَعْرِفُ وَاحِدَهُمْ بِجَرَحٍ وَابِيهِ الذَّهَبِيُّ

(۵) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ
بِمَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ
اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ وَ اَنْتَ عَلٰی
كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ۔
اے اللہ میں آپ سے اُن سب گناہوں
کی مغفرت چاہتا ہوں جو میں نے پہلے
کئے اور بعد میں کئے اور جو ظاہر میں
کئے اور پوشیدہ طریقے پر کئے۔ آپ
آگے بڑھانے والے ہی اور آپ پیچھے
ہٹانے والے ہی اور آپ ہر چیز
پر قادر ہیں۔

(اخرجہ الحاكم ص ۵۴۵، ج ۱) وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ

الشیخین وَاقره الذَّهَبِيُّ

(۶) حضرت ثناء بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستغاریوں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنیْ وَ اَنَا
عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ
وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ۔
اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے
سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے
پیدا فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ
ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
صَنَعْتُ أَبْوْعَ كُلِّ
بِنْعَمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبْوْعَ
بِدُنْيَايَ فَأَعْفِرْ لِي فَإِنَّهُ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا
أَنْتَ -

وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے
ہو سکے، میں نے جو گناہ کئے ان کے
شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں
تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور
اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں
لہذا مجھے بخش دے کیوں کہ تیرے
علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش
سکتا ہے۔

جس نے صدقِ دل سے دن میں یہ الفاظ کہے اور پھر اسی روز شام ہونے سے پہلے مر گیا
تو اہل جنت میں سے ہوگا اور جس نے صدقِ دل سے یہ الفاظ رات کو کہے اور پھر صبح ہونے سے
پہلے مر گیا تو اہل جنت میں سے ہوگا (مشکوٰۃ باب الا ستغفار عن البخاری)

توبہ کا طریقہ

گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ تعداد میں زیادہ ہوں یا کم، سب زہر قاتل ہیں ایسی ضروری
ہے کہ جیسے ہی کوئی گناہ ہو جائے سچے دل سے توبہ کر لی جائے۔ صغیرہ گناہ تو نیکیوں کے ذریعہ
بھی معاف ہو جاتے ہیں لیکن کبیرہ گناہ صرف توبہ ہی سے معاف ہوتے ہیں یوں اللہ تعالیٰ کو سبقتاً
ہے کہ بغیر توبہ بھی سب معاف کر دے لیکن یقینی طور پر معاف ہونے کے لئے توبہ ہی کرنا لازم ہے
جب سچے دل سے توبہ کے طریقہ کے مطابق توبہ کر لی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے اور یہ سمجھ لینا چاہیے
کہ زبان سے توبہ توبہ کرنے سے توبہ نہیں ہوتی، توبہ تین چیزوں کا نام ہے۔

۱۔ جو کچھ ہو چکا اس پر نہایت سچے دل سے شرمندہ اور پشیمان اور نادم ہونا اپنی
حقیر ذات کو دیکھنا اور اللہ جل شہ جوا حکم الحاکمین میں اور ساری کائنات کے خالق و مالک ہیں
ان کی ذات رفیع کی طرف نظر کرنا کہ اے اے مجھ جیسے حقیر اور ذلیل سے ایسی ذات پاک کی نافرمانی
ہوگئی جو سب سے بڑا ہے اور سب کو پیدا کرنے والا ہے۔

دوم :- نہایت پختہ عزم کے ساتھ یہ طے کر لینا کہ اب آئندہ کبھی بھی گناہ نہیں

کروں گا۔

معلوم :- جو چیزیں حقوق اللہ یا حقوق العباد میں سے قابل تلافی ہوں ان کی تلافی کرنا اور یہ بات بہت اہم ہے بہت سے لوگ توہ کرتے ہیں لیکن توہ کے اس تیسرے جزو کی طرف توجہ نہیں کرتے حقوق اللہ کی تلافی کا مطلب یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد سے جن فرائض کو ترک کیا ہو اور جن واجبات کو چھوڑا ہو ان کی ادائیگی کی جائے۔

مثلاً حساب لگانے کے جب سے میں بالغ ہوا ہوں میری کتنی نمازیں چھوٹی ہوں گی ان نمازوں کا اس قدر اندازہ لگانے کے دل گواہی دے دے کہ اس سے زیادہ نہیں ہوں گی پھر ان نمازوں کی قضا پڑھے۔ عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ جمعۃ الوداع یا اور کسی دن یا بات میں قضا عمری کے نام سے دو رکعت پڑھنے سے سب چھوٹی ہوئی نمازیں ادا ہو جاتی ہیں بالکل غلط ہے۔ قضا نماز کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ بس یہ دیکھ لے کہ سورج نکلتا چھپتا نہ ہو اور زوال کا وقت نہ ہو سورج نکل کر جب ایک نیزہ بلند ہو جائے تو قضا نمازیں اور نوافل سب پڑھنا جائز ہو جاتا ہے اور نماز فجر کے بعد اور نماز عصر کے بعد بھی قضا پڑھنا درست ہے البتہ جب سورج غروب ہونے سے پہلے آفتاب میں زردی آجائے اُس وقت قضا نہ پڑھے ہر ایک دن کی پانچ فرض نمازیں اور تین رکعت نماز وتر یعنی کل بیس رکعت بطور قضا پڑھ لے اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ لمبے سفر میں دجو کم از کم اڑتالیس میل کا ہو جو چار رکعت والی نمازیں قضا ہوتیں ہوں ان کی قضا دو ہی رکعت ہے جیسا کہ سفر میں دو ہی رکعت واجب تھیں اگرچہ گھر میں ادا کر رہا ہو، اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ضروری نہیں کہ جو نمازیں قضا ہوئی ہوں تعداد میں سب برابر ہوں کیونکہ بعض لوگ نمازیں پڑھتے بھی رہتے ہیں چھوٹے بھی رہتے ہیں۔ بہت سے لوگ سفر میں نماز نہیں پڑھتے عام حالات میں پڑھ لیتے ہیں اور بہت سے لوگ مرض میں نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ کچھ لوگوں کی فجر کی نماز زیادہ قضا ہو جاتی ہے کچھ لوگ عصر کی نمازیں زیادہ قضا کر دیتے ہیں پس جو نماز جس قدر قضا ہوئی ہو اسی قدر زیادہ سے زیادہ اندازہ لگا کر وہ نماز پڑھ لی جائے۔ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ ظہر کی قضا نماز ظہر ہی میں پڑھی جائے اور عصر کی نماز عصر ہی میں پڑھی جائے یہ درست نہیں ہے جس وقت کی جس وقت چاہیں ادا کر سکتے ہیں اور ایک دن میں کئی دن کی نمازیں بھی ادا ہو سکتی ہیں اگر قضا نمازیں پانچ سے زیادہ ہو جائیں تو ترتیب واجب نہیں رہتی جو کسی نماز پہلے پڑھ لے گا درست ہو جائے گی۔ مثلاً اگر عصر کی نماز پہلے

پڑھ لی اور ظہر کی بعد میں پڑھ لی تو اس طرح بھی ادائیگی ہو جائے گی بہت سے لوگ نفلوں کا اہتمام کرتے ہیں اور برس بار برس کی قضا نمازیں اُن کے ذمہ ہی اُن کو ادا نہیں کرتے یہ بہت

گی، کیونکہ اگر کسی کے ذمہ ایک ہزار نماز قضا تھی تو ہزارویں نماز (ابتداء کی جانب) سب سے پہلی تھی اور اُس کو پڑھنے کے بعد اس کی بعد والی سب سے پہلی ہوگی اور جب تیسری بھی پڑھ لے تو اس کے پڑھنے کے بعد اُس کے بعد والی سب سے پہلی ہوگی اس کو خوب سمجھ لو۔

اسی طرح زکوٰۃ کے بارے میں خوب غور کریں کہ مجھ پر کبھی زکوٰۃ فرض ہوئی ہے یا نہیں اور اگر فرض ہوئی ہے تو ہر سال پوری ادا ہوئی ہے یا نہیں جتنے سال کی زکوٰۃ بالکل ہی ندی ہو یا کچھ دی ہو اور کچھ نہ دی ہو اُن سب کا محتاط اندازہ لگائے کہ دل گواہی دے دے کہ اس سے زیادہ مال زکوٰۃ کی ادائیگی مجھ پر واجب نہیں ہے پھر اسی قدر مال زکوٰۃ مستحقین زکوٰۃ کو دے دے خواہ ایک ہی دن میں دے دے خواہ تھوڑا تھوڑا کر کے دے دے اگر مقدور ہو تو جلد سے جلد سب کی ادائیگی کر دے ورنہ جس قدر ممکن ہو ادا کرتا رہے اور پختہ نیت رکھے کہ پوری ادائیگی زندگی میں ضرور کر دوں گا اور جب بھی مال میسر آجائے ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے اور دیر نہ لگائے۔ صدقہ فطر بھی واجب ہے اور جو کوئی نذر مان لے تو وہ بھی واجب ہو جاتی ہے ان میں سے جس کی بھی ادائیگی نہ کی ہو اُس کی بھی ادائیگی کرے واضح رہے کہ گناہ کی نذر ماننا گناہ ہے اور اس کا پورا کرنا بھی گناہ ہے اگر کوئی ایسا واقعہ ہو تو علماء سے اُس کا حکم معلوم کر لیں۔ اسی طرح روزوں کا حساب کرے کہ بائغ ہونے کے بعد سے کتنے فرض روزے چھوڑے اُن سب کی قضا رکھے (قضا رکھنے کے مسائل علماء سے معلوم کر لیں) عورتیں عموماً روزہ رکھنے کی شوقین ہوتی

ہیں لیکن چونکہ اُن کے ساتھ ہر مہینے والی مجبوری لگی ہوتی ہے اور اس مجبوری کی وجہ سے شرعاً حکم ہے کہ ان خاص دنوں میں روزہ نہ رکھیں اور بعد میں ان روزوں کی قضا رکھ لیں لیکن بہت سی گزشتہ اس میں کڑوری دکھائی دیتی اور بعد میں مذکورہ روزوں کا قضا نہیں کتے، البتہ اگر وہ روزے

مرداروں کو وصیت کر دے تو ان سے مال لے سکتا ہے۔
 ہو سکتی ہے مال اگر بالغ و رشاد اپنے حصے میں سے دینا گوارا
 حقوق العباد کی تلافی کا مطلب یہ ہے کہ بندوں کے جو حقوق
 اور یہ حقوق دو قسم کے ہیں اول مالی حقوق دوسرے آبرو کے
 جس کسی کا قصور یا بہت مال ناحق قبضہ میں آگیا ہو اُسے پتہ ہو
 کسی کا مال چُرا یا ہو یا قرض لے کر مار لیا ہو (قرض دینے والا
 رشوت لی ہو یا کسی کے مال میں خیانت کی ہو یا کسی کی کوئی چیز
 اُس کے دینے پر اپنے نفس کی خوشی سے راضی نہ ہو) یا کسی سے
 واپس کر دے، واپس کرنے کے لئے یہ بتانا ضروری نہیں
 بدیہ کے نام سے دینے سے بھی ادائیگی ہو جائے گی اور آبرو
 کہ اگر کسی کو ناحق مارا ہو یا کسی کی غیبت کی ہو یا غیبت سُنی ہو
 بھی طرح سے کوئی جسمانی یا روحانی یا قلبی تکلیف پہنچائی
 دور ہوں تو اس کو عذر نہ سمجھے بلکہ خود جا کر یا خط بھیج کر معافی
 سے معافی مانگ کر اس کو راضی کرے اگر ناحق مار پیٹ کا بدلہ
 اُسے بھی گوارا کرے البتہ غیبت کے بارے میں اکابر نے یہ

فرمایا ہے کہ اگر تم اس سے معافی مانگو تو تم پر گناہ نہیں
 بریں تو انہیں اختیار ہے۔ اور
 جب ہوں اُن سب کی ادائیگی کرے
 حق۔ مالی حقوق کا مطلب یہ ہے کہ
 یا نہ ہو وہ سب واپس کر دیں مثلاً
 کے کو یا د ہو یا نہ ہو) یا کسی سے
 راق میں لے کر رکھ لی ہو (جبکہ وہ
 تو دیا ہو تو اس طرح کے سب اموال
 ہے کہ میں نے آپ کی خیانت کی تھی
 کے حقوق کی تلافی کا مطلب یہ ہے
 لگالی دی ہو تہمت لگالی ہو یا کسی
 لو اُس سے معافی مانگ لے اگر وہ
 سب کرے اور جس طرح ممکن ہو اُس
 مار پیٹ کے ذریعہ دینا پڑے تو
 لھا ہے کہ اگر اُس کو غیبت کی اطلاع

پہنچ چکی ہو تو اُس سے معافی مانگنے و گرنہ اُس کے لئے بہت زیادہ مغفرت کی دعا کرے جس سے یقین ہو جائے کہ جتنی غیبت کی تھی یا غیبت نہ تھی..... اُس کے لئے اتنی دعا ہو چکی ہے کہ اس دعا کے دیکھتے ہوئے وہ ضرور خوش ہوگا اور غیبت کو معاف کر دے گا یہ بات دل میں بٹھا لینا چاہیے کہ حقوق العباد تو بے معاف نہیں ہوتے ہیں اور یہ بھی سمجھ لیں کہ نابالغی میں نماز اور روزہ تو فرض نہیں ہے لیکن حقوق العباد نابالغی میں بھی معاف نہیں، اگر کسی لڑکے یا لڑکی نے کسی کا مالی نقصان کر دیا تو وارث پر لازم ہے کہ بحیثیت ولی خود لڑکے لڑکی کے مال سے اس کی تلافی کرے اگرچہ صاحب حق کو معلوم بھی نہ ہو اگر ولی نے ادائیگی نہ کی تو بالغ ہو کر خود ادا کریں یا معافی مانگیں بہت سے لوگ ظاہری دینداری بھی اختیار کر لیتے ہیں زبانی توبہ بھی کرتے رہتے ہیں لیکن گناہ نہیں چھوڑتے حرام کائی سے باز نہیں آتے اور لوگوں کی غیبت کو شیر مار سمجھتے ہیں اور ذرا بھی دل میں احساس نہیں ہوتا کہ ہم غیبتیں کر رہے ہیں، بس اب دینداری کرتا ٹوپی اور ڈاڑھی اور غنا پڑھنے کی حد تک رہ گئی ہے صرف زبانی توبہ کرنا اور گناہ نہ چھوڑنا اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی تلافی نہ کرنا یہ کوئی توبہ نہیں جو لوگ رشوت لیتے ہیں یا سود لیتے ہیں یا کاروبار میں فریب دے کر ناجائز طور پر پیسہ کھینچ لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا معاملہ بہت کھن ہے کس کس کے حق کی تلافی کرنا ہے اس کو یاد رکھنا اور تلافی کرنا اور حق والوں کو تلاش کر کے پہنچانا پہاڑ کھودنے سے بھی زیادہ سخت ہے لیکن جن کے دل میں آخرت کی فکر اچھی طرح جاگزیں ہو جائے وہ بہر حال حقوق والوں کے حقوق کسی نہ کسی طرح پہنچا کر ہی رہتے ہیں ہمارے ایک استاد ایک تحصیلدار کا قصہ سناتے تھے کہ جب وہ حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ سے مرید ہوئے اور دینی حالت سدھرنے لگی اور آخرت کی فکر نے ادائیگی حقوق کی طرف متوجہ کیا تو انہوں نے اپنے زمانہ تعیناتی میں جو رشوتیں لی تھیں اُن کو یاد کیا اور حساب لگا عموماً متحدہ پنجاب کی تحصیلوں میں گئے جہاں وہ تحصیلداری پر مامور رہے تھے اور جن لوگوں سے رشوتیں لی تھیں ان میں زیادہ تر سکھ قوم کے لوگ تھے انہوں نے تحصیلوں میں جا کر مقدمات کی پرانی فائیلیں لکھوائیں اور اُن کے ذریعہ مقدمات لانے والوں کے پتے لئے پھر گاؤں گاؤں اُن کے گھر پہنچے اور بہت سوں سے معافی مانگی اور بہت سوں کو نقد رقم دے کر سبکدوشی حاصل کی۔ ان تحصیلدار صاحب سے ہمارے استاد موصوف کی خود ملاقات ہوئی تھی اور انہوں نے اپنا یہ واقعہ خود سنایا تھا۔ بہت سے لوگ مرید

بھی ہو جاتے ہیں بزرگوں کے ہاتھ پر تو بے بھی کر لیتے ہیں لیکن تو بے صرف زبانی ہوتی ہے نہ حرام کمانا چھوڑتے ہیں نہ ڈاڑھی مونڈھنا ترک کرتے ہیں نہ بینک کی ملازمت سے باز آتے ہیں نہ ثروت لینے سے بچتے ہیں نہ لوگوں کے حقوق ادا کرتے ہیں نہ غیبت سے بچتے ہیں بلکہ مرید ہو کر غیبت کے ایک سبب میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ جو لوگ اپنے شیخ کے طریقوں پر نہ ہوں ان کی غیبتیں شروع ہو جاتی ہیں اور اپنے شیخ کی تعریف کرنے کا جزو اعظم اس کو سمجھتے ہیں کہ دوسروں کی غیبت کیا کریں یہ سب زندگی کے خطرناک اعمال ہیں آخرت کی فکر نہیں تو کس کام کی مریدی اور کیسی تو بہ؟ ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا گیا ہے ۛ

سبحہ برکعت تو بہ بر لب دل پُر از ذوق گناہ
معصیت را خندہ می آید بر استغفار

ممکن ہے بعض حضرات یہ سوال کریں کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے حقوق تو مار لئے اور جو ہونا تھا سو چکا اب ان کے پاس پیسے نہیں کس طرح ادا کریں اور بہت سے لوگوں کے پاس پیسے تو ہیں لیکن اصحاب حقوق یاد نہیں اور تلاش کرنے سے بھی نہیں مل سکتے ان کو پہنچانے کا کوئی راستہ نہیں، تو کیسے ادا کیگی ہو؟ اس کے بارے میں عرض ہے کہ اللہ کی شریعت میں اس کا حل بھی موجود ہے اور وہ یہ کہ جو اصحاب حقوق معلوم ہیں ان سے جا کر یا بذریعہ خطوط معافی مانگیں اور ان کو بالکل بخش کر دیں کہ جس سے اندازہ ہو جائے کہ انہوں نے حقوق معاف کر دیئے ہیں اگر وہ معاف نہ کریں تو ان سے مہلت لے لیں اور تھوڑا تھوڑا کم کر اور آمدنی میں سے بچا کر ادا کریں اور اگر ادا کیگی سے پہلے ان میں سے کوئی فوت ہو جائے تو ان کے وارثوں کو حق ادا کر دیں اہل حقوق میں جو لوگ زندہ ہوں لیکن ان کا پتہ معلوم نہ ہو ان کی طرف سے ان کے حقوق کے بقدر مسکینوں کو صدقہ دے دیں جب تک ادا کیگی نہ ہو صدقہ کرتے رہیں۔ اور تمام حقوق والوں کے لئے خواہ مالی حقوق ہوں خواہ آبرو کے حقوق ہوں بہر حال دعا سے خیر اور استغفار ہمیشہ پابندی سے کرتے رہیں اور نیکیوں کی بہت زیادہ کثرت کریں کیونکہ قیامت کے دن حقوق کا لین دین نیکیوں سے ہو گا۔ وہاں روپے پیسے کا سکہ نہیں چلے گا۔ حیدریت شریف میں آیا ہے کہ حقوق والوں کو اس کی نیکیاں دلا دی جائیں گی جس پر حقوق تھے اور نیکیاں پوری نہ پڑیں گی تو حقوق والوں کے گناہ اس کے سر ڈال دیئے جائیں گے جس پر حقوق واجب تھے اور اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ لہذا نیکیوں کی کثرت اور

اصحابِ حقوق کے لئے دعائے خیر تو ہر حال میں کرتا ہی رہے۔ یہ ہم نے سچی اور صحیح توبہ کا طریقہ بتایا جو حضرات اس مضمون کو پڑھیں خصوصیت سے ہم کو بھی دعاؤں سے یاد کریں۔

فائدہ

جب کسی صاحبِ حق کی طرف سے صدقہ کر دیا اور اس سے کبھی ملاقات ہو گئی اور اس نے اس کو مان لیا تو خیر ورنہ اس کا حق ادا کرنا لازم ہوگا اور جو صدقہ کیا تھا اس کا ثواب صدقہ دینے والے کو مل جائے گا۔

فائدہ

یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ظاہری گناہ کی توبہ طہیز اور پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر ہونی چاہیے، اگر کسی نے کوئی کلمہ خلافِ شرع لوگوں کے سامنے کہا ہو تو توبہ بھی لوگوں کے سامنے کرے ایسا کرنے سے لوگوں کو بھی اس کی توبہ کا علم ہو جائے گا اور اس سے اچھے مسلمانوں جیسا معاملہ کریں گے اور معلوم ہوگا کہ سچے دل سے توبہ کر رہا ہے کہ لوگوں کے سامنے توبہ کرنے سے نہیں جھجکتا اور اس طرح توبہ کی ایک اہم شرط پوری ہو جائے گی۔ مثلاً کسی نے اپنی جہالت سے لوگوں کے سامنے یہ کہہ دیا کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر ناج نہ ہو تو یہ کلمہ کفر ہے کیونکہ اس میں روزہ کی تحقیر ہے اور روزہ کا مذاق ہے، اب اس کی توبہ یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اعلان کرے کہ میں نے بہت بُرا کلمہ کہا ہے آپ لوگ گواہ رہیں کہ میں بارگاہِ خداوندی میں توبہ کرتا ہوں اسی طرح اگر کسی مسلمان کی خصوصاً کسی عالم کی بے عزتی کی ہو جو لوگوں کے سامنے ہو تو اس کی معافی بھی اُن سے لوگوں کے سامنے مانگئے تاکہ نفس کی اصلاح بھی ہو اور جن لوگوں کے سامنے بے عزتی کی ہے ان کے سامنے ان کا اکرام اور اعزاز بھی ہو جائے، بعض لوگ مجمع میں عزت دار آدمی کو اُلٹے سیدھے الفاظ کہہ دیتے ہیں یا ڈانٹ دیتے ہیں پھر تنہائی میں معافی مانگتے ہیں ایسی معافی سے اس بے عزتی کی تلافی نہیں ہوتی جو لوگوں کے سامنے کی تھی خوب سمجھ لو، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمائیے، آپ نے فرمایا جہاں تک ممکن ہو اللہ سے ڈرنے کو لازم پکڑ لو (یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچنے کا اہتمام کر دو) اور ہر پتھر اور ہر

درخت کے نزدیک اللہ کو یاد کرو، اور جو کوئی گناہ کر بیٹھو تو اس کے لئے مئی توبہ کرو پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر اور اعلانیہ گناہ کی توبہ اعلانیہ طور پر ہو رواہ الطبرانی باسناد حسن الا ان عطاء لم یدرک معاذ اکذا فی الترغیب للہندی کتاب التوبۃ والناہد ایک اہم بات اور قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ بہت سے لوگ بعض گمراہ فرقوں سے متاثر ہو کر ان کے عقائد اور افکار و نظریات کی تبلیغ کرنی شروع کر دیتے ہیں اور ان میں جو صاحب قلم ہوتے ہیں ان گمراہوں کی حمایت میں مضامین بھی شائع کرتے رہتے ہیں پھر جب اللہ کی جانب سے ہدایت نصیب ہوتی ہے تو گھر میں بیٹھ کر توبہ کر لیتے ہیں، ایسی توبہ ناکمل ہے ان لوگوں پر واجب ہے کہ جس جس کو گمراہ لوگوں کی باتوں کی دعوت دے کر گمراہی پر لگایا تھا ان کو بتادیں کہ یہ گمراہی ہے میں گمراہی میں متاثر نہ ہو سکی اس پر لگا دیا اب میں نے توبہ کر لی ہے تم بھی توبہ کر لو، اور اخبارات یا رسائل میں یا کتابی صورت میں گمراہی کی جو چیزیں شائع کی ہوں ان سب کی ایک ایک کر کے تردید شائع کریں اور توبہ نامہ بھی ان ہی پرچوں میں شائع کریں جن میں گمراہی کے مضامین شائع کئے تھے خاصہ یہ کہ جو بگاڑ اور فساد پھیلا ہے حتیٰ الوسع اس کی تلافی کریں۔ قرآن مجید میں اَلَا الَّذِیْنَ تَابُوْا کَے ساتھ جو دَاَصْلَحُوْا وَبَتَّوْا فرمایا ہے اس میں اس کی کو واضح فرمایا ہے خوب سمجھ لیں۔

فائدہ

توبہ کے بعد گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کریں اور نیکیوں کی کثرت کریں خصوصاً جن نیکیوں کو تلافی یافتہ میں زیادہ دخل ہے ان کا خاص دخل ہے ان کا خاص اہتمام کریں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک بڑا گناہ کر لیا ہے تو کیا میری توبہ (قبول ہونے کی کوئی صورت ہے)، آپ نے فرمایا کیا تیری والدہ (زندہ) ہے عرض کیا نہیں! فرمایا کیا تیری خالہ ہے؟ عرض کیا ہاں (خالہ ہے)، فرمایا بس تو اس کے ساتھ حسن سلوک کرتے رہو رواہ الترمذی، معلوم ہوا کہ ماں اور خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو گناہوں کے معاف کرانے میں خاص دخل ہے۔

باب ہفتم

چند نمازیں جو دعاؤں کے
سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں

ساتواں باب

اس باب میں وہ نمازیں ذکر کی جاتی ہیں جن کا عاجات پوری کرانے کے لئے پڑھنا احادیث شریفہ میں وارد ہوا ہے ۔

ہر مشکل دور کرنے کے لئے نماز پڑھو

حدیث ۴۶

وَعَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى
(رواہ ابو حادد)

ترجمہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ جب کوئی دشواری پیش آتی تھی تو نماز پڑھنے میں مشغول ہو جاتے تھے۔

(سنن ابوداؤد ص ۱۸، ج ۱، باب وقت قیام النبی من الیل)

تشریح

قرآن مجید میں ارشاد ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا بِالصَّبْرِ
الصَّلَاةَ۔ یعنی اے ایمان والو! ندامتگو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ، جب کوئی مشکل پیش آئے یا کسی مصیبت کا سامنا ہو تو صبر اور صلوٰۃ یعنی نماز کے ساتھ اللہ سے مدد مانگی جائے۔

صبر بہت بڑی چیز ہے اس پر ثواب بھی ملتا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ جل شانہ مصیبت بھی دور فرماتے ہیں جب نوٹن بندہ مصیبت میں جزع و فزع اور گھبراہٹ نہیں دکھاتا اور اللہ جل شانہ سے ہی امید باندھ کر مصیبت کے دفع ہونے کا انتظار کرتا ہے تو اللہ پاک کی رحمت متوجہ ہوتی ہے اور مصیبت دور کر دی جاتی ہے، جس کو صبر کی دولت مل گئی وہ بہت بڑی دولت سے نوازا گیا۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ ذَاكَ سِتْرٌ مِنَ الْخَصْبِ یعنی کسی کو کوئی عطا ایسی نہیں دی گئی جو سب سے بہتر ہو اور سب سے بڑھ کر وسیع ہو (بخاری و مسلم)

مصیبت دور کرنے کا دوسرا ذریعہ نماز ہے نماز بہت بڑی چیز ہے نماز کے ذریعہ اللہ جل شانہ سے بندہ کا خصوصی تعلق پیدا ہو جاتا ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب نمازی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے ظاہر ہے کہ جس چیز کا یہ مرتبہ ہوگا وہ خصوصی تعلق کا ذریعہ کیوں نہ بنے گی اور جب خصوصی تعلق ہوگا تو اللہ جل شانہ کی مدد اور رحمت ضرر متوجہ ہوگی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے بہت ہی زیادہ محبت تھی، آپؐ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں کر دی گئی ہے۔ آپؐ راتوں کو اس قدر نمازیں پڑھتے تھے کہ قدم مبارک سوج جاتے تھے، پھر اگر کوئی مشکل درپیش ہو جاتی تو خصوصیت کے ساتھ نماز کی طرف اور زیادہ متوجہ ہو جاتے تھے۔ فرض نمازوں کے بعد جو دعا کی جائے اس کا قبولیت سے قریب تر ہونا انہی اوقات میں بیان ہو چکا ہے اگر کوئی شخص نماز ہی میں لگا رہے تو اول تو یہ نماز میں لگنا ہی رفع مصیبت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے لئے اکسیر ہے اگر دعا بھی مانگ لے تو اللہ کی رحمتیں اور نصرتیں بے حساب متوجہ ہوں گی لوگوں کا یہ طریقہ ہے کہ جب مصیبت آتی ہے دنیائی تدبیریں کرتے ہیں اور سارا وقت اور جان و مال انہی تدبیروں میں لگا دیتے ہیں لیکن نماز کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور نہ سچے دل سے دعا کرتے ہیں، حالانکہ دفع مصائب کا سب سے بڑا ذریعہ اور کامیاب علاج نماز اور دعا ہی ہے۔

مذکورہ بالا حدیث سے ایک عمومی بات معلوم ہوئی کہ جب کوئی مشکل پیش آتی تھی آنحضرت
سورہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کی طرف توجہ ہو جاتے تھے، اس کے ساتھ بعض خاص اوقات
میں خصوصیت کے ساتھ نماز پڑھ کر دعا کرنے کی ترغیب اور تلقین فرمائی ہے، صلوٰۃ التوبہ،
صلوٰۃ الحاجہ، صلوٰۃ الاستخارہ اسی سلسلہ کی نمازیں ہیں جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔

نماز توبہ

حدیث نمبر ۴۷

وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا
مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يَصَلِّي
ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ
وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا
اللَّهَ إِلَىٰ أَخْصَ الْأَيَّةِ -

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن و ابوداؤد و
النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان فی صحیحہ و
البیہقی و قالاشم یصلی رکعتین و ذکرہ ابن خزیمہ
فی صحیحہ بخیر اسناد و ذکر فیہ الركعتین کذا
فی الترغیب و الترہیب للمندری۔)

ترجمہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بھی کوئی شخص گناہ کر بیٹھے پھر اٹھ
کھڑا ہو اور (وضو/ غسل کی) طہارت حاصل کر کے دو رکعتیں پڑھ کر اللہ

سے مغفرت طلب کرے تو اللہ جل شانہ ضرور اس کی مغفرت فرمادے گا اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً
أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا
اللَّهَ فَأَسْتَفْقَرُوا لِلذُّنُوبِ
وَمَنْ يَتُوبْ لِلذُّنُوبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَكَمْ يُصِِّرْ عَلَى مَا فَعَلُوا
وَهُمْ يَعْلَمُونَ

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی،

ابن ماجہ، ابن حبان،

بیہقی، ابن خزیمہ)

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توبہ کرنے کا ارادہ کرے تو اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ جل شانہ سے مغفرت کا سوال کرے اس کو نماز توبہ کہتے ہیں، اگر کوئی شخص نماز توبہ کے بغیر ہی پوری ندامت اور شرمندگی کے ساتھ گڑگڑا کر مغفرت طلب کرے اور عہد کرے کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا تب بھی توبہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ اس کے وہ لوازم اور شرائط پورے کرے جو چند صفحات پہلے چھٹے باب کے ختم پر گزرے ہیں لیکن اگر کم از کم دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ کرے اور گناہوں کی مغفرت کا سچے دل سے سوال کرے تو یہ دعا اور زیادہ لائق قبول ہو جاتی ہے یوں بھی آداب دعا میں سے ہے کہ کوئی نیک عمل دعا سے پہلے کر لیا جائے پھر نماز تو افضل الاعمال ہے اس کو قبولیت دعا کا ذریعہ بنانا چاہیے خاص کر توبہ قبول کرانے کے لئے اور گناہ معاف کرانے کے لئے تو توبہ اور دعا سے پہلے نماز کا خالص تمام کرنا چاہیے، جب کوئی گناہ ہو جائے تو گزشتہ پر ندامت اور پریشانی کے ساتھ آئندہ کو گناہ نہ کرنے کا عہد کر کے معافی مانگے اور اس پر ثابت قدم رہے، اگر نفس و شیطان کے درغلانے

سے گناہ ہو جائے تو پھر توبہ کرے، اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو اگر چند بار توبہ کی اور توبہ کی پھر توبہ کی تو انشاء اللہ تعالیٰ گناہ چھوٹ ہی جائیں گے۔ وبالله التوفیق۔
 واضح رہے کہ حقوق العباد توبہ سے معاف نہیں ہوتے ہیں اور حقوق اللہ میں جن کی تلافی ممکن ہے ان کی تلافی بھی لازم ہے حقوق العباد کی ادائیگی اور حقوق اللہ کی تلافی توبہ کا جزو اعظم ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

نمازِ حاجت

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے اللہ سے کوئی حاجت ہو یا کسی بندہ سے کوئی حاجت ہو تو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کی تعریف کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر یہ پڑھے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلِيمُ
جو حلیم و کریم ہے اللہ پاک ہے جو	الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ
عرشِ عظیم کا رب ہے اور سب	رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اے	وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کی	أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
واجب کرنے والی چیزوں کا اور	وَعَزَائِمَ مُقِيفَاتِكَ
ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو	وَالْخَيْبَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ
تیری مغفرت کو ضروری کر دیں	وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ أَثِمٍ
اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور	لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غُفِرَتْهُ
ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں اے	وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا
رحم الراحمین میرا کوئی گناہ بخشے	حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا
بغیر اور کوئی رنج دور کئے بغیر اور	إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ

کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری
کئے بغیر نہ چھوڑ۔

نمازِ استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درپیش آنے والے تمام امور کے سلسلہ میں ہم کو اس طرح استخارہ سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے آپ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کام کرنے کا ارادہ کرے تو فرضوں کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔

اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعے	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ
تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری	بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ
قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت	بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْأَلُکَ مِنْ
طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے	فَضْلِکَ الْوَظِیْمِہِ فَاِنَّکَ
فصل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں	تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَخْلُقُ
کیونکہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے	وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ
اور مجھے قدرت نہیں اور تو	الْغُیُوْبِ ۝ اَللّٰهُمَّ
جاتا ہے اور میں نہیں جانتا	اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْتَ

لہ روایہ الترمذی و ابن ماجہ کلاهما من روایۃ فائد بن عبد الرحمن و زاد ابن ماجہ بعد قوله یا ارحمہم الراحمین ثم یسئل من امرالدنیا و الآخرۃ فانه یقدر و رواہ المحاکم باختصار و قال اخرجہ شاہد او فائد مستقیم الحدیث و زاد بعد قوله و عزایبہم مغفرتک و العصۃ من کل ذنب کذا قال المنذری فی الترغیب ثم قال فائد متروک روی عنہ الثقات و قال ابن عدی مع ضعفہ یتکب حدیثہ ۱۳

ھَذَا الْمَرْخِيُّ رَئِي فِي
 دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ
 أَمْرِي فَأَقْدُرْ لِي وَيَسِّرْهُ
 لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَ
 إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا
 الْمَرْخِيَّ رَئِي فِي دِينِي
 وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ
 أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي
 وَاصْرِفْني عَنْهُ وَاقْدُرْ
 لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ
 ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ -

اور تو غیبوں کو خوب جاننے والا
 ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں
 میرے لئے یہ کام میری دنیا اور
 آخرت میں بہتر ہے تو اس کو
 میرے لئے مقدر فرما پھر میرے
 لئے اس میں برکت فرما اور اگر
 تیرے علم میں میرے لئے یہ کام
 میری دنیا اور آخرت میں شر
 (اور بُرا) ہے تو اس کو مجھ
 سے اور مجھ کو اس سے دُور فرما
 اور میرے لئے خیر مقدر فرما۔
 جہاں کہیں بھی ہو۔ پھر مجھے اس
 پر راضی فرما دے۔

(مشکوٰۃ المصابیح عن البخاری)

لفظ ھذا الامرجو دو جگہ ہے جب یہاں پہنچے تو اپنے اس کام کا نام لے جس کے بارے
 میں استخارہ کر رہا ہے۔

دُعائے استخارہ برائے نکاح

اگر نکاح کے بارے میں استخارہ کرنا ہو تو جہاں پیام دیا ہے اس کو پوشیدہ رکھے اور اچھی
 طرح وضو کر کے دو چار رکعت جو مقدر میں ہو نفل نماز پڑھے اس کے بعد اللہ کی تعریف اور اس کی
 عظمت و بزرگی بیان کرے پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں یوں عرض کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَقْدُرُ اے اللہ تجھے قدرت ہے اور مجھے

وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوبِ ط فَإِنْ
رَبَّيْتَ آتٍ فِيْ فُلَانَةٍ خَيْرًا
رَّحِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَ
آخِرَتِيْ فَأَقْدُرْهَا لِيْ وَإِنْ
كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِنْهَا لِيْ
رَحِيْ دِيْنِيْ وَآخِرَتِيْ فَأَقْدُرْ
هَا لِيْ
عورت! میرے دین اور آخرت کے لئے بہتر ہو تو اسی کو میرے لئے مقدّر
فرما۔

دعائے حفظ قرآن مجید

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے اور جو یاد کرتا ہوں
وہ محفوظ نہیں رہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوالحسن! کیا میں تجھے ایسی ترکیب
بتلاؤں جو تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلا دے اس کے لئے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے وہ
محفوظ رہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا ارشاد فرما دیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ شب جمعہ میں اگر یہ ہو سکتا ہو کہ رات کے اخیر تہائی حصہ میں اٹھو تو یہ بہت ہی اچھا
ہے کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت خاص طور سے قبول ہوتی ہے اور
میرے بھائی یعقوب (علیہ السلام) نے جو سورت استغفر لکم فرمایا تھا (کہ عنقریب
تمہارے لئے استغفار کر دوں گا) اس سے شب جمعہ مراد تھی، پس اگر اس وقت میں

جاگنا دشوار ہو تو رات کے درمیانی حصہ میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو شروع ہی رات میں کھڑے ہو کر چار رکعت نماز (نفل) پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یٰسّٰس اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ دخان اور تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ آکم سجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھو اور جب اتحیات سے فارغ ہو جاؤ تو اول حق شانہ تعالیٰ کی خوب حمد و ثنا

۱۔ اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ چار رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ کی خوب حمد و ثنا بیان کرے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر درود و سلام بھیجے اور مسکین و مسلمات و مومنین و مومنات کے لئے استغفار کرے کیجے ایک دعا لکھی جاتی ہے جس میں یہ سب چیزیں جمع کر دی گئی ہیں تاکہ عوام کے لئے سہولت ہو سکے جو حضرات اس سے زیادہ سنانے کے ساتھ پڑھ سکتیں اس پر اکتفا نہ کر کے اور اضافہ کر لیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
عَدَدَ خَلْقِہٖ وَیَضَافِہٖ
وَزِنَةَ عَرْشِہٖ وَمِیْزَادَ
کَلِمَاتِہٖ اَللّٰہُمَّ لَا اُحْصِیْ
شَآءَ عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا
اَشَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ اَللّٰہُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
اِنِّہَا شِیْءٌ عَلٰی اِلَہِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ الْبَرَرَةِ الْکِرَامِ
وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَ
اَلْاَسْرَسَلِیْنَ ط وَلَا یُخَوِّیْنَا
اَلَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِبْرًا

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو
تمام جہانوں کا پروردگار ہے اتنی
تعریف جتنی اس کی مخلوق ہے اور
جس سے وہ راضی ہو اور جتنا اس
کے عرش کا وزن ہے اور جو اس کے
کلمات کی روشنائی کے برابر ہو، اے
اللہ میں تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا
جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف فرمائی
ہے اے اللہ درود و سلام اور برکت
نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد
مصطفیٰ پر جو نبی امی ہیں اور ہاشمی
ہیں اور ان کی آل پر اور ان کے
اصحاب پر جو نیک اور کریم ہیں اور
تمام نبیوں پر اور مرسلین پر اور

بیان کرو اور اس کے بعد مجھ پر خوب درود بھیجو اور تمام انبیاء پر درود بھیجو اس کے بعد مومنین کے لئے اور ان مسلمان بھائیوں کے لئے جو تم سے پہلے گزر گئے ہیں استغفار کرو پھر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِشَرِّكَ
اَلْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ
وَارْحَمْنِيْ اَنْ تَكْلِفَ مَا لَا
يَعْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ
التَّضَرُّفِ فِيمَا يَرْضِيْكَ عَنِّيْ
اَللّٰهُمَّ بَرِّعْ اَسْمَدَتِ
وَالْاَرْهَضِ ذَا الْجَلَالِ الْاَكْرَمِ
وَالْعِزَّةِ الْاَتْيَى لَا شَرَامَ ط
اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمَنُ
بِحَبْلِكَ وَتَوَرُّوْجْهَكَ اَنْ
تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ

اے اللہ مجھ پر رحم فرما کہ جب تک
زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں
اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بیکار چیزوں
میں کلفت نہ اٹھاؤں اور اپنی
مرضیات میں خوش نظری مرحمت
فرما۔ اے اللہ زمین اور آسمانوں
کے بے نمونہ پیدا کرنے والے اے
عظمت و بزرگی والے اور اس
غلبہ کے مالک جس کے حصول کا ارادہ
ہی ناممکن ہے اے اللہ اے رحمن
میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ
رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ اَللّٰهُمَّ
اغْنِنِيْ وَلِيَّوَالِدَتِيْ وَالْجَنَّةِ
اَلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
اِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبُ الدُّعُوْا

مقرب فرشتوں پر اے ہمارے
رب ہم کو بخش دے اور ہمارے
ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان
کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے اور
ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے
بارے میں کوئی گینہ پیدا نہ فرما۔ اے

ہمارے رب بلاشبہ تو رؤف و
رحیم ہے اے اللہ مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور تمام مومنین و مومنات
اور تمام مسلمین و مسلمات کو بخش دے، بیشک تو سننے والا ہے دعاؤں کا قبول
فرمانے والا ہے۔

كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي اَنْ
 اَتْلُوهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي
 يُرْضِيكَ عَنِّي اَللّٰهُمَّ بَدِّعْ
 اَسْمُوْتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَدَلِ
 وَالْاَسْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا
 تَزَامُطُ اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ
 يَا رَحْمَنُ بِجَدِّكَ وَنُورِ وَجْهِكَ
 اَنْ تُنَوِّرَ بِلَيْتِكَ بَصَرِي وَ
 اَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَ اَنْ
 تُفَرِّجَ بِهِ عَن قَلْبِي وَ اَنْ
 تُشَرِّحَ بِهِ صَدْرِي وَ اَنْ
 تُغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَاَسْأَلُكَ
 يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ
 وَلَا يُؤْتِيهِمْ اِلَّا اَمْتُ وَ
 لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاَللّٰهِ
 اَلْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

نور کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں
 کہ جس طرح تو نے اپنا کلام پاک مجھے
 سکھایا اسی طرح اس کی یاد بھی میرے
 دل سے چسپاں کر دے اور مجھے
 توفیق عطا فرما کہ میں اسے اس طرح
 پڑھوں جس سے تو راضی ہو جائے۔
 اے اللہ زمین و آسمان کو بے
 غم و پیدا کرنے والے۔ اے عظمت
 اور بزرگی والے اور اس غلبہ کے
 مالک جس کے حصول کا ارادہ ہی ناکم
 ہے اے اللہ میں تیری بزرگی اور
 تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے
 مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی
 کتاب کے نور سے منور فرما دے
 اور میری زبان کو اس کے پڑھنے میں
 چلا دے اور اس کی برکت سے

میرے دل کی تنگی کو دور فرما دے اور میرے سینہ کو کھول دے اور اس کی
 برکت سے میرے جسم کے گناہوں کے میل کو دھو دے کہ حق پر تیرے سوا کوئی
 مددگار نہیں اور میری یہ آرزو تیرے سوا کوئی پوری نہیں کر سکتا اور گناہوں
 سے بچنے اور نیکیوں پر چلنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے جو عظیم اور بڑا
 ہے۔

اس کو بتا کر حضور اقدس صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن اس عمل کو تین
 ہفتہ یا پانچ ہفتہ یا سات ہفتہ کر لو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور دعا قبول کی جائے گی قسم ہے اس ذات
 پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کبھی کسی مومن سے خطا نہ کرے گی (یعنی ضرور قبول ہوگی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پانچ آیات ہی جیسے گزرے ہوں گے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ پہلے میں تقریباً چار آیات یا ان کی برابر یاد کرتا تھا اور وہ ذہن سے نکل جاتی تھیں اور اب (اس عمل کے بعد) تقریباً چالیس آیات پڑھتا ہوں جو ایسی ازبر ہو جاتی ہیں کہ گویا میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھ رہا ہوں اور پہلے میں حدیث سن کر جب دُہرانا چاہتا تھا تو ذہن میں نہ رہتی تھی اور اب جو احادیث سُنتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا۔

فائدہ

اس سے معلوم ہوا کہ یہ عمل صرف حفظ قرآن ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ دینیات کی دوسری چیزوں کو یاد رکھنے کے لئے بھی مفید ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا تجربہ بتایا کہ اس کے بعد قرآن و حدیث دونوں خوب یاد رہتے ہیں۔

۱۔ اخراجہ الترمذی فی ابواب الدعوات وحسنہ ۱۲۔

۲۔ نماز حفظ قرآن جو اوپر لکھی ہے اس میں تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اَلَمْ یَجِدْ پڑھنے کو فرمایا ہے حالانکہ ترتیب قرآنی میں یہ سورت اُن دونوں سورتوں سے مقدم ہے جن کو پہلی اور دوسری رکعت میں پڑھنے کو بتایا اگر کسی کے ذہن میں تقدیم و تاخیر کا سوال اٹھے تو اس کا جواب اولاً یہ ہے کہ نوافل میں اس طرح کی گنجائش ہوتی ہے۔ ثانیاً یہ کہ نوافل کی ہر دو رکعت علیحدہ نماز شمار کی جاتی ہے اور ہر دو رکعت کی قرأت مرتب ہے۔ ۱۲

باب ہشتم

قرآن مجید کی دعائیں
جن کو

مختلف حالات اور حاجات
کے موقع پر پڑھنا چاہیئے

آٹھواں باب

اس باب میں قرآن مجید کی وہ دعائیں درج کی جاتی ہیں جو مختلف حاجات کے لئے موقعہ بموقعہ پڑھنی چاہئیں اللہ کے نبیوں (علیہم السلام) اور نیک بندوں کی جو دعائیں قرآن مجید میں نقل کی گئی ہیں اس باب میں یکجا جمع کر دی گئی ہیں۔

قبولیت اعمال کی دعا

دَبَبْنَا نَقَبْلُ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيعُ الْغَلِيظُ دَبَبْنَا
وَاَجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَ
مِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً
لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ
عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ الثَّوَابُ
الرَّحِيْمُ
اے ہمارے رب ہم سے قبول فرمائے
بلاشبہ آپ خوب سننے والے (۱)
جاننے والے ہیں اے ہمارے پروردگار
اور ہم کو اپنا فرماں بردار بنائے
رکھئے اور ہماری اولاد میں سے بھی
ایک ایسی جماعت پیدا فرمائیے جو
آپ کی فرماں بردار ہو اور ہم کو
ہمارے حج کے احکام بتا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھیے بے شک
آپ ہی توجہ فرمانے والے مہربانی فرمانے والے ہیں۔

اللہ پاک کے حکم سے جس وقت حضرت ابراہیم اپنے بیٹے اسماعیل علیہم السلام کے ساتھ خانہ کعبہ تعمیر کر رہے تھے اُس وقت ان دونوں نے یہ دعائیں کی تھیں۔ معلوم ہوا کہ نیک عمل پر گھمنڈ نہیں ہونا چاہیئے۔ دیکھو اللہ ہی کے حکم سے اللہ ہی کا گھر بنا رہے تھے اور بنانے والے بھی کون تھے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور اُن کے بیٹے حضرت اسماعیل ذبح اللہ علیہ السلام اُن کے اخلاص میں کوئی شک نہیں تھا پھر بھی اللہ کی بارگاہ میں دعا کر رہے تھے

کہ اے اللہ ہمارے اس عمل کو قبول فرما۔ کوئی شخص کیسا ہی اچھے سے اچھا عمل کر لے جب تک بارگاہِ خداوندی میں قبول نہ ہو اس عمل کی کوئی حیثیت اور قیمت نہیں اس لئے صحیح طریقہ یہی ہے جو مختصین کے طرزِ عمل سے ظاہر ہے کہ عمل کرتا رہے اور ڈرتا رہے اور قبول ہونے کی دعا سے غافل نہ ہو۔

دنیا و آخرت کی بھلائی اور عذابِ دوزخ سے بچنے کی دعا

دَبَّأْنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں
بہتری عطا فرما۔ اور آخرت میں
بھی بہتری عطا فرما۔ اور ہم کو
دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (بقرہ ۲۵۶)

ف : یہ دعا بہت جامع ہے جس میں دنیا اور آخرت کی ہر خیر اور خوبی کا سوال ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتِیْکَ الدُّنْیَا حَسَنَةً (آخر تک) (بخاری و مسلم) چونکہ اس دعا میں دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کا سوال ہے۔ اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو بہت پسند فرماتے تھے۔ شروع میں دَبَّأْنَا کہے یا اَللّٰهُمَّ کہے دونوں طرح درست ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی (یعنی بیماری کی وجہ سے ان کا مزاج پرکی فرمائی) جن کی آواز بہت پست ہو چکی تھی اور کمزوری کے باعث چوزے کی طرح ہو گئے تھے۔ اُن کا حال دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کرتے رہے ہو یا کسی بات کا سوال کرتے رہے ہو انہوں نے کہا ہاں میں یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ مجھے آپ آخرت میں جو سزا دینے والے ہیں وہ سزا بھی مجھے دنیا میں دے دیجئے آپ نے فرمایا سبحان اللہ تمہیں اس عذاب کے پہنچنے کی طاقت نہیں ہے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی دَبَّأْنَا آتِنَا فِي الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے یعنی دونوں جہانوں میں اچھی حالت میں رکھ اور عذابِ دوزخ سے بچا) اس حدیث کے راوی حضرت انسؓ

فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد اُن صاحب نے یہی دعا کی تو اللہ جل شانہ نے اُن کو شفا دے دی، یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے۔

بھول چوک کی معافی اور مغفرت اور رحمت کی دُعا

اعتقاد رکھتے ہیں رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم، اُس چیز کا جو اُن کے پاس اُن کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اور مومنین بھی سب کے سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کہ ہم اُس کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور سب نے یوں کہا کہ ہم نے سنا اور خوشی سے مانا، ہم آپ کی بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے پروردگار اور آپ ہی کی طرف توڑنا ہے، اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بنانا مگر اسی کا جو اس کی طاقت ہو۔ اے ہمارے رب ہماری گرفت نہ فرمائیے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں۔ اے ہمارے رب ہم پر کون سی سخت حکم نہ بھیجیو جیسے

اَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا اُنْزِلَ اَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ اَمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَّا نَفْرِقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَ قَالُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِيْلَكَ الْبَصِيْرُ لَا يَكْفُفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ لَيْسَ لَنَا اَوْ اَخَصَانَا رَبَّنَا وَلَا تُخِمْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا خَمَلْتَهُ عَلٰى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (سورہ بقرہ ۴۰۶)

ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے سخت حکم بھیجے تھے اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی ایسا بار نہ ڈالئے جس کی ہم کو سہارا نہ ہو اور ہم سے درگزر فرمائے اور ہم کو بخش دیجئے۔ اور ہم پر رحم فرمائیے۔ آپ ہمارے کارساز ہیں پس کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرمائیے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف رکھتے تھے اُسی اثناء میں اوپر سے ایک سخت آواز سنی آپ نے اوپر کو سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ آسمان کا دروازہ کھلا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا پھر فرمایا کہ یہ فرشتہ زمین پر نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا اُس فرشتے نے آپ کو سلام کیا اور کہا کہ آپ خوش ہو جائیں۔ ایسے دونوں کی وجہ سے جو آپ کو دیئے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ایک سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں (یعنی اَمَّا التَّائِيَاتُ سے آخر سورت تک جو ابھی اوپر لکھی گئیں) فرشتے نے کہا کہ ان دونوں نوروں میں سے جو بھی حصہ آپ پڑھیں گے (جو دعا پر مشتمل ہے) تو آپ کا مطلوب ضرور آپ کو دیا جائے گا (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ میں بھی سوال ہے اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات میں بھی سوال ہے۔ دعائیں ان کو پڑھتے جاؤ گے تو ان میں جو سوال کیا گیا ہے وہ پورا ہوتا جائے گا۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو کوئی شخص کسی رات میں سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں یعنی اَمَّا التَّائِيَاتُ سے ختم سورت تک پڑھ لے تو یہ آیتیں اُس کے لئے کافی ہوں گی۔ (بخاری و مسلم)

یعنی ہر قسم کی شر اور ضرر اور تکلیف دینے والی چیز سے ان کے پڑھنے کے باعث حفاظت ہو جائے گی۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورت بقرہ کا آخری حصہ اللہ کی رحمت کے خزانے میں سے ہے اور اُس کے عرش کے نیچے جو خزانے ہیں اس میں سے ہے۔ یہ اس امت کو عطا فرمایا ہے جس نے کوئی خیر دنیا اور آخرت کی ایسی نہیں چھوڑی جس پر یہ مشتمل نہ ہو (اس میں ہر خیر و خوبی اور بھلائی اور نصرت و رحمت اور منفرت کا سوال کر لیا گیا

(مشکوٰۃ المصابیح از دارمی)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے جو مجھے اُس غرآن سے دی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے۔ لہذا تم ان کو سیکھو اور عورتوں کو سکھاؤ کیونکہ یہ سراپا رحمت ہیں اور اللہ کی نزدیک کی سبب ہیں اور دعا ہیں۔

(رداۃ الدارمی مرسلا مشکوٰۃ ص ۱۸۹)

ہدایت پر باقی رہنے کی دُعا

دَبَّانَا لَا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ
اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ۔
اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں
کو ٹیڑھانہ کر دیجئے اس کے بعد کہ
آپ نے ہم کو ہدایت دے دی
ہے اور ہم کو اپنے پاس سے
رحمت عطا فرمائے بلاشبہ آپ بڑے
عطا فرمانے والے ہیں۔
(آل عمران ۱۶)

بخشش کی اور دوزخ سے بچنے کی دُعا

دَبَّانَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوبَنَا وَفِنَا عَذَابَ النَّارِ
اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے
آئے سو آپ ہمارے گناہوں کو
معاف کر دیجئے اور ہم کو عذاب
دوزخ سے بچا لیجئے۔
(آل عمران ۲۶)

اپنے گناہ کا اقرار اور مغفرت اور رحم کی درخواست

دَبَّانَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ
تَمَّ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں
پر ظلم کیا اور اگر آپ ہماری مغفرت

مَنْكُوتَنَّ مِنَ الْمُحْسِرِينَ •
 نہ فرمائیں گے اور ہم پر رحم نہ فرمائیں
 گے تو واقعی ہم نقصان اٹھانے
 والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(اعراف ۲۴)

یہ دعا حضرت آدم اور اُن کی بیوی حضرت حوا علیہما السلام نے کی تھی جب ان کو ایک
 درخت کھانے کی سزا میں جنت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا گیا تھا۔ ان دونوں حضرات کو اپنی
 خطا پر بہت زیادہ ندامت تھی۔ برابر توبہ استغفار کرتے رہے۔ اللہ جل شانہ نے اُن کو یہ کلمات
 بتائے جو اوپر لکھے ہیں۔ ان الفاظ کے ذریعہ اللہ جل شانہ نے دعا قبول فرمائی۔ ان الفاظ میں ادل تو
 اپنے گناہ کا اقرار ہے اور ندامت کا اظہار ہے کہ خالق اور مالک کی نافرمانی ہو گئی جس سے اپنے نفسوں
 پر ظلم ہو گیا اور اس بات کا بھی اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ اگر مغفرت اور رحمت نہ فرمائے تو نقصان
 ہی نقصان ہے اور خسارہ ہی خسارہ ہے۔ گناہ پر ندامت ہی درحقیقت توبہ ہے۔ اگر ندامت نہ
 ہو تو صرف زبان سے توبہ واستغفار کر لینے سے وہ توبہ نہیں ہو جاتی جو عند اللہ مطلوب ہے۔
 جب کوئی بندہ اس یقین کے ساتھ مغفرت مانگتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مغفرت نہیں کر سکتا تو
 اللہ جل شانہ کی رحمت اُس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے یہ جان لیا کہ
 میں گناہوں کے بخشنے پر قدرت رکھنے والا ہوں تو میں اُس کو بخش دوں گا اور مجھے (کسی کی) کوئی پروا
 نہیں۔ یہ مغفرت اُس وقت تک ہے جب تک میرے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے۔
 (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴)

مغفرت اور رحمت طلب کرنے کی چند دعائیں

اَنْتَ وَ لَيْسَ فَاغْفِرْ لَنَا
 وَارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ
 الْغَافِرِينَ • وَ اَكْتُبْ لَنَا
 فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً
 وَ فِي الْآخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا
 (اے پروردگار) تو ہمارا کارساز
 ہے پس ہم کو بخش دے اور ہم
 پر رحم فرما اور تو سب بخشنے والوں
 سے بہتر بخشنے والا ہے، اور لکھ
 دے دنیا میں ہمارے لئے اچھی حالت

اٰیٰتُكَ ط

اور آخرت میں بھی بے شک ہم
تیری طرف رجوع ہوتے

(اعراف ۱۹۶)

اے میرے رب میں نے اپنے نفس
پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے
اے ہمارے رب ہم ایمان لائے
پس تو ہم کو بخش دے اور ہم
پر رحم فرما بے شک آپ رحم کرنے
والوں میں سب سے بہتر رحم فرمانے
والے ہیں۔

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ (قصص ۳۶)
رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ
الرَّاحِمِیْنَ ۝

(سورۃ مومنون ۶۴)

اے میرے رب مغفرت فرما اور
رحم فرما، بے شک آپ رحم کرنے
والوں میں سب سے بہتر رحم فرمانے
والے ہیں۔

رَبِّ اَغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ
خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ ۝
(مومنون ۶۴)

دوسروں کے لئے دعائے مغفرت

اللہ تمہاری مغفرت فرمائے اور وہ
سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر
رحم فرمانے والا ہے۔

یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَحَمَّ
اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۝
(سورۃ یوسف ۱۱)

یہ دعا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے لئے کی تھی۔

اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت
رَبِّ اَغْفِرْ لِیْ وَلَا تَجْعَلْ
اِنِّیْ مِمَّنْ یَرْجِعُ اِلٰی رَبِّهِ
مُغْفِرًا ۝

اور میرے بھائی کی بھی، اور ہم کو
اپنی رحمت میں داخل فرما اور آپ
سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر
رحم فرمانے والے ہی۔

أَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَ
أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
(اعراف ۱۸۴)

گناہوں کی مغفرت اور کفارہ سیئات اور وفات مع الابرار کی دعا

اے ہمارے رب تو نے یہ دیکھا کہ
عالم، عبث نہیں بنایا تو سب
عیبوں سے پاک ہے سو ہم کو
دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے
ہمارے رب جس کو تو نے دوزخ
میں ڈالا اُس کو رسوا کیا اور (دلا)
گنہگاروں کا کوئی مددگار نہیں اے
رب ہمارے ہم نے سنا ایک
پکارنے والے سے جو ایمان لانے
کے لئے پکارتا ہے کہ (لوگو) اپنے
رب پر ایمان لاؤ۔ تو ہم ایمان
لے آئے اے ہمارے رب اب
ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری
برائیوں کا کفارہ فرما دیجئے (اور

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا
وَسُبْحَنَّكَ قَبْلَ عَذَابِ النَّارِ
رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلُ النَّارَ
فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا يَظْلِمِينَ
مِنَ الْغَايَةِ رَبَّنَا إِنَّكَ سَمِيعٌ
مُنَادٍ يَا نَادِي بِلَا يُمَانِ
أَنْتَ أَمْنُو بِرَبِّكُمْ قَامَنَا
رَبَّنَا فَاعْفُ عَنَّا ذُنُوبَنَا
وَكِفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا
مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا
مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَ
لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْوَعْدَ
(آخر رکوع آل عمران)

جب دنیا سے اٹھانا ہو) تو نیک بندوں میں شامل فرما کر اٹھانا۔ اے
ہمارے رب تو نے ہم سے اپنے رسول کی معرفت جو وعدے کئے وہ نصیب
فرما اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کرنا۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف
نہیں کرتا۔

مسلمانوں کی طرف سے سینہ صاف ہونے کی اور گزے
ہوئے مسلمان بھائیوں کے لئے مغفرت کی دُعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا
الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا
لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ
رَؤُوفٌ رَحِيمٌ
(حشر ۴)

اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش
دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو
جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور
ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی
طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے
ہمارے رب آپ بڑے شفیق مہربان
ہیں۔

والدین کے لئے رحمت کی دُعا

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا
رَبَّيْنِي صَغِيرًا
(بنی اسرائیل ۳۴)

اے میرے رب ان پر رحم فرما
جیسا کہ انہوں نے مجھے چھوٹے سے
کو پالا ہے۔

اہل باطل کے ہار جانے کے لئے دُعا

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ
خَبِيرُ الْغَيْبِ
(اعراف ۱۱۶)

اے ہمارے پروردگار ہمارے اور
ہماری قوم کے درمیان حق کے ہوا فتح
فیصلہ فرما دیجئے اور آپ سب
سے اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں۔

علم کی زیادتی کے لئے دُعا

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا
اے میرے رب میرا علم بڑھا
(سورۃ طہ ۶۴) دیکھئے۔

آنے والی نسلوں میں اپنے کو اچھائی کے ساتھ
یاد کئے جانے اور جنت نصیب ہونے کی دُعا

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَ
اَنْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ
وَاجْعَلْ لِي يَسَارًا مِّنْ
رَّحْمَتِكَ اَخِيْرًا
مِّنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ
اے میرے رب مجھ کو حکمت عطا
فرما اور مجھ کو نیک لوگوں کے ساتھ
شامل فرما اور میرا ذکر آئندہ آنے
والوں میں اچھائی کے ساتھ جاری
رکھ اور مجھ کو جنت النعیم کے متحقین
میں سے کر دے۔ (شعر ۵۴)

اسلام پر موت آنے اور صالحین میں شامل ہونے کی دُعا

خَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَنْتَ وَرَبِّيْ اِنَّكَ
وَالْاٰخِرَةِ تَوَفِّيْ مُسْلِمًا
وَ اَنْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ
اے آسمانوں اور زمین کے
پیدا فرمانے والے آپ میرے دل
ہیں دنیا میں اور آخرت میں مجھے
فرماں برداری کی حالت میں دنیا
سے اٹھا لیجئے اور مجھ کو صالحین
میں شامل فرمائیے۔ (یوسف ۱۱۶)

اللہ کی خوشنودی کے کاموں اور آل اولاد کی درنگی کے لئے دُعا

رَبِّ اَوْزَعْنِي اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلَىٰ وَالِدَتِي وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ
لِي فِي ذُرِّيَّتِي اِنِّي تُبْتُ
اَيْتِكَ وَاِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ
(احقاف ۲۴)

اے میرے پروردگار مجھ کو اس پر
مدد مت دیجئے کہ میں آپ کی ان
نعمتوں کا شکر ادا کیا کروں جو آپ
نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
عطا فرمائی ہیں اور میں نیک کام
کیا کروں۔ جس سے آپ خوش ہوں
اور میری اولاد میں بھی میرے لئے
صلاحیت پیدا کر دیجئے۔ میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرماں
بردار ہوں۔

دوزخ سے محفوظ رہنے کی دُعا

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ
جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا وَاِنَّهَا سَاءَتْ
مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا
(فرقان ۵۶)

اے ہمارے پروردگار جہنم کے عذاب
کو ہم سے دور رکھئے۔ بے شک
اس کا عذاب پوری تباہی ہے بیشک
جہنم بُرا ٹھکانہ ہے اور بُرا مقام
ہے۔

اولاد طلب کرنے کی دُعا

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً
طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ
(الی عمران ۴۶)

اے میرے رب مجھے اپنے پاس
سے کوئی اچھی اولاد عنایت فرما
بلاشبہ آپ دعا سننے والے ہیں۔

یہ حضرت ذکریا علیہ السلام کی دعا ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا اَوْ اَنْتَ
خَيْرُ الْمَوَارِثِيْنَ ۝

اے میرے رب مجھ کو لاوارث
مت رکھو اور سب وارثوں سے

(انبیاء ۶۶)

یہ بھی حضرت ذکریا علیہ السلام کی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور اُن کو یحییٰ علیہ السلام عطا کئے گئے۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ الصَّالِحِيْنَ
(صافات ۳۶)

اے میرے رب مجھے نیک فرزند
عطا فرما۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے۔ جو انہوں نے بڑھاپے میں کی تھی اللہ نے اُن کو فرزند عطا فرمایا۔

يَسِّرْ لِي دُعَايَ
وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي ۝ فَاحْلُلْ
عُقْدَةً مِّنْ تَسْلِيْنٍ
يَفْقَهُوْا قَوْلِي ۝

اے میرے رب میرے لئے میرا
سیدہ کھول دیجئے اور میرے لئے
میرا کام آسان فرما دیجئے اور میری
زبان کی گرہ کھول دیجئے تاکہ لوگ
میری بات سمجھ لیں۔

(طہ ۲۴)

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے اس وقت کی تھی جب اللہ جل شانہ نے ان کو نبوت عطا فرما کر فرعون کی تبلیغ کے لئے جانے کا حکم فرمایا تھا۔

نماز قائم رکھنے اور اپنی اور والدین اور مومنین کی مغفرت کی دعا

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ
الصَّلَاةِ وَرَبِّ زِيْنَتِي
وَرَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَايَنَا
اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ ۝

اے میرے رب مجھے نماز کا قائم
رکھنے والا بنا اور میری اولاد میں
سے بھی (نماز قائم رکھنے والے)
رکھنا۔ اے ہمارے رب اور میری

يَلْسُوْمِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ
الْحِسَابُ ط
دعا قبول فرما اے ہمارے رب
میری مغفرت فرما دیجئے اور میرے
والدین کی اور تمام مومنین کی جس
دن حساب قائم ہوگا۔
یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے۔

رحمت اور درستی کی دُعا

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً
وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا
رَشَدًا
اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس
سے رحمت عطا فرمائیے اور ہمارے
لئے ہمارے کام میں درستی کا سامان
مہیا فرمائیے۔ (کہف ۱۷)

یہ اصحاب کہف کی دعا ہے جب وہ اپنی قوم سے چھپ کر ایمان بچانے کے لئے اپنے
ٹھہرے فرار ہو چکے اور ایک غار میں پناہ لی تو اس وقت یہ دعا کی۔

کافروں کے مقابلہ میں نصرت اور ثبات قدمی کی دُعا

رَبَّنَا اَنْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَاَسْرَافَنَا فِىْ اَمْرِنَا
وَكَيْتُبْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا
عَلٰى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ
اے ہمارے رب ہمارے گناہوں
کو اور ہمارے کاموں میں حد سے
آگے بڑھ جانے کو بخش دیجئے اور
ہمارے قدموں کو ثابت رکھیے اور
کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد
فرمائیے۔ (ال عمران ۱۵۷)

ہر مصیبت سے نجات کی دُعا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔ پاک ہیں۔ بے شک میں تصور کرنے والوں میں سے ہوں۔ (انبیاء ۶۷)

یہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے جب اُن کو مچھلی نے نگل لیا تھا تو انہوں نے اندھیروں میں اپنے رب کو ان الفاظ سے پکارا۔ ایک اندھیری مچھلی کے پیٹ کی اور دوسری گمنام کی گہرائی کی اور تیسری اندھیری رات کی تھی۔ اللہ جل شانہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور اُس غم یعنی گھٹن اور مصیبت سے نجات دی، ان الفاظ میں اللہ کی عبودیت کا اقرار ہے اور ہر عیب سے اُس کی پاکی بیان کی ہے اور اپنے تصور کا اقرار کیا ہے اگرچہ کوئی لفظ مانگنے کا نہیں ہے لیکن بارگاہ خداوندی میں خطا کا اقرار کر لینا اور اللہ کی حمد اور پاکی بیان کرنا بھی دعا ہی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مچھلی والے ایسی حضرت یونس علیہ السلام کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔ ایسی دعا ہے کہ جو بھی کوئی مسلمان اس کے ذریعہ کسی چیز کے بارے میں دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح عن احمد والترمذی ص ۲۰)

مرض سے صحت یاب ہونے کے لئے دعا

إِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَأَنْتَ
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔ مجھے تکلیف پہنچی ہوئی ہے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔

(انبیاء ۶۷)

یہ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں نے بہت سخت بیماری کے موقع پر کی تھی اللہ پاک نے اُن کی دعا قبول فرمائی اور صحت و عافیت دی۔

اچھی جگہ اُترنے اور رہنے کی دعا

رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا
مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ
أَعْلَى مَرَّةٍ رَبِّ اجْعَلْ لِي
مَنْزِلًا مَبْرُورًا۔ اے میرے رب مجھ کو برکت کا اُترنا اُتار دے اور سب اُتارنے

اَلْمُنْزِيَّتِۦنَ ۝
والوں میں آپ اچھے اتارنے والے
(مؤمنون ۲۴) ہیں۔

شیاطین سے محفوظ رہنے کی دعا

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَٰهِنَا
اَشْيَاطِيْنَ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ اَنْ يَّخْضَرُوْنَ ۝
(مؤمنون ۵۴)

اے میرے رب میں آپ کی پناہ
مانگتا ہوں شیطانوں کے و سوسوں سے
اور اے میرے رب میں اس سے
آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان
میرے پاس حاضر ہوں۔

اللہ جل شانہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ دعا تعلیم فرمائی۔
انھیں ٹھنڈی کمرے والی اولاد اور متقیوں کا پیشوا ہونے کی دعا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ
وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ
اِمَامًا ۝
(فرقان ۶۴)

اے ہمارے رب ہم کو ہماری
بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف
سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔
اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا
دے۔

شکر کی توفیق اور نیک عمل کی اور صالحین میں داخل ہونے کی دعا

رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ
عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَاَنْ
اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ
وَادْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ رَحْمٰۤی

اے میرے رب مجھے اس پر
مداومت دیجئے کہ میں آپ کی
ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو
آپ نے مجھے اور میرے والدین
کو عنایت فرمائی اور یہ کہ میں

عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۝
(نمل ۲۶)

نیک کام کیا کروں جس سے آپ
راضی ہوں اور مجھ کو اپنی رحمت سے
اپنے نیک بندوں میں داخل فرمائیے

یہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہے

ہر خیر طلب کرنے کی دُعا

تَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ
مِنْ خَیْرِ فَقِیْرٌ ۝
(قصص ۳۶)

اے میرے پروردگار جو بھی کوئی
خیر آپ میری طرف بھیجیں میں
اُس کا محتاج ہوں۔

اپنی کامیابی اور مفسدوں کی ناکامی کی دُعا

رَبِّ اَنْصُرْنِیْ عَلٰی اَتَقُوْمِ
الْمُفْسِدِیْنَ ۝

اے میرے رب مفسدوں کے
مقابلے میں میری مدد فرما۔

(عنکبوت ۳۶)

یہ دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کی تھی۔ جس کے بعد اُن کی بدکار قوم برباد ہوئی۔

دشمنوں سے انتقام لینے کی دُعا

اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ
(اے میرے رب، میں مغلوب
ہوں سو آپ انتقام لے لیجئے۔)

نیک بندوں کے لئے دُعا

رَبَّنَا وَبِعِثْ کُلَّ شَیْءٍ
رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاعْفُ
یَلٰنِیْنِ تَابُوْا وَاَتَّبِعُوْا ۝

اے ہمارے رب آپ کی رحمت
اور علم ہر چیز کو شامل ہے سو
آپ اُن لوگوں کو بخش دیجئے

جنہوں نے توبہ کی اور آپ کے
راستے کی پیروی کی اور اُن کو دوزخ
کے عذاب سے بچا لیجئے۔

اے ہمارے پروردگار اور اُن کو
ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا
آپ نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے
داخل فرمائیے اور اُن کے ماں باپ
اور بیویوں اور اولاد میں جو جنت
کے لائق ہوں اُن کو بھی داخل کر
دیجئے۔ بلاشبہ آپ زبردست
ہیں حکمت والے میں اور اُن کو
تکلیفوں سے بچائیے اور جس کو
آپ نے اُس دن تکلیفوں سے بچایا تو اس پر آپ نے مہربانی فرمادی اور
یہ بڑی کامیابی ہے۔

سَبِّحْكَ وَفِيهِمْ عَذَابُ
الْجَحِيمِ ۝

تَبَارَكَ الَّذِي خَلَقَهُمْ جَعَلْتَ
عَذَابَ النَّارِ وَعَذَابَهُمْ
وَمَنْ صَدَحَ مِنْ آبَائِهِمْ
وَأَرْوَاحِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ
إِنَّكَ أَنْتَ الْغَزِيظُ الْحَكِيمُ
وَفِيهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ
لَقِيَ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ
فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۖ وَذَلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝
آپ نے اُس دن تکلیفوں سے بچایا تو اس پر آپ نے مہربانی فرمادی اور
یہ بڑی کامیابی ہے۔

ظالموں میں شامل نہ ہونے کی دعا

تو اے رب مجھ کو ظالموں میں شامل
نہ فرمائیے۔

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي
الْمَقْرَمِ الظَّالِمِينَ ۝

ظالموں سے نجات پانے کی دعا

اے میرے رب مجھے ظالم قوم
سے نجات دیجئے۔

رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْمَقْرَمِ
الظَّالِمِينَ ۝

(قصص ۲۶)

ظالموں کا تختہ مشق نہ بنے اور کافروں سے نجات پانے کی دُعا
 عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا
 تَجْعَلْنَا فِتْنَةً يَتَقَوَّمُ
 الظَّالِمِينَ ۝ وَنَجِّنَا
 بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ
 الْكَافِرِينَ ۝ (سورہ یونس ۹۴)

کافروں کا تختہ مشق نہ بننے کی دُعا

اے ہمارے رب ہم نے آپ پر
 توکل کیا اور ہم آپ ہی کی طرف رجوع
 ہوئے اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے
 اے اللہ ہم کو کافروں کا تختہ مشق
 نہ بنا اور اے پروردگار ہمارے
 گناہ معاف فرما دے بے شک آپ
 زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ
 أَنبَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ
 رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
 يَلْعَنُونَ كَفَرُوا وَاعْفُورَنَا
 رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
 الْحَكِيمُ ۝ (ممتحنہ ۱۴)

نورِ کامل حاصل ہونے کی دُعا

اے ہمارے رب کامل کر دے
 ہمارے لئے ہمارا نور اور ہم کو
 بخش دے بے شک تو ہر چیز
 پر قادر ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا نُورَنَا
 وَاعْفُرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ (تحريم ۲۴)

اپنے اور والدین اور مومنین و مومنات کے لئے
دُعائے مغفرت اور ظالموں کے لئے تباہی کی دُعا

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَيَا صِدِّیْكَ
وَيَسَّوْا كَخَلِّ بَيْنِيْ مُؤْمِنًا
وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَلَا تَزِدْ الظَّالِمِيْنَ
اِلَّا تَبَاٰهًا
اے میرے رب مجھے اور میرے
ماں باپ کو اور جو کوئی شخص میرے
گھر میں با ایمان ہو کر داخل ہو اس
کو اور تمام مومن مردوں اور تمام
مومن عورتوں کو بخش دے اور ظالموں
کی بربادی اور بڑھا دیجئے۔

یہ دعا حضرت نوح علیہ السلام نے کی تھی جب ان کی قوم نے ان کو بہت ستایا تھا
اور تھوڑے سے آدمی مسلمان ہوئے تھے۔

باب نہم

احادیث شریفہ سے منتخب دعائیں

یعنی

ہر موقعہ اور مقام کی دعائیں

جن کا

ورد رکھنا دنیا و آخرت کی کامیابی کا

بہترین ذریعہ ہے

نواں باب

اس باب میں وہ دعائیں درج کی جاتی ہیں جو زندگی کے عام حالات اور مختلف اوقات سے متعلق ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر فرماتے تھے اس ذکر میں یہ دعائیں بھی شامل ہیں جن کو موقعہ بموقعہ پڑھنا ضروری ہے۔ ان دعاؤں کے معانی میں غور و خوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اسلام کی بڑی اہم تعلیمات ہیں اور ان کے پڑھنے اور سمجھنے سے اللہ جل شانہ کی ربوبیت کا بار بار اقرار ہوتا ہے اور دل و زبان پر بار بار یہ بات آتی ہے کہ اللہ ہی نے پیدا فرمایا ہے اُسی نے زندہ رکھا اُسی نے مٹایا اُسی نے سوتے سے جگایا اُسی نے کھلایا اور اُسی نے پلایا اور پہنایا اُسی کے حکم سے صبح ہوتی ہے اُسی کے حکم سے شام ہوتی ہے سفر اور حضر میں وہی محافظ ہے دشمنوں کے شر سے وہی بچاتا ہے۔ شیطان سے وہی محفوظ رکھتا ہے ہر دکھ کا دور کرنے والا وہی ہے بارش اُسی کے حکم سے آتی ہے ہوائیں اُسی کے حکم سے چلتی ہیں ہر خیر کا سوال اُسی سے کرنا چاہیے اور ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے اُسی کو پکارنا چاہیے ہر مصیبت میں اُسی کو پکارو ہر مجلس میں اور ہر موقعہ اور ہر مقام میں اس کو یاد کرو اور نعمت کے حاصل ہونے پر اور ہر دکھ تکلیف کے چلے جانے پر اُسی کا شکرا ادا کرو۔ بظاہر انسان اپنی محنت سے کماتا ہے پھر پکا کر کھاتا ہے اور یہی بات زندگی کے بعض دوسرے شعبوں سے متعلق ہے مثلاً اپنی کمائی سے کپڑا خرید کر پہنتا ہے اور اپنے تعمیر کردہ مکان میں ٹھکانہ پکڑتا ہے لیکن ان دعاؤں میں بار بار یہ بتایا گیا ہے کہ باوجود کوشش اور محنت سے بندہ کے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا کھلانے کی نسبت اللہ ہی کی طرف ہے اور پہنانے کی نسبت بھی اُسی کی طرف ہے۔ پیٹ بھی وہی بھرتا ہے پیاس بھی وہی بجھاتا ہے اور ہر طرح کا آرام وہی پہنچاتا ہے اگر اس کی مشیت نہ ہوتی تو باوجود محنت و مشقت اور کد و کاوش کے پیسہ نہیں ملتا اور تجارت میں نفع کی بجائے پورا سرمایہ ہی ڈوب جاتا ہے اگر پیسہ مل بھی جائے تو ضروری نہیں

کہ اس کے ذریعہ کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی چیزیں میسر ہو جائیں اگر یہ چیزیں میسر بھی ہو جائیں تو ضروری نہیں کہ ان کا استعمال کرنا بھی نصیب ہو جائے اور اگر استعمال کر سکیں تو یہ ضروری نہیں کہ ان سے حاجت پوری ہو جائے بہت سے لوگ کھاتے ہیں مگر مفہم نہیں ہوتا اور بہت سے لوگ کھاتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا اور بہت سے لوگ پیتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیاس نہیں بجھتی۔ وہ لوگ بھی ہیں جن کے پاس لاکھوں کا سرمایہ ہے لیکن کھانے سے عاجز ہیں کیونکہ معدہ کچھ قبول نہیں کرتا بہترین مکانات میں نرم نرم بسترے ہیں ایئر کنڈیشنڈ گے ہوتے ہیں اور راحت کا ہر سامان موجود ہے لیکن نیند نہیں آتی، نیند کا لانا اور پھر زندہ اٹھا دینا، کھانا اور پیٹ بھر دینا اور اُسے معدہ میں پچا دینا اور اُس سے خون بنا کر جسم میں رواں دواں کر دینا اور قوت دینا پیاس بجھانا یہ سب اللہ ہی کی مشیت اور قوت سے ہوتا ہے۔ اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر موقع پر اللہ کی وحدانیت اور مالکیت کا اقرار کرتے تھے اور اپنی عاجزی اور ضعف کا اعتراف کرتے تھے اور اپنی امت کو بھی اس طرف متوجہ فرماتے اور اس کی تعلیم دیتے تھے۔ کیونکہ سب اللہ ہی کے بندے ہیں اور اس کی مخلوق ہیں اور جن اسباب سے بندے آرام راحت پاتے ہیں، وہ بھی خدا ہی کی مخلوق ہیں اس لئے انسان پر لازم ہے کہ ہر حرکت و سکون کو اللہ ہی کی طرف سے سمجھے اور اُن کے ملنے پر اللہ ہی کا شکر ادا کرے اور ہر وقت اور ہر موقع پر اللہ ہی کو یاد کرے اور بار بار اپنی غلامی اور عاجزی اور بے بسی کا اقرار و اعتراف کرے۔

ان دعاؤں کو بڑے اہتمام سے پڑھنا چاہیے کیونکہ ان کے پڑھنے میں اول تو آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے جو خداوند تعالیٰ شانہ، ملک پہنچنے کا اعلیٰ ترین واحد ذیہ ہے۔ دوسرے چونکہ ان دعاؤں کے الفاظ اللہ جل شانہ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام فرمائے ہیں اس لئے اپنی زبان میں شکر ادا کرنے یا عربی میں کسی دوسرے کی بنالی ہوئی دعا کے پڑھنے کی بجائے ان کا ورد رکھنا اور موقع بہ موقع پڑھنا بہت زیادہ اہم ہے بعض اہل اللہ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ان دعاؤں کا ورد رکھنے ہی سے ان کا سلوک پورا ہو گیا اور وصول الی اللہ کی دولت سے مالا مال ہو گئے ریاضتوں اور مجاہدوں میں اُن کو جان نہ کھپانی پڑی یہ دعائیں احقر نے خود کتبِ حدیث میں دیکھ کر لکھی ہیں اور سلیس ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے یہ دعائیں احقر نے تقریباً تیس سال قبل ایک کتابچہ میں جمع کی تھیں جو منوں دعاؤں کے نام سے

معروف و شہور ہے، بچوں کو دعائیں یاد کرانے کے لئے وہ کتابچہ بہت مناسب ہے۔ جو
 حضرات مستفید ہوں احقر کو اور احقر کے والدین اور مشائخ کو دعاؤں میں ضرور یاد فرمائیں۔
 وبالله التوفیق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جب صبح ہو تو یہ دعا پڑھے

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ اَسْلُكَ ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لئے
 اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ جو رب العالمین ہے صبح کے
 اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هَذَا وقت میں داخل ہوتے اے
 الْیَوْمِ فَتَحَهُ وَ نَصَرَهُ اللہ میں تجھ سے اس روز کی بہتری
 وَ نُوْرَهُ وَ بَرَکَّتَهُ وَ هَدَاهُ یعنی اس روز کی فتح اور نصرت
 وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اور اس روز کے نور اور برکت
 فِیْهِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ ۔ اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور
 ان چیزوں کے شر سے جو اس دن میں ہیں اور جو اس کے بعد ہوں گی تیری
 پناہ چاہتا ہوں۔

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ اے اللہ تیری قدرت سے ہم صبح
 اَمْسَيْنَا وَ بِكَ نَحْيٰی وَ بِكَ کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری
 نَمُوْتُ وَ اِلَیْكَ اَلْمَصِیْرُ قدرت سے ہم شام کے وقت میں
 داخل ہوئے اور تیری قدرت سے ہم جیتے مرنے ہیں اور تیری ہی طرف جانا
 ہے۔

جب سورج نکلے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَامَنَا
یَوْمَنَا هَذَا وَنَمِیْهُکُمْ
بِذُنُوْبِنَا۔
سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں
جس نے آج کے دن ہمیں معاف
رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک
نہ فرمایا۔

جب شام ہو تو یہ پڑھے

اُمْسِیْنَا وَ اَمْسٰی اَمْسُکَ
یَللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هَذِهِ
الَّیْلَةِ فَتَحَهَا وَنَصَرَهَا
وَنَوَّزَهَا وَبَرَکَّتَهَا وَ
هَدَاَهَا وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
شَرِّ مَا فِیْهَا وَ شَرِّ مَا
بَعْدَهَا
ہم اور سارا ملک اللہ ہی کے لئے
جو رب العالمین ہے شام کے
وقت میں داخل ہوئے اے اللہ
میں تجھ سے اس رات کی بہتری یعنی
اس رات کی فتح اور مدد اور اس
رات کے نور اور برکت اور ہدایت
کا سوال کرتا ہوں اور پناہ چاہتا
ہوں تجھ سے اُن چیزوں کے شر سے
جو اس رات میں ہیں اور جو اس کے بعد ہوں گی۔

پایہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِکَ اُمْسِیْنَا وَ بِکَ
اَصْبَحْنَا وَ بِکَ نَحْیٰی وَ بِکَ
نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ النُّشُوْرُ
اے اللہ ہم تیری قدرت سے شام
کے وقت میں داخل ہوئے اور
تیری قدرت سے صبح کے وقت
میں داخل ہوئے اور تیری قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور مرے پیچھے جی

اللہ کو تیری ہی طرف جانا ہے۔

جب مغرب کی اذان ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا اِقْبَالٌ اے اللہ یہ تیری رات کے آنے
تَيْلُکَ وَادْبَارُ نَهَارِکَ اور تیرے دن کے جانے کا وقت
وَاصْوَاتُ دَعَائِکَ فَاعْفِرْ لِي ہے اور تیرے پکارنے والوں کی
آوازیں ہیں سو تو مجھے بخش دے۔

صبح شام پڑھنے کی چند اور چیزیں

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات :

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ
مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ
وَلَا فِی السَّمَاوِ وَهُوَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی دیا
شام کی جس کے نام کے ساتھ
آسمان یا زمین میں کوئی چیز
نقصان نہیں دے سکتی اور وہ
سننے والا اور جاننے والا ہے۔

پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی (ترمذی) اور ابو داؤد و شریف کی روایت میں ہے کہ صبح کو اس کے پڑھ لینے سے شام تک اور شام کو پڑھ لینے سے صبح تک اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔ (مشکوٰۃ)

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو (سورہ روم کی) یہ تین آیات :
فَصَبِّحْ بِحَمْدِ اللّٰهِ حِیْثُ
سُومَ اللّٰهِ کی پاکی بیان کر دے شام کے

تُسَوِّنَ وَحِينَ تَصْبِحُونَ
 ذَٰلِكَ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ وَغَشِيَّتِ الْحَيَاتِ
 تُظَاهِرُونَ هَ يُخْرِجُ الْحَيَّ
 مِنَ الْمَيِّتِ وَبُخْرِجُهُ
 الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ
 يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
 وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ه

وقت اور صبح کے وقت اور تمام
 آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے
 حمد ہے اور بعد زوال بھی اور ظہر
 کے وقت بھی ، وہ جاندار کو بے
 جان سے اور بے جان کو جاندار
 سے باہر لاتا ہے اور زمین کو اس
 کے مردہ ہونے کے بعد زندہ فرماتا
 ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔

پڑھ لے تو اس دن جو درد وغیرہ پھوٹ جائے گا اس کا ثواب پالے گا اور جو شخص شام
 کو یہ آیات پڑھ لے تو اس رات کو جو درد وغیرہ پھوٹ جائے گا اس کا ثواب پالے گا۔
 (ابوداؤد شریف)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورہ مؤمن کی ابتدائی آیات اور آیت الکرسی پڑھ لے تو ان کی وجہ سے
 شام تک (آفات و مکروہات) سے محفوظ رہے گا اور جو شخص ان کو شام کے وقت پڑھ لے تو صبح
 تک (آفات و مکروہات سے) محفوظ رہے گا (ترمذی)

سورہ مؤمن کی ابتدائی آیات یہ ہیں :-
 حَمْدُهُ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ
 اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَفِرِ
 الذَّنْبَ وَقَابِلِ التَّوْبِ
 شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي
 الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 إِلَهٌ مُنْتَصِرٌ

حسم۔ یہ کتاب آماری گئی ہے اللہ
 کی طرف سے جو زبردست ہے اور ہر
 چیز کا جاننے والا ہے۔ گناہوں کا
 بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا
 ہے سخت سزا دینے والا ہے صاحب
 قدرت ہے اس کے سوا کوئی معبود
 نہیں اور اسی کی طرف جانا ہے۔

آیت الکرسی یہ ہے :-

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَلَا نَوْمٌ لَّهٗ مَا يَخْفِى
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ
مَنْ ذَا الَّذِى يَشْفَعُ عِنْدَهٗ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ
عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ
كُرْسِيُّهٗ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِىُّ
الْعَظِيْمُ

اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا
کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے عالم
کو قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو
اوجھ و باسکتی ہے نہ نیند اسی کا
ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین
میں ہے کون ہے جو اس کی جناب
میں بغیر اس کی اجازت کے سفارش
کر سکے۔ وہ جانتا ہے ان کے تمام خسر
غائب حالات کو اور اس کی
معلومات میں سے کسی بھی چیز کو اپنے
احاطہ علمی میں نہیں لاسکتے ہیں مگر
جس قدر وہ چاہے اور اس کی کرہی
نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے

اندازے رکھا ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس پر گراں نہیں ہے اور وہ
بلند اور عظیم ہے۔

(۴) فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص صبح کو یہ پڑھ لے :

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ
نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ
خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ
وَلَكَ الشُّكْرُ

اے اللہ اس صبح کے وقت جو بھی
کوئی نعمت مجھ پر یا کسی بھی دوسری
خلوق پر ہے وہ صرف تیری ہی طرف
سے ہے تو تنہا ہے۔ تیرا کوئی شریک
نہیں۔ تیرے ہی لئے حمد ہے اور تیرے
ہی لئے شکر ہے۔

تو اس نے اس دن (کے انعامات خداوندی) کا شکریہ ادا کیا۔ اور اگر وہ شام کو کہہ لے
تو اس رات (کے انعامات خداوندی) کا شکریہ ادا کر دیا (ابوداؤد۔ نسائی)

فائدہ

اگر شام کو پڑھے تو مَا أَصْبَحَ بِیْ کی جگہ مَا آمَنَ بِیْ کہے۔

(۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان بندہ صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات :

تَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ

بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ

نَبِیًّا ط

میں اللہ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمدؐ کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔

پڑھ لے تو اللہ کے ذمہ ہوگا کہ اسے قیامت کے دن راضی کرے (ترمذی)

(۶) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ اَلْحَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر سورہ شمر کی یہ آخری تین آیات۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

هُوَ عَالِمُ الْغُیْبِ

وَالشَّهَادَةُ هُوَ الَّذِیْ

الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ السَّمِیْعُ

الْبَصِیْرُ هُوَ الَّذِیْ

الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ

عَمَّا یُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ

الْمُخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُتَصَوِّرُ

لَهُ اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ط

وہ اللہ (ایسا ہے) کہ اس کے سوا

کوئی معبود نہیں وہ غیب کا اور پوشیدہ

چیزوں کا جاننے والا ہے وہ رحمن

اور رحیم ہے وہ اللہ (ایسا ہے)

کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ

بادشاہ ہے۔ پاک ہے۔ سلامتی والا

ہے۔ امن دینے والا ہے نگہبانی

کرنے والا ہے۔ عزیز ہے۔ جبار

ہے۔ باغظرت ہے۔ اللہ اس شرک

سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں۔ وہ

اللہ پیدا کرنے والا ہے۔ ٹھیک

يَسْتَبِيحُ لَكَ مَا فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَكُلِّ مَخْلُوقٍ
الْحَكِيمُ
ٹھیک بنانے والا ہے اس کے
اچھے اچھے نام ہیں جو بھی چیزیں
آسمانوں اور زمین میں ہیں سب

اس کی تسبیح بیان کرتی ہیں اور وہ زبردست ہے۔ حکمت والا ہے۔
پڑھ لے تو اس کے لئے خداوند تعالیٰ شانہ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دے گا جو شام تک
اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس دن مر جائے گا تو شہید مرے گا اور جو شخص شام کو
یہ عمل کرے تو اس کے لئے خداوند تعالیٰ شانہ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دے گا جو اس پر صبح تک
رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس رات کو مر جائے گا تو شہید مرے گا (ترمذی)

(۷) حضرت عطاء بن ابی رباح تابعی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علی الصبح سورہ یسین پڑھ لے (شام تک کی) اس کی حاجتیں
پوری کر دی جائیں گی (مشکوٰۃ)

(۸) صبح شام تین تین بار سورہ اخلاص اور سورہ قَدْ اَعُوذُ بِرَبِّ اَنْفَعَلِي اور سورہ
قَدْ اَعُوذُ بِرَبِّ اَنْتَا یس بھی پڑھنا چاہیے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد
ہے کہ صبح شام تین تین بار ان کو پڑھ لو گے تو تمہارے لئے ہر تکلیف دینے والی چیز سے
کافی ہوں گی (یعنی کوئی تکلیف نہ پہنچے گی) (ترمذی)

(۹) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ دعا صبح شام پڑھنے کے لئے تلقین فرمائی۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِسْمَتِكَ
اَسْتَغِيثُ اَصْلِحْ لِي شَانِي
كَلْمَةً وَلَا تَكِلْنِي اِلَى نَفْسِي
طَرَفَةً عَيْنٍ .
اے وہ ذات جو زندہ ہے اور
سب کو قائم کئے ہوئے ہے میں
آپ کی رحمت کے واسطے سے آپ
سے فریاد کرتا ہوں، آپ میرے
سب حالات میں مدد فرمادیں اور مجھے پلک بھپکنے کی برابر بھی میرے نفس کے
حوالے نہ فرمائے۔

(۱۰) دعائے سید الاستغفار حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستخفاریوں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ
اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَا
عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
صَنَعْتَ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ
عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
فَاِنَّهُ لَا يَخْفِرُ اِلَّا ذُوْبُ
اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے
سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا
فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور
تیرے عہد پر اور تیرے وعدہ پر
قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو
سکے، میں نے جو گناہ کئے ان کے
شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں
تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے
گناہوں کا (بھی) اقرار کرتا ہوں لہذا

مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا ہے۔

جس نے صدق دل سے دن میں یہ الفاظ کہے اور پھر اسی روز شام ہونے سے پہلے م
گیا تو اہل جنت سے ہوگا اور جس نے صدق دل سے رات کو یہ الفاظ کہے اور پھر صبح ہونے
سے پہلے م گیا تو اہل جنت سے ہوگا (مشکوٰۃ باب الاستغفار عن البخاری)

رات کو پڑھنے کی چیزیں

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر رات میں سورہ واقعہ پڑھ لیا کرے اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا۔

(بہقی فی الایمان)

(۲) اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص آل عمران کی آخری دس آیتیں

لہ وَاَخْرَجَهُ اَلْبَرْمَذِيُّ فِی الدَّعَوَاتِ وَفِیْہِ حِیْنَ یَسْمُو وَحِیْنَ یَصْبِحُ

وَزَادَ لِفِظَةِ ذُنُوْبِیْ بَعْدَ فَاغْفِرْ لِیْ ۱۲

لہ یہ سورہ ستائیسویں پارہ میں سورہ رحمن کے بعد ہے ۱۲

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَلَاتِ وَالْأَنْهَارِ مِنْ آيَاتٍ لِرَبِّكَ لَا تَنْظُرُ فِيهَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ الْعَظِيمَةِ (مشکوٰۃ) دھوحنی حکم السرفوع

(۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تک سورہ اتم سجدہ جو (اکسویں پارہ میں ہے) اور سورہ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے تھے اس وقت تک نہ سوتے تھے (ترمذی وغیرہ) اور اسی سورہ تَبَارَكَ الَّذِي کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ایک شخص کو سفارش کر کے) اس نے بخشوا دیا (مشکوٰۃ شریف)

(۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں (۱۸۱) مِنَ السُّورَاتِ سے ختم سورت تک، جو شخص کسی رات کو پڑھ لے گا تو یہ دونوں آیتیں اس کے لئے کافی ہوں گی (بخاری و مسلم) یعنی وہ ہر شر اور مکروہ سے محفوظ رہے گا اور بعض حضرات نے اس کا یہ مطلب بتایا ہے کہ اگر اس رات کے وظیفے اور وردہ جائیں گے تو ان کی جانب سے کافی ہوں گی۔

سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے اور اپنے بستر کو تین بار بھاڑے، پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر سر یا رخسار کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَ يَوْمٍ
تَبَعَتْ عِبَادَكَ ط
اے اللہ تو مجھے اپنے عذاب سے
بچاؤ جس دن تو (قبروں سے) اٹھائے گا۔

یا یہ دعا پڑھے

بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ
اے میرے پروردگار میں نے تیرا

جَنَّتِي وَبِكَ اَنْفَعَهُ اِنْ
اَمْسَكَتَ نَفْسِي فَاَرْحَمَهَا
وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاَحْقُطْهَا
بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ
الصَّاحِيحِينَ ۛ

نام لے کر اپنا پہلو رکھا اور تیری
قدرت سے اس کو اٹھاؤں گا اگر
تو (سوئے میں) میرے نفس کو روک لے
یعنی مجھے موت دے دے تو میرے
نفس پر رحم کر یو اور اگر تو اس کو
(زندہ) چھوڑ دے تو اپنی قدرت کے ذریعہ اس کی حفاظت کر یو جس کے ذریعہ
تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِاَسْمِكَ اَمُوتُ
وَ اَحْيٰی۔

اے اللہ میں تیرا نام لے کر مرنا اور
جیتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اَسَلَمْتُ نَفْسِي
اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِي
اِلَيْكَ وَ فَوَضْتُ اَمْرِي
اِلَيْكَ وَ اَنْجَاتْ ظَهْرِي
اِلَيْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً
اِلَيْكَ لَا مَلْجَاةَ وَ لَا مُنْجَا
مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمْسَتْ
بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ
وَيَنْبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ

اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد
کی اور تیری طرف اپنا رخ کیا اور
مجھے کو اپنا کام سونپا اور میں نے تیرا
ہی سہارا لیا۔ تیری (نعمتوں کی) طرف
رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے
ہوئے۔ تیرے علاوہ کوئی پناہ کی
جگہ اور جائے نجات نہیں ہے میں
تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے
نازل فرمائی ہے اور تیرے رسول کو
میں نے مانا جسے تو نے بھیجا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دعا بتائی اور

ارشاد فرمایا کہ اس کو سوتے وقت سب سے آخر میں پڑھو اور یہ بھی فرمایا کہ اس کے پڑھ لینے کے بعد اگر اسی رات کو تمہاری موت آجائے گی تو (دینِ فطرت) پر مرد گے اور اگر صبح کو زندہ اٹھو گے تو تم کو خیر نصیب ہوگی۔

(مشکوٰۃ الصبیح عن البخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نے اپنے بستر پر پہلو رکھا اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ قل ھو اللہ آخدا پڑھ ل تو موت کے علاوہ ہر چیز سے بے خوف ہو گیا (حسن عن البزار)

ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ بتائیے جسے (سوتے وقت) پڑھ لوں۔ جبکہ اپنے بستر پر لیٹوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (سورہ) قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھو کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری (کا اعلان) ہے۔

(مشکوٰۃ عن الترمذی)

بعض روایات میں ہے کہ اس کو پڑھ کر سو جاتے یعنی اس کے پڑھنے کے بعد کوئی دنیاوی بات نہ کرے (حسن حصین)

صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو جب (سونے کے لئے) بستر پر تشریف لاتے تو سورۃ قل ھو اللہ آخدا اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْاِنْتٰسِ پڑھ کر ہاتھ کی دونوں پھیلیوں پر اس طرح دم کرنے کے کچھ تھوک کے ذرات بھی نکل جاتے۔ اس کے بعد جہاں تک ممکن ہوتا پورے بدن پر دونوں ہاتھوں کو پھیرتے تھے۔ تین مرتبہ ایسا ہی کرتے تھے اور ہاتھ پھیرتے وقت سر اور چہرہ اور سامنے کے حصہ سے شروع فرماتے تھے نیز اس کے علاوہ سوتے وقت ۲۳ بار سُبْحَانَ اللہ ۲۴ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۲۴ بار اَللّٰہُ اَكْبَرُ بھی پڑھتے اور سوتے وقت آیت الکرسی بھی پڑھتے۔ اس کے پڑھنے والے کے لئے اللہ کی جانب سے رات بھر ایک محافظ فرشتہ مقرر رہے گا۔ اور کوئی شیطان اس کے پاس نہ آئے گا (بخاری)۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (رات کو) اپنے بستر پر ٹھکانے لیتے وقت تین بار
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا
 اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَیُّوْمُ
 جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے
 وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ۔
 والا ہے اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

کہہ لے تو اس کے (صغیر) گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ کمند کے جھاگوں کی برابر ہوں
 یا عاج کی ریت کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں کی برابر ہوں یا دنیا کے (تمام) دنوں کی برابر
 ہوں (مشکوٰۃ المصابیح)

فائدہ

رات کو بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کر دو اور بسم اللہ پڑھ کر بتوں کو ڈھک دو اور
 بسم اللہ پڑھ کر مشکیزوں کے منہ بند کر دو اور سوتے وقت چراغ بجھا دو۔ یعنی جلتا چھوڑ کر مت
 سوجاؤ (مشکوٰۃ شریف)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان اپنے بستر پر (سونے کے لئے)
 پہنچتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف پکتا ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ (اپنی بیداری
 کو) برائی پر ختم کر لو اور فرشتہ کہتا ہے کہ خیر پر ختم کر۔ سو اگر اللہ کے ذکر میں مشغول ہونے لگے
 بعد سوتا ہے تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے (حصن)

جب سونے لگے اور نیند نہ آئے تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ غَارَتْ السُّجُوْمُ وَ اے اللہ ستارے دُور چلے گئے

۱۲ حاج ایک جگہ کا نام ہے جہاں ریت بہت زیادہ تھی ۱۲
 ۱۲ حصن حصین

هَذِهِ آتِ الْعَيُّونَ وَأَنْتَ
حَتَّى تَقِيَوْمَ لَا تَأْخُذَكَ
سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ
يَا قَيُّوْمُ أَهْدِ السَّبِيلَ إِنَّا
عَيْنِي۔
اور آنکھوں نے آرام لیا اور تو زندہ
ہے اور قائم رکھنے والا ہے تجھے نہ
انگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے اے
زندہ اور قائم رکھنے والے اس
رات کو مجھے آرام دے اور میری
آنکھ کو سلا دے۔

جب سوتے سوتے ڈر جائے یا گھبراہٹ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ
مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَ
شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ
الشَّيْطَانِ وَإِنْ تَحَضَّرَوْا
سے اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔
اللہ کے پورے کلمات کے واسطے
سے میں اللہ کے غضب سے اور اس
کے عذاب سے اس کے بندوں کے
شر سے اور شیطان کے دلوں کے

فائدہ

جب خواب میں اچھی بات دیکھے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور اسے بیان کر دے مگر
اکیس کہے جس سے اچھے تعلقات ہوں اور آدمی سمجھا رہو (تا کہ بُری تعبیر نہ دیوے) اور
اگر بُرا خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تفتکار دے اور کروٹ بدل دیوے یا کھڑا ہو کر
نماز پڑھنے لگے اور تین مرتبہ یوں بھی کہے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ وَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ
الرُّؤْيَا۔
میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان
مردرد سے اور اس خواب کی
برائی سے۔

بُڑے خواب کو کسی نے ذکر نہ کرے۔ یہ سب عمل کرنے سے وہ خواب انشا اللہ تعالیٰ کچھ ضرر نہ پہنچائے گا (مشکوٰۃ و حصن حصین)

فائدہ

اپنی طرف سے بنا کر بھوٹا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہے (بخاری)

فائدہ

جب سونے کو لیٹے تو با وضو لیٹے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے یا قرآن کی کوئی سورت پڑھتے ہوئے سو جائے پھر جب رات کو کسی وقت بھی کروٹ لے تو اللہ سے دنیا و آخرت کی خیر طلب کرے اللہ جل شانہ اس کو مطلوبہ خیر ضرور عطا فرمائیں گے (مشکوٰۃ و حصن حصین)

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کو دسوںے کے بعد جب اس حال میں کسی کی آنکھ کھلی کہ وہ (ذکر و تسبیح کے ساتھ کچھ آواز نکال رہا ہو پھر اس نے یہ پڑھا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا	کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا، وہ تنہا
شَرِيكَ لَهُ أُنْشِئَتْ لَهُ	ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی
الْحَمْدُ وَهَوَّ عَلَى كُلِّ	کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد
شَيْءٍ قَدِ يَشْهَدُ اللَّهُ	ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ	سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے

۱۰ حدیث شریف میں لفظ تَحَارَّتْ وارد ہوا ہے، علمائے بتایا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ سوتے سوتے آنکھ کھل جائے تو زبان پر کچھ کلمات ہوں اور مقصود اس سے یہ ہے کہ آنکھ کھلتے ہی زبان پر تسبیح، استغفار یا کوئی بھی اللہ کا ذکر جاری ہو جائے اور یہ حالت اسی شخص کی ہوگی جسے ذکر اللہ سے خصوصی لگاؤ ہو اور ذکر اس کی طبیعت ثانیہ بن چکا ہو، جب آنکھ کھلے گی اپنی عادت کی وجہ سے فوراً زبان پر ذکر جاری ہو جائے گا۔ من المؤلف عفا اللہ عنہ ۱۲

إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ط
 اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
 گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے۔
 اور اس کے بعد کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي (اے اللہ مجھے بخش دے) یا (اور کوئی)
 دعا کی تو اس کی دعا قبول کی جائے گی، پس اگر وضو کر کے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز
 مقبول ہوگی (بخاری)

جب سوکر اٹھے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اٰخٰیاَنَا
 بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ
 النُّشُوْرُ ط
 سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس
 نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی
 بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اٹھ کر
 جانے۔

پایہ پڑھے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُّحْيِي
 اَمْوَاتِيْ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط
 سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے
 جو مردوں کو زندہ فرماتا ہے اور وہ
 ہر چیز پر قادر ہے۔

جب تہجد کے لئے اٹھے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ اَلْحَمْدُ اَنْتَ
 قَيِّدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
 وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ اَلْحَمْدُ
 اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
 اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تو
 آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ
 ان میں ہے ان سب کا قائم رکھنے
 والا ہے اور تیرے لئے ہی حمد ہے

وَمَنْ فِيهِنَّ ذَلِكَ الْخَبْرُ
 أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ
 ذَلِكَ الْخَبْرُ أَنْتَ الْحَقُّ
 وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ
 حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ
 حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ
 حَقٌّ وَمَحَمَّدٌ حَقٌّ وَآيَةُ
 حَقٍّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ
 وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ
 تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ
 وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ
 حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدْ
 وَمَا أَخْصَرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
 وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَتَتْ
 أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْبَقِيَّةُ
 وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا
 أَنْتَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

تو آسمانوں کا اور زمین کا اور
 جو کچھ ان میں ہے اُن سب کا روشن
 رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے
 حمد ہے تو آسمانوں کا اور زمین
 کا اور جو کچھ ان میں ہے اُن کا
 بادشاہ ہے اور تیرے ہی لئے
 حمد ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق
 ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور
 تیری بات حق ہے اور جنت حق
 ہے اور دوزخ حق ہے اور سب
 نبی حق ہیں اور محمد حق ہیں اور قیامت
 حق ہے اے اللہ میں نے تیری اگلا
 کے لئے سر جھکایا اور میں تجھ پر
 ایمان لایا اور میں نے تجھ پر بھروسہ
 کیا اور میں تیری طرف رجوع ہوا اور
 تیری قوت سے میں نے دشمنوں سے
 جھگڑا کیا اور تجھی کو میں نے حاکم بنایا
 سو تو بخش دے جو میرے اگلے پچھلے
 گناہ ہیں اور جو گناہ ہیں نے پھپکا کر یا ظاہر کئے ہیں اور جن گناہوں کو تو مجھ سے
 زیادہ جانتا ہے تو ہی اگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی سچے بڑھانے والا ہے
 معبود صرف تو ہی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اور انسان کی طرف از اٹھا کر سورۃ آل عمران کا پورا آخری رکوع بھی اِن فِی خَلْقِ

لَهُ وَقَعْدَ الثَّلَاثِ الْاٰخِرِ مِنَ اللَّيْلِ فَنُظِرَ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اِنْ فِی خَلْقِ

السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ الْخ (الحصن الحصين)

السَّلَامُ عَلَى خَيْرِ نَسْلِكَ پڑھے۔

اور دس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس بار سُبْحَانَ
اللّٰهِ وَيَحْمَدُهُ اور دس بار سُبْحَانَ اَمَلِكِ اَمْتَدُوْسِ اور دس بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور دس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اور دس بار یہ پڑھے :
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں
ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ دُنْیَا کی تنگی سے اور قِیَاسِ کے
یَوْمِ الْقِیَاسِ ط دن کی تنگی سے۔

جب پاخانے جائے تو داخل ہونے سے پہلے

بِسْمِ اللّٰهِ کہے اور یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں
مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ خبیث جنوں سے مردہوں یا عورت

جب پاخانہ سے نکلے تو غُفْرَانَک کہے اور یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْبَزِیِّ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں

۱ اے اللہ میں آپ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۲ اخرجہ الترمذی قبیل ابواب الزکوۃ وقال اسنادہ لیس بذاک
وغلطہ الحافظ مغلطائی وقال جمیع من فی سندہ غیر مطعون
لو قال قائل اسنادہ صحیح لکان مصیبا کذا فی تحفۃ

الذاکرین ۱۲

۳ اخرجہ البخاری ومسلم وغیرہما ۱۲

۴ مشکوٰۃ وحسن ۱۲

۵ یہ دعا سنن ابن ماجہ میں ہے اور غُفْرَانَک سنن ترمذی میں ہے ۱۲

اَذْهَبْ عَنِّي الْاَذَى وَ
عَاثَانِي۔
جس نے مجھ سے ایذا دینے والی
چیز دور کی اور مجھے آرام دیا۔

جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو
بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

وضو کے درمیان یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ
وَوَسِّعْ لِيْ فِیْ ذَارِیْ
وَبَارِكْ لِيْ فِیْ رِزْقِيْ۔
اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور
میرے (قبر کے) گھر کو وسیع فرما اور
میرے رزق میں برکت دے۔

جب وضو کر چکے تو آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یہ پڑھے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ
لَهُ قَا شْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے اس
کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا
ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے
بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۱۔ روایات حدیث (ترمذی وغیرہ) میں اللہ کا نام لے کر وضو شروع کرنا وارد ہوا ہے لیکن
اس کے الفاظ وارد نہیں ہوئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے ۱۲

۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیت
میں وضو کا پانی حاضر کیا، آپ نے وضو فرمایا، میں نے اس موقع پر آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص وضو میں اچھی طرح پانی پہنچائے پھر وضو کے بعد اوپر لکھے ہوئے کلمات پڑھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو صحیح مسلم، بعض روایات میں ان کلمات کو وضو کے بعد تین بار پڑھنا وارد ہوا ہے (حصن حصین) اور آسمان کو منہ اٹھا کر پڑھنے کا ذکر سنن ابوداؤد میں ہے۔

پھر یہ پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ
اَسْوَابِيْنَ وَاَجْعَلْنِيْ
مِنْ اَسْتَطَهْرِيْنَ ط

اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں
میں اور بہت پاک رہنے والوں میں
شامل فرما دے۔

اور یہ بھی پڑھے :

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَ
بِعَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا
اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری
تعریف بیان کرتا ہوں۔ میں گواہی
دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود ہے
اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں
اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

جب صبح کی نماز کے لئے نکلے تو یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ
نُوْرًا وَّ فِيْ سَمَاعِيْ نُوْدًا
وَاَجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا

اے اللہ میرے دل میں نور کر دے
اور میری زبان میں نور کر دے اور
میرے سننے کی قوت میں نور کر دے

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ الخ (رواہ النسائی وابن السنی) شیخ ابن السنی نے اس پر
وضو کے درمیان پڑھنے کا باب قائم کیا ہے اور امام نسائی نے وضو سے فارغ ہو کر پڑھنے کے
باب میں درج کیا ہے اور روایت میں دونوں احتمال ہیں (کتاب الاذکار للنووی) :

۱۲ سنن ترمذی ۱۲ حصن حصین عن المستدرک والنسائی

وَأَجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا اور میری بینائی میں نور کر دے اور
وَأَجْعَلْ مِنْ خَلْقِي نُورًا اور میرے پیچھے نور کر دے اور
وَمِنْ أَمَامِي نُورًا قَاجِلًا میرے آگے نور کر دے اور میرے
مِنْ قَوْفِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي اوپر نور کر دے اور میرے نیچے
نُورًا ۱۰ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي نُورًا نور کر دے، اے اللہ مجھے نور عطا
فرما۔

جب مسجد میں داخل ہو تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج کر یہ پڑھے

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اے رب میرے گناہوں کو بخش
وَاَفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ دے اور میرے لئے رحمت کے
رَحْمَتِكَ ۱۱ دروازے کھول دیئے۔

یہ پڑھے؛ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ کے دروازے کھول دے۔
رَحْمَتِكَ ۱۲

خارج نماز مسجد میں یہ پڑھتا ہے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ
لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۱۳ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی
اللّٰهُ اَكْبَرُ ۱۴ معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا

ہے۔

۱۰ مشکوٰۃ عن الترمذی ۱۲ ۱۱ مشکوٰۃ عن المسلم ۱۲ ۱۲ مشکوٰۃ

جب مسجد سے نکلے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود و سلام بھیج کر یہ پڑھے

رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ اَعْتَمِرْ لِي اَبْوَابَ قَضِيكَ .
اے میرے رب میرے گناہوں کو
بخش دے اور میرے لئے اپنے
فضل کے دروازے کھول دے۔

یا یہ پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ قَضِيكَ .
اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل
کا سوال کرتا ہوں۔

جب اذان کی آواز سنے تو یہ پڑھے :

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَنْ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ
رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ
رَسُوْلًا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا
کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی
دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور
رسول ہیں میں اللہ کو رب ماننے پر

اور محمد کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔

حدیث شریف میں ہے کہ اذان کی آواز سن کر جو شخص اس کو پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے
جائیں گے (مسلم) اور حدیث شریف میں ہے جو شخص مؤذن کا جواب دے اس کے لئے جنت ہے
(حسن) لہذا مؤذن کا جواب دیوے یعنی جو مؤذن کہے وہی کہتا جائے مگر حتیٰ عَلَى الصَّلَاةِ
اور حتیٰ عَلَى الْفَدْحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے (مشکوٰۃ)

اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ پڑھے
 اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ ۝ اے اللہ اس پوری پکار کے رب
 السَّامَةِ ۝ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ ۝ اور قائم ہونے والی نماز کے رب
 اِنِّیْ مُحَمَّدٌ اَوْ یَسِیْنٌ ۝ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ
 وَالْفَضِیْلَةِ ۝ وَابْعَثْهُ ۝ عطا فرما (جو جنت کا ایک درجہ ہے)
 مَقَامًا مَّحْمُوْدًا لِّذِیْ ۝ اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو
 وَعَدْتَهُ ۝ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ ۝ مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے
 الْبَیْعَادَ ۝ اُن سے وعدہ فرمایا ہے بے شک
 تو وعدہ کے خلاف نہیں فرماتا ہے۔

اس کے پڑھ لینے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے (مشکوٰۃ)

فائدہ

بعض روایات میں ہے کہ جو اذان کے جواب میں کہے وہی اقامت کے جواب میں کہے اور
 جب قَدْ قَامَتْ الصَّلٰوةُ طُسْنِے تو یوں کہے اَقَامَهَا اللّٰهُ ۝ وَاَدَامَهَا اللّٰهُ اَسَے
 (یعنی نماز کو) قائم اور ہمیشہ رکھے۔

فرض نماز کا سلام پھیر کر سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا ۝ میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم

۱۔ وَعَدْتَهُ تک بخاری کی روایت میں ہے اس کے بعد دوائے الفاظ یہی تھی نے روایت کئے ہیں اور لفظ
 جالرجبة ارفیحة جوال دعا میں مشہور ہے کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے ۱۲۔
 ۲۔ مشکوٰۃ عن ابیخاری۔

۳۔ مشکوٰۃ المصابیح عن ابی داؤد و فی سندہ مجهول ۱۳۔

۴۔ حصن حصین ۱۲۔

هُوَ السَّخِيحُ السَّحِيحُ
 اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ عَنِّيْ اِهْمَمَّ
 کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور)
 جو رحمن و رحیم ہے اے اللہ تو مجھ
 سے فکر اور رنج کو دور کر دے۔
 وَالْخُزْنَ ط

اور تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ط کہے اور یہ دعا پڑھے۔
 (۱) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّادِمُ
 وَمِنْكَ السَّادِمُ تَبَارَكْتَ
 يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط
 اے اللہ تو سلامت رہنے والا ہے
 اور تجھ سے ہی سلامتی مل سکتی ہے تو
 بابرکت ہے اے بزرگی اور عظمت والے
 اور ان دعاؤں میں سے کسی ایک کو یا سب کو پڑھ لے۔

(۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ اُسْلُكُ
 وَلَهُ اِسْمُهُ وَهُوَ عَلٰى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ
 لَا مَانِعَ بَيْنَا اَعْطَيْتَ وَلَا
 مُعْطٰى بِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ
 ذَا اَلْجَبْرِ مِنْكَ اَلْجَبْتُ
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہا ہے
 اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی
 کے لئے ملک ہے اور اکی کے لئے
 سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر
 قادر ہے اے اللہ جو تو دے اس
 کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو
 روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں

اور کسی مالدار کو تیرے مذاب سے مالداری نہیں بچا سکتی۔
 (۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ
 مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ
 مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ
 مِنَ اَرْذَلِ الْعُمْرِ اَعُوْذُ بِكَ
 اے اللہ میں تیری پناہ
 چاہتا ہوں۔ بزدلی سے اور
 کججی سے اور نکمگی عمر سے
 اور دنیا کے فتنے سے اور

۱۔ فرض نماز کا سلام پھیر کر تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ط کہنا صحیح مسلم میں مروی

۱۱۷

۲۔ صحیح مسلم ۲ بخاری و مسلم ۱۲۸۷ مشکوٰۃ عن البخاری ۱۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا
مَقْبُولًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّدًا
وَرِزْقًا طَیِّبًا
اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور
مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال
کرتا ہوں۔

فائدہ

ہر فرض نماز کے بعد جو شخص آیت الکرسی پڑھ لیا کرے اس کے متعلق حدیث شریف میں اثر
ہے کہ ایسے شخص کو جنت کے داخلہ سے صرف موت ہی روکے ہوئے ہے (مشکوٰۃ المصابیح)
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
حکم دیا کہ ہر فرض نماز کے بعد مَحَقَّذَات (یعنی سورہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور سورہ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھا کروں (مشکوٰۃ شریف)

فائدہ

ہر فرض نماز کے بعد ۲۲ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ۲۲ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور
۲۲ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور اس
کے پڑھنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ان تینوں کو ۲۲، ۲۲ بار پڑھے اور پورا سو کرنے کے لئے ایک
بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھ لے میسر طریقہ یہ ہے کہ ۲۵-۲۵ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور ۲۵ بار ان کے ساتھ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور
پڑھ لے (یہ سب روایات مشکوٰۃ شریف میں ہیں)
حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

سوال کیا گیا کہ کون سی دعا ایسی ہے جو سب دعاؤں سے بڑھ کر زیادہ لائق قبول ہے؟ اس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو دعا رات کے پچھلے حصہ میں دینی تہجد کے وقت ہو اور فرض نمازوں کے بعد ہو (ترمذی شریف)

نماز وتر کا سلام پھیر کر تین بار یہ پڑھے :

سُبْحَانَكَ اَمْلِكُ اَنْتَ قُدُّوسٌ ط
پاک بیان کرتا ہوں بادشاہ کی (یعنی اللہ کی) جو پاک ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

تیسری بار قدر سے آواز بلند کہے اور قُدُّوس کی دال کو خوب کھینچے (حسن حصین) اور یہ بھی پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ ط
اے اللہ میں آپ کی رضا کے واسطے
مِنْ سَخَطِكَ وَبِعَافَايَتِكَ ط
سے آپ کی ناراضگی سے اور آپ
مِنْ عَقُوْبَتِكَ وَاعُوْذُ بِكَ ط
کی معافی کے واسطے سے آپ کی سزا
مِنْكَ لَا اُحْصِیْ شِئًا ط
سے پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی
عَلَيْكَ اَنْتَ کَمَا اَشْنِیْتُ ط
(بھیجی ہوئی مصیبتوں اور عذابوں) میں
عَلٰی نَفْسِکَ ط
سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں

آپ کی تعریف نہیں کر سکتا جیسی اپنی تعریف خود آپ نے کی ہے۔ (حسن حصین)

چاشت کی نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ یَا اَحَاوِلُ وَّیَا اَحَاوِلُ وَّیَا اَحَاوِلُ ط
اے اللہ میں تجھی سے اپنے مقاصد
کے کامیابی طلب کرتا ہوں اور تیری
ہی مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں۔ (حسن)

تیری ہی مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد پڑھنے کیلئے

حضرت مسلم قمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز

مغرب سے فارغ ہو کر کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ
 اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ السَّارِ اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ رکھو
 کہو، جب تم اس کو کہہ لو گے اور پھر اسی رات کو تمہاری موت آجائے گی تو دوزخ سے
 محفوظ رہو گے اور اگر اس دعا کو سات مرتبہ نماز فجر کے بعد کسی سے بات کئے بغیر کہہ لو گے اور اس
 دن مر جاؤ گے تو دوزخ سے محفوظ رہو گے (مشکوٰۃ عن ابی داؤد)

دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز فجر اور نماز مغرب
 سے فارغ ہونے کے بعد اسی طرح بحالت تشہد بیٹھے ہوئے جو شخص دس مرتبہ یہ پڑھ لے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا
 شَرِيْكَ لَهٗ اَلَمْ نَكُنْ وَوَلَهٗ
 الْحَمْدُ بِرَبِّهِ اَنْخِيْرُ نَحْيِيْ
 وَيُمِيْتُ وَهَوَّ عَلٰى كُلِّ
 شَيْءٍ حَقِيْرٌ ط
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ نہی
 ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے
 لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب
 تعریف ہے۔ اسی کے ہاتھ خیر ہے
 وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور

وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اس کے لئے ہر مرتبہ کے بدلہ دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ نامہ اعمال
 سے مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور ہر بُری چیز سے اور
 شیطان مردود سے محفوظ رہے گا اور شرک کے سوا کوئی گناہ اُسے ہلک نہ کر سکے گا اور وہ عمل کے
 اعتبار سے سب لوگوں سے افضل رہے گا۔ ہاں اگر کوئی شخص اس سے زیادہ پڑھ کر آگے بڑھ
 جائے تو پھر وہی آگے بڑھ جائے گا۔ (مشکوٰۃ عن احمد)

فجر اور عصر پڑھ کر ذکر کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی پھر (اسی جگہ) بیٹھا ہوا سورج نکلنے
 تک اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ اس جسے بعد دو رکعت نماز پڑھ لی تو اس کو پورے پورے ایک حج اور
 ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح عن الترمذی)

نیز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

البتہ نماز فجر سے لے کر سورج نکلنے تک ایسے لوگوں کے ساتھ میرا بیٹھ جانا جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں اس سے زیادہ محبوب ہے کہ اسمعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے چار غلام آزاد کروں، اور البتہ نماز عصر سے لے کر آفتاب غروب ہونے تک ایسے لوگوں کے ساتھ میرا بیٹھ جانا جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں اس سے زیادہ محبوب ہے کہ چار غلام آزاد کروں (مشکوٰۃ)

جب گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ
اَسْتَوْیَجٍ وَخَیْرَ اُسْخَرَجٍ
بِسْمِ اللّٰهِ وَنَجْتًا وَعَلٰی
اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

اے اللہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا
اور اچھا باہر جانا مانگتا ہوں۔ ہم
اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور ہم
نے اللہ پر بھروسہ کیا جو ہمارا رب

ہے۔

اس کے بعد اپنے گھر والوں کو سلام کرے (مشکوٰۃ عن ابی داؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو کر اللہ کا ذکر کرے اور کھانے کے وقت (بھی) اللہ کا ذکر کرے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں نہ رات کو رہ سکتے ہو اور نہ ان لوگوں کے رات کے کھانے میں سے کچھ پاسکتے ہو اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات کو رہنے کا موقع مل گیا اور اگر کھانے کے وقت (بھی) اللہ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ تم کو یہاں رات کے رہنے کے ساتھ کھانا بھی مل گیا (مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ)

جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلٰی
مِی اللہ کا نام لے کر نکلا، میں نے

اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہوں سے بچنا
 اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی
 طرف سے ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص گھر سے نکل کر اس کو پڑھے تو اسے (غائبانہ) ندا دی جاتی ہے کہ تیری ضرورتیں پوری ہوں گی اور تو ضرر اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔ اور ان کلمات کو سن کر شیطان وہاں سے ہٹ جاتا ہے۔ (یعنی اس کے بہکانے اور ایذا دینے سے باز رہتا ہے) (ترمذی شریف)

گھر سے باہر نکلنے کی دوسری دُعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ جب کبھی بھی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر سے نکلے تو آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یہ کلمات ضرور پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ
 اَصِلَّ اَوْ اُضِلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ
 اَنْزَلَ اَوْ اُظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ
 اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ
 (ابوداؤد)
 اے اللہ میں اس بات سے آپ کی
 پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا
 گمراہ کر دیا جاؤں یا نفرت کش کھا جاؤں
 یا نفرت کش میں ڈال دیا جاؤں یا ظلم
 کروں یا مجھ پر ظلم ہو یا جہالت کا کلم
 کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔

جب بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے

لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ
 لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيتُ
 وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ
 الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا
 ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے
 لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد
 وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور
 وہ زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی

اکی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ

ہر چیز پر قادر ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ بازار میں اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور دس لاکھ گناہ معاف فرمادیں گے اور دس لاکھ درجے بلند فرمادیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیں گے (رواہ الترمذی وابن ماجہ طبع اور یہ بھی پڑھے :

میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اے
اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو
کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر
طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا
ہوں اس بازار کے شر سے اور جو
کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے
اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں
اس بات سے کہ یہاں جھولی رقم کھاؤں
یا معاملہ میں ٹوٹا اٹھاؤں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ خَیْرَ هَذِهِ السُّوقِ
وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُبِكَ
مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ
اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً
اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً ط
(حصن)

فائدہ

بازار سے واپس آنے کے بعد قرآن شریف کی دس آیات کہیں سے پڑھے۔
(حصن عن الطبرانی)

لہ وَاخْرَجَهُ الْحَاكِمُ اَيْضًا قَالَ الشُّوْكَانِيُّ فِي تَحْفَةِ الْاَذْكَارِ بَعْدَ
ذِكْرِ مُفْرَجِيَّهِ وَالْكَلَامِ عَلَى رِوَايَتِهِ وَالْحَدِيثِ اَقْلَدِ اَحْوَالِهِ اِنْ يَكُوْنُ
حَسَنًا وَاِنْ كَانَ فِي ذِكْرِ الْعَدَدِ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ نَكَارَةً اَهْ قُلْتُ
ثَبِتَ ذِكْرُ الْعَدَدِ بِتِلْكَ الْاَسَانِيْدِ فَاَقْلَدِ اَحْوَالَهُ اِنْ يَكُوْنُ ثَابِتًا
عَلَى صِفَةِ الْحَسَنِ ۱۲

جب کھانا شروع کرے تو یہ پڑھے
 بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ بَرَکَۃِ
 میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی
 برکت پر کھانا شروع کیا۔
 اللہ۔

اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے
 بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَتَهُ
 میں نے اس کے اول و آخر میں اللہ
 کا نام لیا۔

فائدہ

کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان کو اس میں سے کھانے کا موقع مل جاتا ہے (مشکوٰۃ)

جب کھانا کھا چکے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلَّذِیْ اَطْعَمَنَا
 سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس
 وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ
 نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان
 بنایا۔

یا یہ پڑھے :
 اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ
 اے اللہ تو ہمیں اس میں برکت عطا
 وَاطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ۔
 فرما اور اس سے بہتر نصیب فرما۔
 یا یہ پڑھے :

۱۔ حصن عن المستدرک ۱۲ ۲۔ سنن ابی داؤد و مستدرک ۱۲

۳۔ ابوداؤد و ترمذی ۱۲ ۴۔ ترمذی ۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ
هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ
مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا
قُوَّةٍ ط

سب تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں
جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور
مجھے نصیب کیا بغیر میری قوت اور
کوشش کے۔

کھانے کے بعد اس کے پڑھ لینے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
(مشکوٰۃ کتاب اللباس)

جب دسترخوان اٹھنے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خَمْسَةَ اَشْیَآءَ
طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ غَیْرُ
مُكْنَفِیٍّ وَلَا مُودَعٍ وَلَا
مُسْتَغْنٰی عَنْهُ رَبَّنَا۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے ایسی
تعریف جو بہت ہو اور پاکیزہ ہو
اور بابرکت ہو اسے ہمارے رب!
ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل
رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں۔

دو دھپنی کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ
وَزِدْنَا مِنْهُ۔

اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے
اور ہم کو زیادہ دے۔

جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ
اَطْعَمْتَنِیْ وَاسْقِ مَنْ
سَقَّیْتَنِیْ۔

اے اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اسے
کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے
پلا۔

یا یہ پڑھے :

اَكَلْ صَلاَمَةً اَلَا بَرَّارٌ
وَصَلَّيْتَ عَلَيَّكَ السَّلَامَةَ
نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور
فرشتے تم پر رحمت بھیجیں اور
روزہ دار تمہارے پاس افطار
الصَّالِمُونَ ط
کریں۔

اور ان کے ساتھ وہ دعائیں بھی پڑھے جو پہلے گزر چکی ہیں جن میں اللہ کا شکر اور حمد

ہے۔

جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو اُسے یہ دعا دے
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْهَا
رَزَقْتَهُمْ وَاعْفُ عَنْهُمْ
وَاَرْحَمْهُمْ ۔
اے اللہ ان کے رزق میں برکت
دے اور ان کو بخش دے اور
ان پر رحم فرما۔

فائدہ

پانی یا اور کوئی پینے کی چیز بیٹھ کر پئے اور اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پئے بلکہ دو یا
تین سانسوں میں پئے اور برتن میں سانس نہ لے، نہ پھونک مارے اور جب پینے لگے تو بسم اللہ
پڑھے اور جب پلی چکے تو الحمد للہ کہے (مشکوٰۃ)

جب روزہ افطار کرنے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَنِ
رِزْقِكَ افْطَرْتُ ۔
اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ
رکھا اور تیرے ہی دیتے ہوئے رزق
پر روزہ کھولا۔

افطار کے بعد یہ پڑھے

ذَهَبَ الظَّمَا وَابْتَلَّتِ
الْحُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ
پایس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں
اور انشاء اللہ ثواب ثابت ہو گیا۔
إِنْ شَاءَ اللَّهُ ط

اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو ان کو یہ دعا دے

أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُ
وَأَكَلَ حَلْعًا مَكْمَالًا بَرَاءً
تہارے پاس روزہ دار افطار کریں
اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں
وَصَلَّيْتُ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ ط
اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

جب کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي
هَذَا وَرَزَقْنِيهِ مِنْ غَيْرِ
سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے
یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا
حَوْلَ مِتْنِي وَلَا قُوَّةَ ط
بغیر میری کوشش اور قوت کے۔
کپڑا پہن کر اس کو پڑھ لینے سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مشکوٰۃ)

جب نیا کپڑا پہنے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ
اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف

۱۔ أخرجه ابوداؤد في كتاب الصوم (باب يقول عند الافطار) وسيأتي لفظ الدعاء يدل على
انه صلى الله عليه وسلم كان يقول بعد شرب الماء واللبن حماني ذهب الظما ۱۱۔ حصن
ابی ماجه ۱۲۔ أخرجه ابوداؤد وهو اول حديث من كتاب اللباس ۱۳

كَسَوْنِيهِ اَسْأَلُكَ خَيْرَ
وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَ
اَعُوْذُ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا
صُنِعَ لَهُ ط
ہے جیسا کہ تُو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا۔
میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس
چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس
کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور میں تیری
پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ بنایا
گیا ہے۔

نیا کپڑا پہننے کی دوسری دعا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو
شخص نیا کپڑا پہنے اور یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ
مَا اُوْرِيْ بِمِعْوَرَتِيْ وَ اَتَجَمَّلُ
بِمِعْوِيْ حَيَاتِيْ ط
سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس
نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی
شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی
میں اس کے ذریعہ خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

اور پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو زندگی میں اور مرنے کے بعد خدا کی حفاظت اور
خدا کے چھپانے میں رہے گا (یعنی خدا اُسے مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا اور اس کے گناہوں کو
پوشیدہ رکھے گا) (مشکوٰۃ عن احمد و الترمذی و ابن ماجہ)

فائدہ

جب کپڑا اتارے بسم اللہ کہہ کر اتارے کیونکہ بسم اللہ کی وجہ سے شیطان اس کی
شر نگاہ کی طرف نہ دیکھ سکے گا (حصن حصین)

جب کسی مسلمان کو نیا کپڑا پہننے دیکھے تو یوں دعا دے

تُبْنِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ (ابوداؤد)

ترجمہ

تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور اس کے بعد نہ اٹھیں اور کپڑا دے (یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں ترقی دے اور اس کپڑے کو پہننا اور استعمال کرنا اور بوسیدہ کرنا نصیب کرے)

یہ الفاظ مردوں کو اور لڑکوں کو دعا دینے کے لئے ہیں، اگر کسی عورت یا لڑکی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ الفاظ کہے آئیں وَ اَخْلَقَ شَمَّ آبْنِیْ وَ اَخْلَقَ دِیْنِیْ اسے بوسیدہ کرو اور پرانا کرو، پھر بوسیدہ کرو اور پرانا کرو)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا حضرت ام خالدہؓ کو دی تھی جبکہ وہ بچی تھیں۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۶ عن البخاری)

جب کسی عورت کو نکاح کر کے گھر میں لائے یا کوئی جانور خریدے تو یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ

اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی

هَا وَ خَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَ

اور اس کے عادات و اخلاق کی بھلائی

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا

کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور

جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ ؕ

اس کے اخلاق و عادات کے شر سے

تیری پناہ چاہتا ہوں۔

منادہ

اس شخص کو پڑھ کر بیوی کی پیشانی پر ذکر برکت کی دعا کرے اور اگر اونٹ خریدتا ہو تو اوپر سے اس کا کوبان پکڑ کر یہ دعا پڑھے (مشکوٰۃ عن ابی داؤد و ابن ماجہ)

دولہا کو یوں مبارک بادی دے

اَللّٰهُمَّ تَجِّهْ بَرَکَتَ دَعَاؤِیْ

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَ بَارَكَ

عَنِكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا
پر برکت نازل کرے اور تم دونوں
کا خوب نباہ کرے۔

جب بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَبِّتَنَا
مِی اللہ کا نام لے کر یہ کام کرتا ہوں
اَلشَّیْطَانَ وَجَبَّیْ الشَّیْطَانَ
اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو
اولاد تو ہم کو دے اس سے (بھی)
شیطان کو دُور رکھ۔

اس دعا کے پڑھ لینے کے بعد اُس وقت کی ہمبستری سے جو اولاد پیدا ہوگی شیطان اسے
کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا (بخاری و مسلم)

فائدہ

اس کو ضرور پڑھنا چاہیے کیونکہ ہمبستری کے وقت اللہ کا نام نہ لینے سے شیطان نطفہ
بھی مرد کے نطفہ کے ساتھ اندر چلا جاتا ہے (کذا فی حاشیۃ الحصن)

صحبت کرتے وقت جب منی نکلے تو دل میں یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ
اے اللہ جو اولاد تو مجھے دے اس
فِیْہَا رَذَقْتَنِیْ نَصِیْبًا۔
میں شیطان کا کچھ حصہ نہ کر۔

فائدہ

ساتویں روز بچہ کا نام رکھے اور عقیقہ کرے۔

۱۔ حصن عن ابن ابی شیبۃ موقوفاً علی ابن مسعودؓ ۱۲۷ھ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی بچہ پیدا
ہوئے ہی نام رکھ دے تو یہ بھی درست ہے البتہ ساتویں دن سے زیادہ نام رکھنے میں تاخیر نہ کرے (حاشیہ
ترمذی) ۲۔ سنن ترمذی (باب ما جاء فی تعجیل اسم المولود)۔

فائدہ

جب بچہ پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے کے پاس لے جاتے اور اس سے برکت کی دعا کرائے اور کھجور یا تھوہار سے (یا اور کوئی چیز) اس سے چبوا کر بچے کے منہ میں ڈلوائے اس کو تَحْنِیْتُ کہتے ہیں۔

فائدہ

جب بچہ بولنے لگے تو پہلے اسے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سکھا دے اور یہ آیت بھی یاد کرائے
 وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ
 وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَبِيرًا تَكْبِيرًا (حصن)

جب اکثینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ پڑھے

اللَّهُمَّ أَنْتَ حَسَنْتَ خَلْقِي اے اللہ جیسے تو نے میری صورت
 فَحَسِّنْ خَلْقِي اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے
 کر دے۔

جب چاند پر نظر پڑے تو یہ پڑھے

۱۔ حضرات صحابہ کرامؓ کی عادت تھی کہ بچوں کو آنحضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاتے اور برکت کی دعا کراتے تھے اور تحنیک بھی کراتے تھے (مسلم)
 ۲۔ یہ سورہ بنی اسرائیل کی آخری آیت ہے (ترجمہ یہ ہے) اور آپ فرما دیجئے کہ سب تعریف اس کے لئے جس نے نہ کسی کو اپنی اولاد بنایا اور نہ ملک میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ عجز سے کوئی اس کا مددگار۔ ہے اور تو اللہ کی بڑائی بیان کر اچھی طرح سے۔ ۱۲

۱۔ حصن عن ابن حبان والدارمی ۱۲

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا
میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کے
شر سے۔

نیا چاند دیکھے تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِهْلَهُ عَلَيْنَا
اے اللہ ! اس چاند کو ہمارے
بِالْيَمِيْنِ وَالْاَيْمَانِ
اوپر برکت اور ایمان اور سلامتی
وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ
اور اسلام اور ان اعمال کی توفیق کے
وَالْتَوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ
ساتھ نکلا ہوا رکھ جو تجھے پسند ہیں۔
تَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ط
اے چاند میرا اور تیرا رب ہے۔

جب کسی کو رخصت کرے تو یہ پڑھے

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ
اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین اور
اَمَّا نَسَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ
تیری امانت داری کی صفت اور تیرے
عمل کا انجام۔

اور اگر وہ سفر کو جا رہا ہے تو یہ دعا بھی اس کو دے

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ
خدا پرہیزگاری کو تیرے سفر کا سامان
ذُنُبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ
بنائے اور تیرے گناہ بخشے اور جہاں
حَيْثُ مَا كُنْتَ
تو جائے وہاں تیرے لئے خیر آسان
کرے۔

پھر جب وہ روانہ ہو جائے تو یہ دعا دے

اَللّٰهُمَّ اَطْوِلْهُ اَبْخَدَ اے اللہ اس کے سفر کا راستہ جلدی
وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرُ طے کرا دے اور اس پر سفر آسان
کر دے۔

جو رخصت ہو رہا ہو وہ رخصت کرنے والے کو یوں دعا دے

اَسْتَوِدِعُكُمْ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِحَةُ
تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع
نہیں ہوتیں۔

جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحْوَلُ وَبِكَ اَسِيْرُ
اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے (دشمنوں پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری
ہی مدد سے ان کے دفع کرنے کی تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔

جب سوار ہونے لگے

اور رکاب یا پامان پر قدم رکھے تو بِسْمِ اللّٰهِ ط کہے اور جب جانور
کی پشت یا سیٹ پر بیٹھ جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط کہے پھر یہ آیت پڑھے۔
سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ
اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور اس کی قدرت
وَاِنَّا بِالْحَلِ رَيْسًا کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنے والے

لَمْ تُنْقِلُونِ

نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے
رب کی طرف جانا ہے۔

اس کے بعد تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے پھر یہ دعا پڑھے
سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ
نَفْسِیْ فَاعْفِرْ لِیْ فَاِنَّہُ
لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
اے خدا تو پاک ہے۔ بیشک میں
نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے
بخش دے کیونکہ صرف تو ہی گناہ
بخشتا ہے۔

اس کو پڑھ کر مسکرا نا ہی مستحب ہے۔

جب سفر کو روانہ ہونے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِی
سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالْتَّقُوْا
وَمِنْ اَعْمَلٍ مَا تَرْضٰی
اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا
سَفَرَنَا هٰذَا وَاَطْوِعْنَا
بُعْدَہُ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ
وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ وُعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاثِبَةِ
اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی
اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں
اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں
جن سے آپ راضی ہوں۔ اے
اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان
فرما دے اور اس کا راستہ جلدی
جلدی طے کرادے، اے اللہ!
تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے
پچھے گھر بار کا کار ساز ہے اے
اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی

۱۔ یہ سورہ زمر ۱۵ کے پہلے رکوع کی ایک آیت ہے ۱۔ کلمہ مروی کذلک
عن علیؑ اخرجہ الترمذی فی الدعوات ۱۲ ۱۔ من صحیح مسلم

الْمَنْظَرِ دَسُوْرُ الْمُنْقَلَبِ
 فِي الْمَسَالِ وَالْأَهْلِ وَ
 اَعُوْذِيْكَ مِنَ الْخَوْرِ بَعْدَ
 الْكُوْرِ وَدَعُوْةِ الْمَظْلُوْمِ ط

مشقت اور گھر بار میں بُری داپسی
 سے اور بُری حالت کے دیکھنے سے
 اور بننے کے بعد بگڑنے سے اور مظلوم
 کی بددعا سے۔

فائدہ

سفر کو روانہ ہونے سے قبل اپنے گھر میں دو رکعت نماز نفل پڑھنا بھی مستحب ہے۔
 (کتاب الاذکار للنووی)

فائدہ

جب بلندی پر چڑھے تو اللہ اکبر ط کہے اور جب بلندی سے نیچے اترے تو
 سُبْحَانَ اللہ ط کہے اور جب کسی دای میں گزرے تو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 پڑھے۔ اگر سواری کا پیر پھسل جائے (یا اکیڈنٹ ہو جائے) تو یَسْبِقُ اللہ ط کہے (حصن)
 بحری جہاز یا کشتی میں سوار ہو تو یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيْهَا وَ
 مَرْسِيْهَا اِنَّ رَبِّيْ تَخَفُوْرُ
 تَحِيْمٌ . وَمَا قَدَّرَ اللّٰهُ
 حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ حَبِيْثًا
 قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّٰتٌ
 بِيَمِيْنِهِمْ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى
 عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ط

اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا
 ہے بیشک میرا پروردگار ضرور بخشنے
 والا مہربان ہے اور کافروں نے خدا
 کو نہ پہچانا جیسا کہ اسے پہچانا چاہیے
 حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس
 کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے
 داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے
 وہ پاک ہے اور اس عقیدے سے بڑے

ط حصن حصین ۱۲ ط مٹھی اور داہنے ہاتھ کے ظاہری معنیٰ مراد نہیں ہیں ۱۲
 ط اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ تعالیٰ غرق ہونے سے حفاظت رہے گی۔

عقیدے رکھتے ہیں۔

جب کسی منزل یا ریلوے اسٹیشن یا موٹر اسٹینڈ پر اترے تو پڑھے

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ اللہ کے پورے کلمات کے واسطے
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی
مخلوق کے شر سے اس کے پڑھ لینے سے کوئی چیز کوچ کرنے تک ضرر نہ پہنچائے
گ (مسلم)

فائدہ

جب کسی منزل پر ٹھہر کر روانہ ہونے لگے تو ارکعت پڑھ کر روانہ ہوا چاہیے (داری)

جب وہ بستی نظر آئے جس میں جانا ہے تو یہ پڑھے

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ اے اللہ جو ساتوں آسمانوں اور
السَّابِغِ وَمَا أَظْلَمُنَّ وَ ان سب چیزوں کا رب ہے جو
رَبَّ الْأَرْضَيْنِ السَّابِغِ آسمانوں کے نیچے ہیں اور جو ساتوں
وَمَا أَقْلَمُنَّ وَ رَبَّ زمینوں کا اور ان سب چیزوں کا
الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَمُنَّ رب ہے جو ان کے اوپر ہیں اور جو
وَرَبَّ السَّرِيَّاحِ وَمَا ذَرَيْنِ شیطانوں کا اور ان سب کا رب
فَاِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ ہے جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا ہے
الْقَرِيَةِ وَخَيْرِ أَهْلِهَا اور جو ہواؤں کا اور ان چیزوں کا
وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا رب ہے جنہیں ہواؤں نے اڑایا
وَشَرِّ أَهْلِهَا وَ شَرِّ ہے سو ہم تجھ سے اس آبادی کی اور

مَا فِيهَا ۖ
میں اور اس کے شر سے اور اس کی آبادی کے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں جو اس کے اندر ہیں۔

جب کسی شہر یا بستی میں داخل ہونے لگے تو تین بار یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا - اے اللہ تو ہمیں اس میں برکت دے۔
پھر یہ پڑھے :

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنّٰهَا وَحَبِيْبًا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِيْبًا صَالِحًا اِلٰى اَهْلِهَا اَلَيْسَ ۚ
اے اللہ تو ہمیں اس کے میوے نصیب فرما اور یہاں کے باشندوں کے دلوں میں ہماری محبت اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما۔

جب سفر میں رات ہو جائے تو یہ پڑھے

يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبِّكَ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكَ و شَرِّ مَا فِىْكَ وَ شَرِّ مَا يَدْبُ فِىْكَ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَدْبُ عَلَيَّكَ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدٍ وَ مِنْ الْحَقِيْبَةِ وَ الْحَقْرَبِ وَ مِنْ شَرِّ سَاكِنِيْ الْبَلَدِ وَ مِنْ وَاِلِدِ
اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو تیرے اندر ہے اور ان چیزوں کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہیں اور تجھ پر چلتی ہیں اور اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیر سے اور اژدھ سے سے اور سانپ سے اور بچھو سے

وَمَا وَلَدٌ

اور اس شہر کے رہنے والوں سے
اور ہر باپ سے اور ہر اولاد سے۔

سفر میں جب سحر کا وقت ہو تو یہ پڑھے

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ
وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَايِهِ
عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبُنَا وَ
أَفْضَلُ عَلَيْنَا عَاصِدًا
بِاللَّهِ مِنَ الشَّارِطِ
اور ہم پر فضل فرما، یہ دعا کرتے ہوئے دوزخ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔
بعض روایات میں ہے کہ اس کو بلند آواز سے تین بار پڑھے۔

(حصن عن ابی عوانہ و مستدرک الحاکم)

فائدہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو سوار اپنے سفر میں دنیاوی باتوں سے
دل ہٹا کر اللہ کی طرف دھیان رکھے اور اس کی یاد میں لگا رہے تو اس کے ساتھ فرشتہ رہتا ہے
اور جو شخص واپس بات شروع میں یا کسی اور یہودہ شغل میں لگا رہتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان
رہتا ہے (حصن)۔

اگر سفر میں دشمن کا خوف ہو تو سورہ لَیْلَتِ قَرْنِشِ پڑھے بعض بزرگوں نے
اس کو مجرب بتایا ہے (حصن)۔

سفر سے واپس ہونے کے آداب

جب سفر سے واپس ہونے لگے تو سواری پر بیٹھ کر سواری کی دعا پڑھنے کے بعد وہ

دعا پڑھے جو سفر کو روانہ ہوتے وقت پڑھی تھی یعنی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِي سَفَرِنَا
هَذَا الْبِرَّ وَالْتَّقْوَى (آخر تک) اور جب روانہ ہو جائے تو سفر کی دیگر دعاؤں اور مسنون
آداب کا خیال رکھے ہوئے ہر بلندی پر اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین بار کہے اور پھر یہ پڑھے :

لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ
لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ اَيُّوْنَ تَايِبُوْنَ
عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا
حَامِدُوْنَ ط هَدَقَ اللّٰهُ
وَعْدَهُ وَتَصَرَّ عِبْدَهُ
وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَوَحَّدَهُ
(مشکوٰۃ شریف)

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا، وہ
تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،
اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے
لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر
ہے ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے
والے ہیں (اللہ کی بندگی کرنے
والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں،
اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں،
اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اپنے

بندے کی مدد کی اور مخالف شک کو شکست دی۔

سفر سے واپس ہو کر اپنے شہر یا بستی میں داخل ہوتے ہوئے یہ پڑھے

اَيُّوْنَ تَايِبُوْنَ عَابِدُوْنَ
لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ط
(بخاری و مسلم)

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے
ہیں (اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں،
اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

فائدہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر کے لئے روانہ ہونے کو پسند فرماتے تھے
(بخاری)

اور جب سفر سے واپس ہوتے تھے تو چاشت کے وقت اپنے شہر میں پہنچتے تھے، اولاً
مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھتے، پھر کچھ دیر، مسجد میں تشریف رکھتے تھے اس کے بعد گھروں

میں ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تھے (بخاری و مسلم)

سفر سے واپس ہو کر جب گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے

أَوْبَا أَوْبَا تَرَبَّنَا تَوْبًا
يَغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔

میں واپس آیا ہوں، میں واپس
آیا ہوں اپنے رب کے سامنے،
ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی
(حصن)

گناہ نہ چھوڑے۔

فائدہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ سفر میں ان
پانچ سورتوں کو پڑھیں (۱) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ط (۲) إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ ط
(۳) قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ط (۴) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ط (۵) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
الْمَنَاسِ ط ہر سورت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کی جائے اور
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْمَنَاسِ ط کے ختم پر بھی بِسْمِ اللّٰهِ پڑھی جائے اس طرح
بِسْمِ اللّٰهِ چھ مرتبہ پڑھی جائے گی۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب کبھی میں سفر
میں نکلتا تھا تو باوجود مالدار ہونے کے بھی زادِ راہ ساتھیوں سے کم رہ جاتا تھا اور میرا حال
بُرا ہو جاتا تھا لیکن جب میں نے یہ سورتیں پڑھنا شروع کیں اس وقت سے میں واپس ہونے تک
اپنے تمام رفقاء سفر سے اچھی حالت میں رہتا ہوں اور زادِ راہ بھی ان سب سے زیادہ میرے
پاس ہوتا ہے (حصن حصین)

حج کا تلبیہ

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ط
لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ط
میں حاضر ہوں اے اللہ، میں حاضر
ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے

تَبَيَّنَ لَكَ الْإِحْسَانُ وَ
الْإِيْمَةُ لَكَ وَالْمُلْكُ
لَا شَرِيكَ لَكَ ط

میں حاضر ہوں۔ بیشک حمد اور
نعت تیرے ہی لئے ہے اور ملک
(بھی) تیرا ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک
نہیں۔

فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بھی کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو جہان تک
مشرق و مغرب ہے اس کے دائیں بائیں ہر پتھر اور درخت اور مٹی کا ڈھیلہ یہ سب تلبیہ
پڑھتے ہیں (ترمذی)

فائدہ

تلبیہ سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنودی کا اور جنت کا سوال کرے اور
دوزخ سے نجات پانے کی دعا مانگے۔ (مشکوٰۃ شریف)

بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے یہ پڑھنا چاہئے

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ ط

اللہ پاک ہے اور میں اللہ کی حمد بیان
کرتا ہوں اور اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے
اور گناہ سے پھیرنے کی اور نیکی پر
لگانے کی طاقت بس اللہ ہی کو ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سات چکر بیت اللہ کا طواف کیا اور بس یہی کہتا رہا۔
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ (آخر تک جو اوپر لکھا گیا) تو اس کے دس گناہ معاف

ہوں گے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند ہوں گے اور جس نے طواف کیا اور وہ اس حالت میں بات کرتا رہا تو رحمت میں دونوں پاؤں سے گھس گیا جیسے کوئی شخص پانی میں دونوں پاؤں سے گھس جلتے (ابن ماجہ) یعنی اس نے طواف کی عظمت کا دھیان نہ رکھا اور دنیاوی باتیں کرتا رہا جس کی وجہ سے رحمت صرف اس کے پاؤں والے حصہ تک پہنچے گی اگر ایسا نہ کرتا تو سر سے پاؤں تک رحمت میں ڈھانپ دیا جاتا (ملعات)

طواف کرتے ہوئے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھے

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بہتری
عطا کیجئے اور آخرت میں (بھی)
بہتری عطا کیجئے اور ہم کو دوزخ
کے عذاب سے بچائیے۔

اور رکن یمانی و حجر اسود کے درمیان یہ بھی پڑھے

رَبِّ قَنِّحْنِي بِسَارَ زَقَّتَنِي
وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَ اخْلُفْ
عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ
اے میرے رب جو کچھ مجھے آپ نے
عطا فرمایا اس پر مجھے قناعت
نصیب فرما اور میرے لئے اس
میں برکت عطا فرما اور میرے اہل و عیال اور مال جو میرے پیچھے ہیں تو
میرے پیچھے خیر کے ساتھ ان کی حفاظت فرما۔

صفا مروہ اور ان کے درمیان کی دعائیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ پڑھا،

اِنَّ الصَّفَا وَالْأُسْرَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ اس کے بعد فرمایا کہ میں اسی سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے ابتداء فرمائی ہے یعنی اللہ پاک نے صفامرودہ کا ذکر فرماتے ہوئے صفا کا ذکر پہلے فرمایا ہے میں بھی صفا سے سعی شروع کرتا ہوں (چنانچہ آپ نے صفا سے ابتداء فرمائی اور صفا کے اوپر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ نظر آنے لگا، آپ نے استقبال قبلہ کیا اور اللہ کی توحید بیان کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور یہ پڑھا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ كُفِيَ بِهِ عَنَّا ذُنُوبٌ وَأَسَافٌ ۚ
لَهُ الْفُتُوحُ ۚ لَهُ الْاُكْحَلُ ۚ وَكَفَىٰ لَنَا حَسْبُهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا نَجْوَىٰ
وَعْدُهُ ۚ وَنَصْرَ عَبْدِهِ ۚ وَهَنَمَ
الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ۖ
اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور سب (مخالف، شکر دل کو تنہا اسی نے شکست دی۔

تین مرتبہ اس کو پڑھا اور درمیان میں دعا بھی کی، پھر جب آپ مرودہ پر تشریف لے گئے تو وہی عمل کیا جو صفا پر کیا تھا (صحیح مسلم)
صفامرودہ کی سعی کرتے ہوئے جب اس جگہ پہنچے جہاں دونوں جانب ہرے رنگ کے ستون بنا دیئے گئے ہیں تو ان دونوں کے درمیان
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ۚ
اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ۚ
اے اللہ بخش دے اور توبہ سے بڑھ کر غالب ہے اور سب سے

۱۔ یہ سورہ بقرہ کی ایک آیت کا ٹکڑا ہے ترجمہ یہ ہے۔ بلاشبہ صفا اور مرودہ منجملہ یادگار خداوندی ہیں ۱۲

لہ عزاء فی جمع الفوائد الی معجم الطبرانی الاوسط وهو عنہ مرفوع
وعزاه ابن الجزری فی الحصن والحدیث الی ابن ابی شیبۃ وکتبہ من

بڑھ کر کریم ہے۔

عرفات میں پڑھنے کے لئے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَيسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهْبِطُ بِهِ الرِّيَّاحُ

کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ نہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میرے دل میں نور کر دے اور میرے کانوں میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرے کاموں کو آسان فرما دے اور میں سینہ کے دوسلوں سے اور کاموں کی بد نظمی سے اور قبر کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جسے ہوائیں لے کر چلتی ہیں۔

کونہ موقوفاً، قال الشوكاني في تحفة الذاكرين هو موقوف على ابن عمر بن مسعود ولم يرد في المرفوع دعاء بين الصفا والبرقة اقلت هو عند انطبراني مرفوع كما في جمع الفوائد عن ابن مسعود ۲۱ له حصن حصين ۱۲

مزدلفہ میں

عرفات میں آفتاب غروب ہوتے ہی آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ کے لئے روانہ ہو گئے، عرفات میں یا راستہ میں کسی جگہ مغرب کی نماز نہیں پڑھی، مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب اور عشاء دونوں اکٹھی پڑھیں پہلے مغرب کے فرض باجماعت پڑھے پھر عشا کے فرض باجماعت پڑھائے دونوں کے درمیان سنت اور نفل کچھ نہیں پڑھے، اس کے بعد آپ صبح صادق ہونے تک لیٹ گئے اور جیسے ہی صبح صادق ہوئی نماز فجر ادا فرمائی پھر مشرعوام میں تشریف لائے اور قبلہ رخ ہو کر خوب روشنی ہو جانے تک دعا مانگتے رہے اور اللہ کی تکبیر اور تہلیل اور توحید بیان کرتے رہے، (میسرے اور چوتھے کلمہ میں یہ چیزیں جمع ہیں)۔

منیٰ میں

اس کے بعد (سورج طلوع ہونے سے کچھ دیر پہلے) آپ منیٰ کے لئے روانہ ہو گئے اور حجرہ عقبہ پر تشریف لائے (جسے عوام بڑا شیطان کہتے ہیں) اور اس کو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔

حجرہ عقبہ کی رمی شروع کرنے سے پہلے آپ نے تکبیر ختم فرمادی اور اس سے پہلے پہلے تکبیر پڑھتے رہے۔

ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو صرف حجرہ عقبہ کی رمی کی جاتی تھی اور اس کے بعد والے ایام میں تینوں حمرات کی رمی کی جاتی ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حجرہ اولیٰ کی رمی فرماتے جو مسجد کے قریب ہے تو سات کنکریاں مارتے تھے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے اس کے بعد آگے بڑھ کر قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا مانگتے تھے اور دیر تک کھڑے رہتے تھے پھر سات کنکریوں سے دوسرے حجرہ (جسے حجرہ وسطیٰ کہتے ہیں) کی رمی فرماتے تھے

لہٰذا کلہ (اعنیٰ خروجه صلی اللہ علیہ وسلم من عرفات ثم فی المزدلفۃ ثم فی منیٰ مع الافعال والاذکار) من صحیح مسلم فی حدیث جابر اطویل ۱۲

جب کنکری مارتے تو تکبیر کہتے تھے پھر بائیں جانب کو اتر کر وادی سے متصل جگہ میں قبلہ رو کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے، اس کے بعد جمرہ عقبہ کے پاس آتے تھے اور سات کنکریوں سے اس کی رمی فرماتے تھے (اور) ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے تھے پھر روانہ ہو جاتے اور اس جمرہ کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔

غنیۃ الناسک میں لکھا ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی کر کے نہ ٹھیرے بلکہ ٹھیرے بغیر دعا کرتا ہوا چلا جائے البتہ جمرہ اولیٰ اور وسطیٰ کی رمی کے بعد تمام ایام رمی میں ٹھیر کر دعا کرنا سنت ہے اور جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد دعا کے مندرجہ ذیل الفاظ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہیں۔

اے اللہ اس کو حج مبرور بنا دے
اے اللہ اس کی وجہ سے، گناہوں کو
بخشا ہوا کر دے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حجرات کی رمی (کنکریاں مارنا) اور صفائے جمرہ کے درمیان سعی، اللہ کے ذکر ہی کے لئے مشروع کئے گئے ہیں۔ (ترمذی وقال حسن صحیح)

زمزم کا پانی پی کر یہ پڑھے

اے اللہ میں آپ سے نفع دینے
والے علم کا اور کشادہ رزق کا اور

لہ ولا یقف عندہا فی جمیع ایام الرمی للدعاء ویدعوبلا وقوف و
الوقوف عند الاولیین سنة فی الايام کلها (غنیۃ ص ۹۵)
لہ عنہ فی الحصن الحصین ابی ابن ابی شیبۃ ورمزہ بکونہ موقوفاً
وہو موقوف علی ابن مسعود ۱۲
لہ اخرجہ الحاکم فی المستدرک وہو موقوف علی ابن عباس ۱۲

شَفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ
ہر مرض سے شفا یاب ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

جب قربانی کا ارادہ کرے تو جانور کو قبلہ رخ لٹا کر یہ پڑھے

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلذِّی
فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
عَلَىٰ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
إِن صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ
بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ
السُّلِّيبِينَ ۝ اللَّهُمَّ
مِنْكَ وَلَكَ عَن
میں نے اس ذات کی طرف اپنا رخ موڑا جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا فرمایا اس حال میں کہ میں براہیم حنیف کے دین پر ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز اور میری عبادت اور میرا مرنے اور جینا سب اللہ کے لئے جو رب العالمین ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اے اللہ یہ قربانی تیری توفیق سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے۔

عَنْ کے بعد اس کا نام لے جس کی طرف سے ذبح کر رہا ہوں اور اگر اپنی ہی طرف سے ذبح کر رہا ہو تو اپنا نام لیوے۔ اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہہ کر ذبح کر دے۔

جب کسی کو مصیبت یا پریشانی یا بُرے حال میں دیکھے تو یہ دعا پڑھے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَاقَبَنِي
مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي
عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقٍ
سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں مجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی

تَفْضِيلًا
بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی
اس کی فضیلت یہ ہے کہ اس کے پڑھ لینے سے وہ مصیبت یا پریشانی پڑھنے والے
کو نہ پہنچے گی جس میں وہ مبتلا تھا جسے دیکھ کر یہ دعا پڑھی گئی (مشکوٰۃ شریف)

فائدہ

اگر وہ شخص مصیبت میں مبتلا ہو تو اس دعا کو آہستہ پڑھے تاکہ اُسے رنج نہ ہو اور
اگر وہ گناہ میں مبتلا ہو تو زور سے پڑھے تاکہ اُسے عبرت ہو۔

جب کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یوں دعا دیوے

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَكَ
خدا تجھے ہنساتا ہے۔

جب دشمنوں کا خوف ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ
اے اللہ ہم تجھے ان (دشمنوں) کے
مُخَوِّرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ
سینوں میں (تصرف کرنے والا) بناتے
مِنْ شُرُوْرِهِمْ
ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری
پناہ چاہتے ہیں۔

اگر دشمن گھیر لیں تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اسْتَرْعُوْا بَيْنَنَا
اے اللہ! ہماری آبرو کی حفاظت
وَاٰمِنُ رَوْعَاتِنَا
فرما اور خوف ہٹا کر ہمیں امن سے رکھ

لہ ذکر الترمذی فی جامعہ عن ابی جعفر محمد بن علی انه قال اذا رأى

صاحب بلاع یتعوز یقول ذلک فی نفسه ولا یسمع صاحب البلاء

بخاری و مسلم ۲ سنن ابی داؤد ۱۲ کہ حصن حصین ۱۲

فائدہ

اس کو تین بار پڑھے (حصن،

یا یہ پڑھے :

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ
اَسْتَغِيْثُ
اے زندہ اور اے قائم رکھنے والا !
میں تیری رحمت کے واسطے سے
فریاد کرتا ہوں ۔

یا یہ پڑھے :

لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ
اے اللہ ! تیرے سوا کوئی معبود
نہیں ، تو پاک ہے ، بے شک میں
اگناہ کر کے اپنی جان پر ظلم کرنے والوں میں سے ہوں ۔

پہلے گزر چکا ہے کہ ان الفاظ کے ذریعہ حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کو پکارا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی تھی ۔

بے چینی کے وقت پڑھنے کی ایک اور دُعا

لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ
الْحَلِيْمُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ
الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو
عظمت والا ہے بردبار ہے ، اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش
عظیم کا رب ہے ، اللہ کے سوا
کوئی معبود جو آسمانوں کا رب
ہے اور زمین کا رب ہے اور عرش
کا رب ہے ، کریم ہے ۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ۝ ۹۹ مضمون کی دعا ہے جن میں سب سے کم مرتبہ رنج کا ہے (یعنی یہ کم بڑے بڑے دکھ درد کے لئے نافع اور مفید ہے اور رنج و غم کی تو اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں) استغفار کے فوائد میں بھی اس روح کا مضمون گزر چکا ہے۔

جب بڑے دوسرے آئیں یا عقد آئے یا گدھے یا کتے کی آواز سنے تو یہ پڑھے

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ ۝
مردود سے - میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان تمہارے پاس آئے گا اور سوال کرتے ہوئے کہے گا کہ اس کو کس نے پیدا کیا اس کو کس نے پیدا کیا، حتیٰ کہ سوال اٹھاتے اٹھاتے ایوں کہے گا کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا۔ پس جب ایسا موقع ہو تو اللہ کی پناہ مانگے (شیطان مردود سے) اور وہی رُک جائے (یعنی دوسرے کو آگے نہ بڑھے) (بخاری و مسلم)

دوسری روایت میں ہے کہ جب لوگ یہ سوال اٹھائیں کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا تو یہ کہو

لَهُ عِزٌّ فِي السَّكْوَةِ إِلَى الْبَيْهَقِ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيرِ ۱۲

لَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَكَ كَذَا مِنْ خَلْقٍ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَذَاذَا بَلَّغْهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعِنْدَ ابْنِ دَاوُدَ فَذَاذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقَالُوا اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ يَنْتَقِلُ عَنْ يَسَارَةٍ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَعِنْدَ ابْنِ دَاوُدَ أَيْضًا عَنْ سَلِيمِ بْنِ صَرْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ كَلِمَةً مَوْقَاتٍ هَذَا (يعني صاحب الغضب) لَمْ يَزَلْ يَسْجُدُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۱۲

اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ
 (اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، اس نے (کسی کو) نہیں جنا اور نہ وہ (کسی سے) جنا گیا اور کوئی
 اس کا ہمسر نہیں ہے (جو ان صفات کا مالک ہو وہ سب کا خالق ہے اس کو کسی نے پیدا کیا یہ سوال
 ہی لغو ہے اور جہالت ہے) یہ الفاظ پڑھے کر تین بار بائیں طرف کو تھکا روے اور شیطان مردود
 سے اللہ کی پناہ مانگے (ابوداؤد) اور ایک شخص کو بہت غصہ آگیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے اس کا حال دیکھ کر فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے یہ شخص کہے تو اس کی یہ حالت
 جاتی رہے وہ کلمہ یہ ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (ابوداؤد کتاب
 الادب عن سلیمان بن صرد واخرج عنه الشیخان ایضا کما فی
 المشکوٰۃ) جب گم بھے کی آواز سنے تو اس وقت بھی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
 الرَّجِيْمِ پڑھے کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جب تم
 کتوں اور گدھوں کی رات کو آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ ان چیزوں
 کو دیکھتے ہیں جو تم کو نظر نہیں آتی ہیں۔

ہر قسم کی مالی ترقی کے لئے یہ دزد و شریف پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد صلی
 عَلَیْكَ وَرَسُوْلِكَ وَ عَلَی اللہ علیہ وسلم) پر جو تیرے بندے اور

لے فی المشکوٰۃ عن ابی ہریرۃ مرفوعا اذا سمعتم صیاح البیکۃ
 فلو اللہ من فضلہ فانہا رأت ملکا واذا سمعتم نہیق الحمار
 فنعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فانہ رأى شیطانا متفق علیہ
 وفيہ ایضا ص ۲۴۲ عن شرح السنۃ اذا سمعتم نباح الکلاب نہیق
 الحمیر من اللیل فنعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فانہن یرین
 ما لا ترون الحدیث۔

المُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَعَلَى الْمُسْلِمِينَ
وَالْمُسْلِمَاتِ
رسول ہیں اور تمام مومنین و مومنات
پر اور مسلمین و مسلمات پر (بھی)
رحمت نازل فرما۔

شب قدر کی یہ دعا ہے

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفَّوٌ تُحِبُّ
الْعَفْوَ فَاغْفِرْ عَنِّي
اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے
والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے
لہذا تو مجھے معاف فرما دے۔

اپنے ساتھ احسان کرنے والے کو یہ دعا دے

جَنَّاكَ اللَّهُ خَيْرًا
مجھے اللہ (اس کی) جزائے خیر دے

جب قرضدار قرضہ ادا کر دے تو اس کو یہ دعا دے

أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهُ بِكَ
تو نے میرا قرضہ ادا کر دیا، اللہ تجھے
(دینا و آخرت) میں بہت دے۔

جب اپنی کوئی محبوب چیز دیکھے تو یہ پڑھے

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ
تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ
سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس کی
نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔

اور جب کبھی دل بُرا کرنے والی چیز پیش آئے تو یوں کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ۛ ہر حال میں اللہ تعریف کا مستحق ہے

جب کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَاۤءَا الضَّالَّةَ
وَهَادِي الضَّالَّةِ اَنْتَ
تَهْدِي مِنَ الضَّلَالَةِ
اُرْدُو عَلَيَّ ضَالَّتِي
بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ
فَاِيْهَا مِنْ عَصَايِكَ
فَضْلِكَ ۛ

اے اللہ! اے گم شدہ کو واپس
کرنے والے اور راہ بھٹکے ہوئے
کو راہ دکھانے والے تو ہی گمشدہ
کو راہ بتاتا ہے، اپنی قدرت اور
غالبیت کے ذریعہ میری گمشدہ چیز
کو واپس فرما دے کیونکہ وہ بیشک
تیری عطا اور تیرے فضل سے مجھے
ملی تھی۔

جب نیا پھل پاس آئے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا
وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا وَ
بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ
لَنَا فِي مَدِيْنَتِنَا۔

اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت
دے ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے
اور ہمارے صاع میں برکت دے
اور ہمارے مدین میں برکت دے۔

۱۔ حصن عن ابن ماجہ وغیرہ ۱۲

۲۔ حصن حصین ۱۲

۳۔ صحیح مسلم میں ہے کہ جب حضرات صحابہ کرامؓ مومن کا پہلا پھل آنحضرتؐ سے در عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے تھے تو آپؐ یہ دعا پڑھتے تھے اس کے
بعد اپنے سب سے چھوٹے بچے کو عنایت فرمادیتے تھے، صاع اور مد اس زمانہ کے پیمانے
تھے جن سے ناپ کر دیتے اور لین دین کرتے تھے ۱۲

اس کے بعد اس پھل کو اپنے سب سے چھوٹے بچے کو دیدے (مسلم) یا اس وقت اس مجلس میں جو سب سے چھوٹا بچہ ہو اس کو دیدے (حسن)

بارش کے لئے تین بار یہ دعا مانگی

اللّٰهُمَّ اغْثِنَا۔ اے اللہ! ہماری فریاد رسی فرما۔

یا یہ دعا پڑھے :

اللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زَيْنَتَهَا وَاسْكِنَهَا۔ اے اللہ! ہماری زمین پر زینت

یعنی پھول بوئے، اور اس کا پھن

نازل فرما۔

فائدہ

اللہ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرنے کو بارش ہونے میں بڑا دخل ہے اور ہستی سے باہر جا کر صلوة الاستسقا جی پڑھنی چاہیے۔

جب بادل آتا ہوا نظر پڑے تو یہ پڑھے

اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهِ اللّٰهُمَّ سَيِّبًا نَّافِعًا۔ اے اللہ! ہم اس چیز کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں جسے لے کر یہ بادل بھیجا گیا۔ اے اللہ! نفع دینے والی بارش برسا۔

اگر بادل برسے بغیر کھل جائے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے کہ اللہ پاک نے اس کو کسی مصیبت کا ذریعہ نہیں بنایا (حسن)

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا اے اللہ! اس کو بہت برسنے والی
اور نفع بخش بنا۔

اور جب بارش حد سے زیادہ ہونے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ خَوَّالِيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اے اللہ! ہمارے آس پاس اس کو
اَللّٰهُمَّ عَلٰی الْاَكَامِ وَالْاَجَا ابرسا اور ہم پر نہ برسا اے اللہ
وَاِنْطَرَابِ وَالْاَوْدِيَّةِ ٹیلوں پر اور بنوں میں اور پہاڑوں
مَنَابِتِ الشَّجَرِ اور نالوں میں اور درخت پیدا ہونے
کی جگہوں میں برسا۔

جب کڑکنے اور گرجنے کی آواز سنے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے
وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے
قَبْلَ ذٰلِكَ ہمیں ہلک نہ کر اور اس سے پہلے
ہمیں صحت دے۔

جب آندھی آئے تو اس کی طرف منہ کرے اور دو زانو
یعنی حالت تشہد کی طرح بیٹھ کر یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ
 هَا وَ خَیْرَ مَا فِیْهَا وَ خَیْرَ
 مَا اُرْسِلْتُ بِہِمْ وَ اَعُوْذُ بِكَ
 مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا
 وَ شَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِہِمْ -
 اے اللہ میں اس ہوا کی خیر کا اور جو
 کچھ اس میں ہے اس کی خیر کا اور جو
 کچھ یہ لے کر بھیجی گئی ہے اس کی خیر
 کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے
 شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس
 کے شر سے اور جو کچھ یہ لے کر بھیجی گئی ہے اس کی شر سے آپ کی پناہ چاہتا
 ہوں۔

یا یہ پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِیْحًا وَّ لَا
 تَجْعَلْهَا رِیْحًا اَللّٰهُمَّ
 اجْعَلْهَا رِیْحَةً وَّ لَا
 تَجْعَلْهَا عَذَابًا
 اے اللہ اس کو نفع والی ہوا بنا
 دے اور اس کو نقصان دینے
 والی مت بنا اے اللہ اس کو رحمت
 بنا اور اس کو عذاب مت بنا۔

فائدہ

اگر آندھی کے ساتھ اندھیرا بھی ہو (جسے کالی آندھی کہتے ہیں) تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
 الْفَلَقِ ۝ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ (دونوں پوری سورتیں پڑھے۔
 مشکوٰۃ شریف)

ادائے قرض کے لئے یوں دعا کیا کرے

اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِیْ بِعَلَاۤیْكَ اے اللہ حرام سے بچاتے ہوئے

۱۰ اخرجہ مسلم فی صحیحہ الا ان استقبالہا واجب شفعی

الریب اخرجہ الطبرانی کما فی المحسن ۱۲

۱۱ اخرجہ الطبرانی کما فی المحسن ۱۲

عَنْ حَامِلِكَ وَآغْنِيَنِي
بِفَضْلِكَ عَنْ مَنْ يَسْأَلُكَ
تو اپنے حلال کے ذریعہ میری کفایت
فرما اور اپنے حلال کے ذریعہ تو
مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرما دے۔

ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اپنی مالی مجبوریوں کی شکایت کی تو فرمایا کیا
میں تم کو وہ کلمات نہ بتا دوں جو مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھائے تھے، اگر
بڑے پہاڑ کے برابر بھی تم پر قرض ہوگا ان کے ذریعہ دعا کرنے سے، اللہ جل شانہ ادا فرمادیں
گے، اس کے بعد وہ کلمات بتائے جو اوپر گزرے (مشکوٰۃ عن الترمذی وغیرہ)

ادائے قرض کی دوسری دعا

اَللّٰهُمَّ مَا لَكَ اِلَيْكَ اے اللہ، اے مالک الملک، تو
تَوَقَّيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ملک دیتا ہے جس کو چاہے اور ملک
وَتَنْزِعْ اِلَيْكَ مِمَّنْ پھین لیتا ہے جس سے چاہے،
تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ اور تو عزت دیتا ہے جس کو چاہے
وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ اور تو ذلت دیتا ہے جس کو چاہے
الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ بَرِيكٌ تو ہر چیز پر قادر ہے اے
قَدِيرٌ رَحْمَنُ الدُّنْيَا دُنْیَا وَاٰخِرَتِیْنِ میں مہربانی فرماتے والے
وَالْآخِرَةِ تَفْطِيْهِمَا مَنْ دُنْیَا وَاٰخِرَتِیْنِ جس کو چاہے دے
تَشَاءُ وَتَنْعَمُ مِنْهُمَا مَنْ اور جس کو چاہے نہ دے، تو مجھ پر
تَسْأَلُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً ایسی رحمت فرما کہ اس کی وجہ سے
تُغْنِيَنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ تیرے علاوہ ہر کسی کی رحمت سے
مَنْ يَسْأَلُكَ بے نیاز ہو جاؤں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ادائے قرض کے لئے یہ کلمات حضرت معاذ بن
جبلؓ کو بتائے اور فرمایا کہ اگر تم پر اُحد پہاڑ کی برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ ادا فرما دے گا

ادائے قرض کی تیسری دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بڑے بڑے تفکرات نے اور بڑے بڑے قرضوں نے پکڑ لیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو ایسے الفاظ نہ بتا دوں جن کے کہنے سے اللہ تمہارے تفکرات دور اور تمہارے قرض کو ادا فرمادے، اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ضرور ارشاد فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح شام یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
اَلْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ اَعُوْذُبِكَ
مِنْ اَلْبُخْلِ وَ اَلتَّجْبُنِ وَ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ
وَ قَهْرِ الرِّجَالِ ط

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں
فکرمندی سے اور رنج سے اور تیری
پناہ چاہتا ہوں بے بس ہو جانے سے
اور سستی کے آنے سے اور تیری پناہ
چاہتا ہوں کنجروی سے اور بزدلی سے

اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور لوگوں کی زور آوری سے۔

اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ پاک نے میری فکرمندی بھی دور فرما دی اور قرض بھی ادا فرما دیا (ابوداؤد)

جب اللہ کے لئے کسی سے محبت ہو

تو اس کو بتا دے اور جب محبت ظاہر کر دے تو جس سے محبت ظاہر کی ہے یہ دعا دے۔

اَحَبَّتَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ
لَهُ

تجھ سے وہ ذات پاک محبت کرے
جس کے لئے تو نے مجھ سے محبت کی۔

(مَشْنُوْۃٌ عَنِ الْبِیْهَقِیْ حَنِ
شُعْبِ الْاِیْمَانِ)

جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو یوں سلام کرے
 اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ
 اللہِ - تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔

اس کے جواب میں دوسرا مسلمان یوں کہے
 وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ
 اللہِ - اور تم پر بھی سلامتی اور اللہ کی
 رحمت ہو۔

اگر لفظ وَرَحْمَةُ اللہِ نہ بڑھایا جائے تو سلام اور جواب سلام ادا ہو جاتا ہے
 مگر جب مناسب الفاظ بڑھا دیئے جاتے ہیں تو ثواب بڑھ جاتا ہے۔ اگر دَبَّرَ کَاتِبٌ بڑھا
 دیا جائے تو اور بہتر ہوگا اسی طرح دَمَحَفَرْتُ بڑھانے سے ثواب بڑھ جائے گا۔
 (مشکوٰۃ)

اگر کوئی مسلمان سلام بھیجے تو جواب میں یوں کہے
 وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَتُہ
 اللہِ وَبَرَکَاتُہ - اس پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو
 اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

یا سلام لانے والے کو خطاب کر کے یوں کہے
 وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ - تم پر اور اس پر سلامتی ہو۔

فائدہ : سلام کے ساتھ مصافحہ بھی کرے۔ حضور اقدس سرور عام صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دو مسلمان آپس میں ملاقات کر کے مصافحہ کرتے ہیں توجہ اہونے سے پہلے
اُن کے گناہ (صغیرہ، معاف ہو جاتے ہیں) (ترمذی)

ابوداؤد شریف کی روایت میں یوں ہے کہ جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ
کریں اور اللہ کی حمد بیان کریں اور مغفرت کی دعا کریں تو اُن کی مغفرت کر دی جاتی ہے (مشکوٰۃ)
عورتیں بھی آپس میں مصافحہ کریں انہوں نے یہ سنت ترک کر رکھی ہے۔

جب پھینک آئے تو یوں کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۝ رب تعریف اللہ کے لئے ہے۔

اُس کو سُن کر دوسرا مسلمان یوں کہے

يَزِيحُ عَنْكَ اللّٰہُ ۝ اللہ تم پر رحم کرے۔

اُس کے جواب میں پھینکنے والا یوں کہے

يَهْدِيْکُمُ اللّٰہُ دَبْصِیْحَ ۝ اللہ تم کو ہدایت پر رکھے اور تمہارا
بَاسُکُمْ ۝ حال سنوار دے۔

فائدہ

پھینک جسے آئے اگر وہ عورت ہو تو جواب دینے والا يَزِيحُ عَنْكَ اللّٰہُ کاف کے
زیر کے ساتھ کہے۔

فائدہ

اگر پھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے تو اس کے لئے يَزِيحُ عَنْكَ اللّٰہُ کہنا واجب نہیں

ہے اور اگر اَسْحَدُ اللہ کہے تو جواب دینا واجب ہے۔
(کما فی حدیث انسؓ عند الشیخین)

فائدہ

پھینکنے والے کو زکام ہو یا اور کوئی تکلیف ہو جس سے پھینکیں آتی ہی چلی جائیں تو
تین دفعہ کے بعد جواب دینا ضروری نہیں (مشکوٰۃ)

بدفالی لینا

کسی چیز یا کسی حالت کو دیکھ کر ہرگز بدفالی نہ لیوے۔ اس کو حدیث شریف میں شرک فرمایا
گیا ہے اگر خواہ مخواہ بلا اختیار بدفالی کا خیال آجائے تو یہ دعا پڑھے۔

اے اللہ! بھلائیوں کو آپ ہی وجود
دیتے ہیں اور بدعالیوں کو صرف آپ
ہی دور کرتے ہیں، برائی سے بچانے
اور نیکی پر لگانے کی طاقت صرف
آپ ہی کو ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْخَيْرِ
اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَزِيْغُ
بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

جب آگ لگتی دیکھے

تو اَللّٰهُمَّ اَكْبِرْ کے ذریعہ بھائے یعنی اَللّٰهُمَّ اَكْبِرْ پڑھے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ
بچ جائے گی (حصن، صاحب حصن حصین فرماتے ہیں کہ یہ مجرب ہے۔

جب کسی مریض کی مزاج پر سی کو جائے تو یوں کہے

لَا تَبَاسٌ لَّكَ طَهَّرْنَاكَ بِرَبِّكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

کچھ حرج نہیں انشاء اللہ یہ بیماری تم

کو گن ہوں سے پاک کرنے والی ہے۔

اور سات مرتبہ اس کے شفا یا ب ہونے کی یوں دعا کرے۔

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبِّ
تَشْفِيكَ۔

میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو بڑا ہے
اور بڑے عرش کا رب ہے کہ تجھے شفا
دیوے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے مریض کو ضرور

شفا ہوگی! ان اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو دوسری بات ہے (مشکوٰۃ)

جب کوئی مصیبت پہنچے (اگرچہ کانٹا ہی لگ جائے) تو یہ پڑھے

إِنَّا لِلَّهِ وَإِلَيْهِ رَاجِعُونَ
اللَّهُمَّ اجْنُبْنِي مَصِيبَتِي
وَآخِطْ لِي خَيْرًا مِنْهَا۔

بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور
ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں
اے اللہ! میری مصیبت میں اجر
دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عنایت فرما۔

جب بدن میں کسی جگہ زخم ہو یا پھوڑا پھنسی ہو

تو شہادت کی انگلی کو منہ کے لعاب میں بھر کر زمین پر رکھ دے اور پھر اٹھا کر تکلیف کی
جگہ پر پھیرتے ہوئے یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ تَرْبَةً أَرْضًا
بِرِيقَةٍ بَعْضًا يَشْفَى
سَقِيئًا بِأَذْنِ رَبِّنَا۔

میں اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں
یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے
کسی کے شوک میں ملی ہوئی ہے تاکہ
ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا ہو۔

اگر کوئی چوپایہ (بیل بھینس وغیرہ) مریض ہو تو یہ پڑھے

لَا بَأْسَ أَذْهَبَ الْبَأْسَ کچھ ڈر نہیں اے لوگوں کے رب
رَبِّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ تکلیف دور فرما (اور) شفا دے
اِشْفِ لِي لَا يَكْشِفَ بَصَرًا تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے
اِلَّا اَنْتَ - سو کوئی تکلیف کو دور نہیں کر

سکتا۔

اس کو پڑھ کر چار مرتبہ چوپایہ کے داہنے نکتے میں اور تین مرتبہ اس کے بائیں نکتے میں دم کرے (حصن حصین عن ابن ابی شیبہ موقوفاً علی ابن مسعود)

جس کی آنکھ میں کوئی درد یا تکلیف ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں
حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَصَبْهَا اے اللہ اس کی گرمی اور اس کی
عُصْدُكْ اور مرض کو دور فرما۔

اس کے بعد یوں کہے قُمْ بِاَذْنِ اللّٰهِ (اللہ کے حکم سے کھڑا ہو) حصن عن
النسائی وغیرہ، بعض عالموں نے فرمایا ہے کہ جس کو نظر بد لگ جائے اس کے لئے اس
کو پڑھے۔

آنکھ دکھنے آجائے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ اے اللہ! میری بینائی سے مجھے نفع
وَاجْعَلْهُ اُوَارِثًا مِّتًى پہنچا اور میرے مرتے دم تک اسے

اَرِنِي فِي الْحَدِّ شَارِحِي
وَاَنْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي

باقی رکھ اور دشمن میں میرا انتقام
مجھے دکھلا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا
اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

جس کسی کا پیشاب بند ہو جائے یا پتھری کا مرض
ہو، یا اور کوئی تکلیف ہو تو یہ پڑھ کر دم کرے

رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي اسْمَاءِ
تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي
الْاَسْمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا
رَحِمْتَكِ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ
رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا
خُوبَنَا وَخَطَايَا نَا اَنْتَ
رَبُّ الطَّيِّبِينَ خَاسِلُ
شِفَاءٍ مِّنْ شِفَاءِكَ وَ
رَحْمَةٍ مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلَى
هَذَا الْوَجْهِ -

ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمان
میں (معبود) ہے تیرا نام پاک
ہے۔ تیرا حکم آسمان اور زمین
میں جاری ہے، جیسا کہ تیری رحمت
آسمان میں ہے سو تو زمین میں
بھی اپنی رحمت بھیج اور ہمارے
گناہ اور ہماری خطائیں بخش دے
تو پاکیزہ لوگوں کا رب ہے سو تو
اپنی شفاؤں میں سے ایک شفا
اور اپنی رحمتوں سے ایک رحمت
اس درد پر اتار دے۔

فائدہ

کسی کو زہریلا جانور ڈس لے تو سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کریں۔

فائدہ

جس کی عقل میں فتور ہو تو تین روز تک صبح شام سورہ فاتحہ پڑھ کر اور منہ میں تھوک جمع کر کے اس پر تھکا کر دے۔ (حصن عن ابی داؤد والنسائی)

جسے بخار چڑھ آوے یا کسی طرح کا کہیں درد ہو تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ	اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں جو
بِاللّٰهِ اَعْظِیْمِ مِنْ شَرِّکَلِّ	بڑا ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں
عِزِّیْ نَعَارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَیْرِ	جو عظیم ہے جو ش مارتی ہوئی رگ کے
النَّارِ	شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

فائدہ

بخار کو بُرا کہنا منع ہے۔ حضرت ام سائب صحابیہؓ نے جب بخار کو بُرا کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار کو بُرا مت کہو کیونکہ وہ انسانوں کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے زنگ کو دور کر دیتی ہے (مشکوٰۃ)

بچھو کا زہر اتارنے کے لئے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالتِ نماز ایک مرتبہ بچھونے ڈس لیا، آپ نے اس کو جوتے سے مار دیا اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ بچھو پر اللہ کی لعنت ہو نہ نماز پڑھنے والے کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو یا فرمایا نہ نبی کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو اس کے بعد پانی اور نمک منگایا اور نمک کو پانی میں گھول کر اس جگہ پر ڈالتے رہے اور مسح کرتے رہے جس جگہ بچھونے ڈسا تھا اور سورہ قل اَعُوْذُ بِرَبِّیْ الْمَلِیْکِ اور سورہ قل اَعُوْذُ بِرَبِّیْ الْاِنْسَانِ

پڑھتے رہے۔ (مشکوٰۃ عن البیہقی فی شعب الایمان) حصن حصین
میں بھی اس قصہ کا ذکر ہے اس میں سورۃ قد یا یہا الکفرون پڑھنا بھی مذکور ہے۔

جلے ہوئے پر یہ پڑھ کر دم کرے

أَذْهَبِ ابْسَاسَ دَبِّ النَّاسِ اے رب انسانوں کے رب تکلیف
إِشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا کو دور فرما، تو شفا دے (کیونکہ)
شَافِي إِلَّا أَنْتَ - تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔
دم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ہونٹوں کو ملا کر ذرا قریب کر کے اس طرح پھونک
مارے کہ تنوک کے کچھ ذرات نکل جائیں جہاں دم کرنے کا ذکر ہے یہی مطلب سمجھئے۔
اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو یا کوئی اور تکلیف ہو تو تکلیف کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر تین
بار بسم اللہ کہے پھر سات بار یہ پڑھے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقَدَرَتِهِ مِنْ اللہ کی ذات اور اس کی قدرت کی
شَرِّ مَا أَحْدَثَ وَآخَاذِرُہ پناہ لیتا ہوں اس چیز کے شر سے
جس کی تکلیف پارہا ہوں اور جس سے ڈر رہا ہوں۔

ہر مرض کو دور کرنے کے لئے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف
ہوتی تھی تو حفصہ و رافدہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف کی جگہ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ
پڑھتے تھے۔

أَذْهَبِ ابْسَاسَ دَبِّ النَّاسِ اے لوگوں کے رب تکلیف دور فرما
وَإِشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا
شِفَاءٌ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں

ہے ایسی شفا دے جو ذرا مرض نہ
چھوڑے۔

لَا يَعْادِرُ مُسْقِمًا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب علیل ہوتے تھے تو معوذات پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم فرماتے اور پھر آگے پیچھے ہاتھ بدن پر ہاتھ پھیرتے تھے اور جس مرض میں آپ کی وفات ہوئی ہے اس میں معوذات پڑھ کر میں آپ کے ہاتھ پر دم کرتی تھی پھر آپ کے اس ہاتھ کو آپ کے (تمام بدن پر) پھیرتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر دم فرماتے تھے (مشکوۃ)

بچہ کو مرض یا اور کسی شر سے بچانے کے لئے

أَعِيذُكَ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
اِسْمَاءَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ
وَهَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ
لَامَةٍ
میں اللہ کے پورے کلموں کے واسطے
سے ہر شیطان اور نہرے جانور
اور ضرر پہنچانے والی ہر آنکھ کے
شر سے بچھو کہ اللہ کی پناہ میں دینا
ہوں۔

مریض کے پڑھنے کے لئے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مرض کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ

۱۔ مشکوۃ عن البخاری و مسلم ۱۲

۲۔ قل یا ایہا الکفرین قل هو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس ان چاروں کو معوذات کہتے ہیں ۱۲

۳۔ روی البخاری انه علیہ السلام کان یعوذ بها الحسن والحسين ۱۲

میں چالیس مرتبہ پکارے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اور پھر اسی مرض میں مر جائے تو اُسے شہید کا ثواب دیا جاتا ہے اور اگر اچھا ہو گیا تو اس حال میں اچھا ہو گا کہ اس کے سب گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔

(حصن حصین عن المستدرک)
ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے مرض میں یہ پڑھا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ
وَلَهُ الْخِصْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے
لئے ملکہ ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں
سے بچانے اور نیکیوں پر لگانے کی طاقت اللہ ہی کو ہے۔

اور پھر اسی مرض میں اُس کی موت آگئی تو دوزخ کی آگ اُسے نہ جلائے گی۔

(حصن حصین عن الترمذی وغیرہ)

اگر زندگی سے عاجز آجائے

اور تکلیف کی وجہ سے جینا برا معلوم ہو تو موت کی تمنا اور دعا ہرگز نہ کرے اگر دعا مانگنا ہی ہے تو یوں مانگے۔

اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ اے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جب
الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّي وَتَوَقَّيْ تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہو اور

إِذَا كَانَتْ مَوَافَاةٌ خَيْرٌ لِّي - جب میرے لئے موت بہتر ہو تو
مجھے اٹھا لیجیو۔

جب موت قریب معلوم ہونے لگے تو یوں دعا کرے

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر
وَالْحَقِّقْ بِلَرْفِيقِ آلَاءِ عُنَى - رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھیوں
میں پہنچا دے۔

اپنی جانکشی کے وقت یہ دعا کرے

اللَّهُمَّ آغِثْنِي عَلَى غَشَاتِ اے اللہ موت کی سختیوں کے اس
الْمَوْتِ وَاسْكُرَاتِ الْمَوْتِ موقع، میں میری مدد فرما۔

فائدہ

موت کے وقت مرنے والے کا چہرہ قبہ کی طرف کر دیا جاوے اور جو کوئی مسن وہاں
موجود ہو وہ مرنے والے کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کرے۔ یعنی اس کے سامنے بندہ آواز سے
کہہ پڑھے تاکہ وہ سن کر کہہ پڑھ بیوے۔ (خود اس سے نہیں کہہ پڑھ، فقہانے ایسا ہی لکھا
ہے)

حدیث شریف میں ہے کہ جس کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو وہ داخل جنت ہوگا
(حصن حصین، یعنی گناہوں کی وجہ سے سزا پانے سے انشا اللہ تعالیٰ بچ جائے گا اور داخل جنت
میں رکاوٹ نہ رہے گی۔)

جانکشی کے وقت حاضرین میں سے کوئی شخص سورۃ یسین شریف پڑھے (اس سے جانکشی

میں آسانی ہو جاتی ہے (حصن حصین ص الحاشیہ)

روح پر دوازہ ہو جانے پر میت کی آنکھیں بند کر کے یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِيَّيْ
وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِيْ
اَسْهَدِيْكَ وَ اَخْلَفْهُ
فِيْ عَقِبِهِ فِيْ الْخَايِرِيْنَ
وَ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبِّ
اَلْمُتَّيْبِيْنَ وَ اخْسَرْ لَهُ فِيْ
قَبْرِهِ وَ تَوَرَّكْهُ فِيْهِ ط

اے اللہ اس کو بخش دے اور
ہدایت یافتہ بندوں میں شامل فرما
کر اس کا درجہ بلند فرما اور اس
کے پسماندگان میں تو ان کا خفیہ
ہو جا اور اے رب الطلین ہمیں
اور اسے بخش دے اور اس کی قبر
کو کش وہ اور منور فرما دے۔

یہ دعا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت
کے بعد ان کی آنکھیں بند فرما کر پڑھی تھی اور خلافت کی جگہ ان کا نام آیا تھا جب کوئی شخص کسی
دوسرے مسکن کے لئے یہ دعا پڑھے تو خلافت کی جگہ اس کا نام لیوے اور نام سے پہلے زبردالام
لگے دیوے۔

میت کے گھرانے کا ہر آدمی اپنے لئے یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِيَّيْ
وَ اغْفِرْ لِيْ مِنْ عَقْبِيْ
حَسَنَةً ط

اے اللہ مجھے اور اے بخش دے
اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔

فائدہ

کسی کا بچہ فوت ہو جائے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَيْہ

۱۰ حصن حصین عن المسلم وابی داود وغیرہ ۱۲

۱۱ مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۱ عن المسلم ۱۲ ۱۰ حصن عن المسلم وغیرہ ۱۳۔

دَاجِعُونَ پڑھے۔ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندہ کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بَنِيْتُ الْخَفِّطِ رکھ دو۔

(حصن عن استرمذی)

میت کو تخت پر رکھتے ہوئے یا جنازہ اٹھاتے ہوئے بسم اللہ کہئے۔

میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَيَا اللّٰهُ وَعَلَى
مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ط
میں اس کو اللہ کا نام لے کر اور اللہ
کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ کی
ملت پر (قبر میں) رکھتا ہوں۔

فائدہ

دفن کے بعد قبر کے سر ہانے سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات (تَاٰنِصُفِيْحُوْنَ) پڑھی جائیں اور پیروں کی طرف سورۃ بقرہ کی آخری آیات (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ) سے ختم سورت تک پڑھی جائیں۔ (مشکوٰۃ شریف متوفی فاضل ابن عمرؓ) اور تھوڑی دیر قبر کے پاس ٹھہر کر میت کے واسطے استغفار کریں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کریں کہ اُسے اللہ تعالیٰ (فرشتوں کے سوال و جواب میں) ثبات قدم رکھے۔ (حصن عن ابی داؤد وغیرہ)

جب قبرستان میں جائے تو یہ پڑھے

اَسْلَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ
اے قبر والو! تم پر سلام ہو۔ ہمیں

۱۲ حصن عن ابن ابی شیبۃ و اشار ابی وقفہ ۱۲ ۱۲ حصن عن مستدرک

الحاکم ۱۲

۱۲ یہ دعا ہر مصیبت کے وقت پڑھنے کے لئے ہے، ترجمہ یہ ہے، بلاشبہ ہم اللہ ہی کے لئے
ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ۱۲

۱۲ مشکوٰۃ عن استرمذی وغیرہ ۱۲

اَلْقُبُوْرُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا
وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ
بِالْاٰثِرِ
اور ہمیں اللہ بخشنے تم ہم سے پہلے
چلے گئے اور ہم بعد میں آنے والے
ہیں۔

یا پر پڑھے:

اَللّٰهُمَّ غَنِيْكُمْ اَهْلَ الْاَيِّمٰ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَاِنَّا اِنْشَاءً اللّٰهُ بِكُمْ
لَلْحَقُّوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ
لَنَا وَلكُمْ اَعْفٰفِيَةً
اے یہاں کے رہنے والے مومنو
اور مسلمانو! تم پر سلام ہو اور ہم
بھی، انشا اللہ تمہارے پاس
پہنچنے والے ہیں۔ اپنے لئے اور تمہارے
لئے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

جب کسی کی تعزیت کرے تو سلام کے بعد اسے یوں سمجھاوے

اِنَّ اللّٰهَ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا
اَعْطٰی وَكُلُّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ
مَّسْتٰی فَلْيَصْبِرْ وَلْيَحْتَسِبْ
ہے (جو بے صبری سے یا کسی تدبیر سے بدل نہیں سکتا) لہذا صبر کرنا چاہیئے
اور ثواب کی امید رکھنی چاہیئے۔

(وهذا اخرا لادعية من هذا الباب)

۱۲ مشکوٰۃ عن المسلم

ان الفاظ کے ذریعہ حضور آمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت
زینب فاضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے ایک بچے کے بارے میں تسلی دی کہ فی المشکوٰۃ

ص ۱۵۰ عن البخاری و المسلم ۱۲

باب دہم

الْحِزْبُ الْمُقْبُولُ ط

مِنْ كَلَامِ اللَّهِ وَآخَاذِیْثِ الرَّسُولِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

یعنی روزانہ پڑھنے کے لئے

جامع دعائیں

جن کو

سات نمبروں پر تقسیم کر دیا گیا ہے
تاکہ کم از کم ہفتہ میں ایک بار پوری پڑھ لی جاسیے

ان دعاؤں میں

اللہ جل شئ سے ہر خیر کا سوال کر لیا گیا ہے
اور ہر شر سے پناہ مانگ لی گئی ہے

دسواں باب

یہ ہماری اس کتاب کا آخری باب ہے اس میں وہ دعائیں جمع کی ہیں جو کسی دقت یا کسی حال کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔ دنیا و آخرت کی کوئی خیر ایسی نہیں جس کا ان دعاؤں میں سوال نہ کیا گیا ہو اور کوئی شر ایسی نہیں جس سے پناہ نہ مانگی گئی ہو، بندے اپنی بہت سی ضرورتوں کو سمجھتے بھی نہیں اور بہت سی حاجتوں تک ان کے ذہن کی رسائی بھی نہیں ہوتی اسی طرح بہت سے مکروہات اور مصائب اور تکالیف ایسی ہیں جن کو بہت سے بندے جانتے بھی نہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی جامع دعاؤں کی تعلیم اور تلقین فرمائی ہے جن میں ہر خیر کا سوال آگیا ہے اور ہر دکھ تکلیف اور چھوٹی بڑی مصیبت سے محفوظ رہنے کی دعا مانگ لی گئی ہے اپنی اپنی زبان میں ہر شخص کچھ نہ کچھ دعا کرتا ہے اور ہر زبان میں دعا کرنا درست ہے اللہ جل شانہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو لوگوں کے قلوب میں ہے اور وہ سب جانتے جو کسی بندہ کی زبان سے نکلے، وہ ہر زمان کا حاضر ہے

کوئی پڑھنے والا اپنا معمول بنائے تو اول قرآن مجید کی دعائیں یکجا پڑھ لے، اُس کے بعد حدیث شریف کی دعائیں لکھی ہیں ان سب دعاؤں کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے اس مقصد کے لئے کچھ کچھ بھی ان کا ترجمہ بھی دیکھ لیا کریں۔

یہ دعائیں چند صفحات میں آگئی ہیں اگر کوئی شخص روزانہ ان سب کو پڑھ لیا کرے تو بہت ہی مبارک ہے اور اگر تھوڑی تھوڑی کر کے سات دن میں ختم کیا کرے تو اس کا بھی انشا اللہ تعالیٰ بہت بڑا فائدہ ہوگا، ہم نے ان کے سات حصے کر دیئے ہیں تاکہ کوئی شخص سات حزب کر کے بھرتے بھر میں پڑھنا چاہے تو اُس کے لئے آسانی ہو سکے کوئی صاحب خیر اس باب کے مجموعہ ادعیہ کو علیحدہ طبع کرنا چاہیئے اس لئے اس مجموعہ کا مستقل نام

الْحِزْبُ الْقَبُولُ

مِنْ كَلَامِ اللَّهِ وَ أَحَادِيثِ الرَّسُولِ (صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
تجویز کرتا ہوں

جو حضرات ان دعاؤں کو پڑھیں احقر کو بھی دعاؤں میں یاد فرمایا کریں احقر کے والدین اور اساتذہ کے لئے بھی رفع درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

وبالله التوفيق

تنبیہ : جو حضرات ان کا ورد رکھیں روزانہ جب پڑھنا شروع کریں تو اولاً بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اور نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ پڑھ لیں اس کے بعد دعائیں پڑھنا شروع کر دیں اور آخر میں سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پڑھ لیا کریں۔

الْمَنْزِلُ الْأَوَّلُ (يَوْمُ السَّبْتِ)

پہلا منزل
آغازِ سب سے
روزِ سنیچر
اللہ کی پناہ بیٹا ہوں شیطان

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مِلِّکِ
یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُوْ
اِیَّاكَ نَعْبُدُوْا اِیَّاكَ
نَسْتَعِیْثُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ
الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ
وَلَا الضَّالِّیْنَ ؕ (المیّن)

مردود سے۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو
بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو
رب ہیں تمام جہانوں کے جو بڑے
مہربان نہایت رحم والے ہیں جو
مالک ہیں روز جزا کے ہم آپ ہی
کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی
سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں
بتلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا۔ راستہ
اُن لوگوں کا جن پر آپ نے انعام
فرمایا ہے نہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر
آپ کا غضب کیا گیا اور نہ اُن لوگوں کا جو راہِ حق سے بھٹک گئے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ
الْمُسْتَعِیْثُ ۝ رَبَّنَا
وَاَجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ
وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً
لَّكَ ۚ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ
عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّوْبُ
الرَّحِیْمُ ۝

اِکرام بتلا دیجئے اور ہمارے حال پر توجہ رکھیے اور فی الحقیقت آپ ہی ہیں
بہت توجہ قبول فرمانے والے مہربانی فرمانے والے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں
بھی بہتری عنایت کیجئے اور آخرت
میں بھی بہتری دیجئے اور ہم کو عذاب
دوزخ سے بچائیے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ
أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَا أَثْمَارَ كَتَابَتِمْ
عَنْ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ
لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا
وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّكَ
أَنْتَ الْمُكْرِمُ

اے ہمارے رب گرفت نہ فرما اگر
ہم بھول جائیں یا چوک جائیں اے
رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ
بھاری جیسا کہ رکھا تھا ہمارے پہلے
لوگوں پر۔ اے رب ہمارے اور نہ
اٹھوا ہم سے وہ چیز جس کی طاقت
ہم کو نہیں اور درگزر فرما ہم سے
اور بخش دے ہمیں اور رحم کر ہم پر
تو ہی ہمارا مالک ہے تو غالب کر
ہم کو کافر لوگوں پر۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ
إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ

اے رب ہمارے! نہ پھیر ہمارے
دلوں کو بعد ہدایت کے اور دے
ہمیں اپنے پاس سے رحمت، بیشک
تو ہی بہت دینے والا ہے۔

رَبَّنَا إِنَّا أَمَّا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے رب ہمارے! بے شک ہم ایسا
لائے ہیں پس بخش دے ہمارے
گناہ اور بچاؤ ہم کو دوزخ کے عذاب

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا
سُبْحَنَكَ فَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ
اے رب ہمارے تو نے یہ عیث
بہیں پیدا کیا تو پاک ہے پس بچا
ہمیں دوزخ کے عذاب سے۔

رَبَّنَا اِنَّكَ مِنْ تَنْحِيلِ النَّارِ
قَدْ اَخْرَجْتَهُ وَمَا
يَلْظَمِيْنَ مِنْ اَنْصَارِهِ
تَبَّتْ اِنَّا سَبَحْنَا مُتَادِيًا
يَسَادِي لِذِيْمَانِ اَنْ
اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاَمَّا رَبَّنَا
فَاَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ
عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّتْ مَعِ
الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاسْمَا
وَعَزَّزْتَ عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا
تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ اَلْوَعْدَ
اے رب ہمارے رب! تو نے جسے
دوزخ میں ڈالا تو تو نے ضرور امان
کو روا کر دیا اور ظالموں کا کوئی
مددگار نہیں اے رب ہمارے ہم
نے ایک پکارنے والے کو ایمان کے
لئے پکارتے ہوئے سنا کہ اپنے
پروردگار پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان
لے آئے۔ اے رب ہمارے! پس
ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری
برائیوں کا کفارہ کر دے اور ہمارا
نیکیوں کے ساتھ فائدہ کر اے رب
ہمارے اور دے ہمیں جو آپ نے
رسولوں کی معرفت ہم سے وعدہ کیا اور ہمیں قیامت کے دن روانہ کر بے شک
تو وعدہ کو خلاف نہیں فرماتا ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ
تَعَفَّفْ بَعْدَ رُسُلِنَا وَتَرْحَمْنَا
تَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
اے رب ہمارے ہم نے اپنی جانوں
پر زیادتی کی اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا
اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم ناکام و ادول
میں سے ہو جائیں گے۔

اَنْتَ وَ لَيْسَا غَافِرِنَا
وَ اَرْحَمُنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ
الْمُغْفِرِيْنَ .
تو ہی ہمارا مددگار ہے پس بخش دے
ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب سے
اچھا بخشنے والا ہے ۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً
لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ . وَ نَجِّنَا
بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ .
اے ہمارے رب! نہ کیجیو ہمیں فتنہ
مشیق ظالم لوگوں کا اور نجات دے
ہمیں اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے

خَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
اَنْتَ وَ لِيْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
تَوْفٰقِيْ مُسْلِمًا وَ الْحَقُّنِيْ
بِالصَّٰلِحِيْنَ .
اے پیدا کرنے والے آسمانوں
اور زمین کے تو ہی ہے ولی میرا دنیا
اور آخرت میں اٹھانا مجھ کو مسلمان اور
شامل کرنا مجھے نیکوں کے ساتھ ۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ
وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ
دُعَاؤَنَا رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ
وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ
الْحِسَابُ .
اے رب میرے کر دے مجھے نماز
قائم کرنے والا اور میری نسل کو بھی ،
اے رب ہمارے اور میری دعا قبول
فرما اے رب ہمارے بخشنا مجھ کو
اور میرے ماں باپ کو اور تمام مومنین
کو جس دن حساب قائم ہو ۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِيْ
صَغِيْرًا .
اے رب رحم کر میرے والدین پر
جیسا انہوں نے مجھ چھوٹے سے کو پالا ۔

رَبَّنَا إِنَّا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً
وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا
اے رب ہمارے، دے ہمیں اپنے
پاس سے ایک رحمت اور سامان کر
دے ہمارے لئے کام میں درستی کار

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي
وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي
وَأَخْلِلْ
عُقْدَةً مِنْ تِسَانِي يَفْقَهُوا
قَوْلِي
اے رب میرے کھول دے سینہ میرا
اور آسان کر مجھ پر میرا کام اور کھول
دے گنگھک میری زبان سے کہ میری
بات کو لوگ سمجھ لیں۔

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا
اے رب میرے بڑھا مجھے علم میں

أَنِّي مَسْنِيَ الصُّرُوفِ
أَنْتَ
أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ
مجھے لگ گئی ہے بیماری اور توب
مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ
خَيْرُ الْوَارِثِينَ
اے رب میرے نہ چھوڑ مجھے ایک
اور توب سے اچھا وارث ہے۔

رَبِّ أَسْأَلُكَ مُنْزَلًا مُبَارَكًا
أَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ
اے رب آماں مجھے مبارک جگہ میں
اور توب سے بہتر آمانے والا ہے۔

رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ
الشَّيْطَانِ
وَأَعُوذُ بِكَ
رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ
اے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں،
شیطانوں کے دوسروں سے اور تیری پناہ
چاہتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں

رَبَّنَا اِمْتَاْنَا غُفِرَ لَنَا
وَ اَرْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ
الرَّاحِمِيْنَ .

اے رب ہم ایمان لائے پس تو بخش
دے ہمیں اور رحم کر ہم پر اور تو سب
مہربانوں سے بہتر مہربان ہے ۔

رَبَّنَا اَصْرِفْ عَنَا عَذَابَ
جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا .

اے رب ہمارے ٹال دے ہم سے
دوزخ کا عذاب کہ اس کا عذاب
پوری تباہی ہے ۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَدُرَرٍ نَّيِّنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَ
اجْعَلْ لَنَا لِكُلِّ مَتَّوِيْنٍ اِمَامًا .

اے رب ہمارے ! دے ہمیں ہماری
بیسیوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں
کی ٹھنڈک اور کر دے ہمیں پرہیزگاروں
کا مقتدا ۔

رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ

اے رب مجھے نصیب کر کہ شکر کروں
تیرے احسان کا جو تو نے کیا مجھ پر اور

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا
الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا
لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ
رَءُوفٌ رَحِيمٌ

اے رب ہمارے بخش دے ہمیں
اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے
پہلے ایمان لا چکے ہیں اور نہ کہ ہمارے
دلوں میں کہ ورت ایمان والوں کے
ساتھ اے رب ہمارے تو بہت مہربان
رحم والا ہے۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ
اتَّبَعْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ رَبَّنَا
لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ
كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اے رب ہمارے تجھی پر ہم نے
بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم
رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف لوٹنا
ہے اے رب ہمارے نہ کہ ہمیں ستم
کش کافر لوگوں کا اور بخش دے ہمیں
اے رب ہمارے کیونکہ تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔

رَبَّنَا آتِنَا لَنَا نُورًا
وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ

اے رب ہمارے کامل کر دے ہمارے
لئے ہمارا نور اور بخش دے ہمیں
کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ
وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا
تَبَارًا

اے رب بخش دے مجھے اور میرے
ماں باپ کو اور جو کوئی میرے گھر
میں ایمان دار ہو کر داخل ہوا اور تمام
ایماندار مردوں اور عورتوں کو (مجھے
بخش دے) اور ظالموں کی ہلاکت
اور بڑھا دیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝
 مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَ مِنْ
 شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَ
 مِنْ شَرِّ النَّفَّاثِیْنَ فِی الْغُقَیْرِ
 وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ
 آپ فرما دیجئے کہ میں صبح کے رب
 کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے
 شر سے اور اندھیری رات کے شر
 سے جب وہ آجائے، اور گرہوں پر
 پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر
 سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْاِنْسِی ۝
 مَلِکِ الْاِنْسِی ۝ اِلٰهِ الْاِنْسِی ۝
 مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَفِیِّ
 الَّذِیْ یُوسِوِسُ فِیْ صُدُوْرِ
 الْاِنْسِی ۝ مِنَ الْجِنَّۃِ
 وَ الْاِنْسِی ۝
 آپ فرما دیجئے کہ میں آدمیوں کے
 رب کی آدمیوں کے بادشاہ کی آدمیوں
 کے معبود کی پناہ لیتا ہوں دوسرے
 ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے
 کے شر سے، جو لوگوں کے دلوں میں
 دوسرے ڈالتا ہے خواہ وہ جنات سے
 ہو یا آدمیوں سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ
 وَ الْکَسَلِ وَ الْبُحْلِ
 وَ الْجُبْنِ وَ صَلِّ عَلَیْ
 اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں
 فکر، غم، کمزوری سے اور رنج سے اور
 عاجز ہونے سے اور کسندی سے
 اور کج روی سے اور بُزدلی سے اور

وَعَلَبَهُ السَّجَالِ - قرض کی سختی سے اور انسانوں کے غلبہ سے۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں
سستی سے اور بہت زیادہ بوڑھا
ہونے سے اور گناہ سے اور تاوان
بھگتنے سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر
کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ
سے اور دوزخ کے عذاب سے اور
مالداری کے فتنہ کے شر سے اور آپ
کی پناہ لیتا ہوں تنگدستی کے فتنہ سے
اور آپ کی پناہ لیتا ہوں مسیح دجال
کے فتنہ سے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ
وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ
الْغِنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ط

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔
مصیبت کے بھگتنے سے اور بھتیگی کے
آنے سے اور بُرائی کے فیصلہ سے اور
دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
جُحْدِ أَسْلَافٍ وَدَرَكِ الْبِشْقَاءِ
وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَبَابَةِ
الْأَعْدَاءِ ط

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

صحیح بخاری -
یہاں تک قرآن کریم کی دعائیں تھیں آگے حدیث شریف کی دعائیں ہیں ۱۲
صحیح بخاری ۱۲ صحیح مسلم ۱۲

ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے
دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے
نفس سے جو سیراب نہ ہو اور ایسی
دعا سے جو قبول نہ ہو۔

عَلِمَ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا
يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا
تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا
يُسْتَجَابُ لَهَا ۔

الْمَنْزِلُ السَّادِسُ (یَوْمَ الْآخِرِ)

(بروز اتوار)

اے اللہ میری خطاؤں کو معاف فرما
اور جو گناہ میں نے قصد کئے ان
کو بھی معاف فرما اور جو گناہ نادانی
میں کئے اُن کو بھی معاف فرما۔ اور
جو گناہ مذاق کے طور پر کئے ان کو
بھی معاف فرما۔ اور یہ سب چیزیں
میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ
وہ سب گناہ معاف فرما جو میں
نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور
جو پوشیدہ طور پر کئے اور جو ظاہر
طور پر کئے۔ آپ ہی آگے بڑھانے
والے ہیں اور آپ ہی پیچھے ہٹانے والے ہیں اور آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

دوسری منزل
رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي
وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي رَحْمِي
اَمْرِي كُلِّهِ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ
بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي
خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي
وَهَرْلِي وَكُلَّ ذَلِكْ عِنْدِي
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ
وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اسْرَرْتُ
وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْبَاقِي
وَاَنْتَ الْمُؤَخَّرُ وَاَنْتَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ اسَلَمْتُ
اے اللہ! میں آپ کے حضور میں

وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ
 تَوَكَّلْتُ وَارْتَبْتُ
 وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهَ
 اِنِّىْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ
 اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِىْ اَنْتَ
 اَنْتَ اَلَّذِىْ لَا يَمُوتُ
 وَالْحَيُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ ط
 جہاں گمراہ کریں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ زندہ ہیں اور تمام انسان اور
 جنات مر جائیں گے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ نَفْسِىْ تَقْوَاهَا
 وَزَكَّيْهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ
 زَكَّيْتَهَا اَنْتَ وَرَبُّهَا وَ
 مَوْتُهَا۔
 اے اللہ میرے نفس کو اس کا
 تقویٰ نصیب فرمائیے اور اس کو
 پاک صاف کر دیجئے۔ آپ اس کے
 رب سے بہتر پاک صاف کرنے
 والے ہیں۔ آپ اس کے ولی ہیں اور مولیٰ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى
 وَالتَّقٰى وَالتَّعَمُّنَافَ
 وَالتَّخٰى۔
 اے اللہ میں آپ سے ہدایت کا
 اور تقویٰ کا سوال کرتا ہوں، اور
 پاک دامن رہنے کا اور غنی ہونے
 کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ وَسَبِّحْ دِىْ
 اے اللہ مجھے ہدایت دیجئے اور

مجھے ٹھیک راستے پر رکھیے۔

اے اللہ میرا دین درست فرما دے
جو ہر وقت مضبوطی سے پکڑنے کی چیز
ہے اور میری دنیا (بھی) درست فرما
دیجئے جس میں میری (چند روزہ)
زندگی ہے۔ اور درست فرما دیجئے
میری آخرت جہاں مجھے ٹوٹنا ہے اور
زندگی کو میرے لئے ہر خیر کی زیادتی کا
سبب بنا دیجئے اور موت کو میرے
لئے ہر شر سے محفوظ ہو کر آرام کا
سبب بنا دیجئے۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ دِيْنِيْ
الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ
وَاصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ
فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاصْلِحْ
لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا
مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْخَيْرَ
زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ
وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ
مِنْ كُلِّ شَرٍّ

اے اللہ میرے گناہوں کو دھو
دے برف اور اولوں کے پانی سے
اور میرے دل کو گناہوں سے صاف
کر دے جیسا کہ آپ نے سفید
پکڑے کو میل سے صاف فرما دیا اور
دوری فرما دیجئے میرے اور میری
خطاؤں کے درمیان جیسا کہ آپ
نے دوری پیدا فرمائی ہے پورب
اور کچھم کے درمیان۔

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ غَنِيْ
خَطَايَايَ بِمَاءِ السَّلٰجِ
وَالْبُرْدِ وَتَقِ قَلْبِيْ مِنْ
الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ التَّوْبَ
الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ
بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الشَّمْسِ
وَالْمَغْرِبِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ
عَهْدًا اَنْ تَخْلُقَنِیْهِ
فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاتَّ
اَلْمَوْمِنِیْنَ اَذِیْسُهُ
شَتَمْتُهُ لَعْنَتُهُ جَلَدْتُهُ
فَاَجْعَلْهَا لَیَّ صَلَوةً وَ
زَكوةً وَ قُرْبَةً تَقْرِبُهُ
بِهَا اِلَیْكَ یَوْمَ اَلْقِیَمَةِ

اے اللہ میں آپ سے ایک وعدہ لیتا
ہوں جس کو آپ ہرگز خلاف نہ فرمائیں
گے بس میں ایک انسان ہی ہوں تو جو
کسی مسلمان کو میں نے تکلیف دی ہو
یا برا بھلا کہا ہو یا مارا پیٹا ہو
یا لعنت کی ہو تو اُن سب کو اس کے
لئے رحمت اور پاکیزگی اور اپنی نزدیکی
کا ذریعہ بنا دیجئے جس کی وجہ سے
اس کو آپ مقرب بنالیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ
خَیْرِ مَا سَأَلْتَ مِنْهُ نَبِیَّكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
مَا اسْتَحَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَ اَنْتَ اُسْتَعَانَ
وَعَلِیْكَ اِسْتَاغَاةٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اے اللہ ہم آپ سے وہ خیر سوال کرتے
ہیں جس کا آپ سے آپ کے نبی حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال
کیا اور اُس چیز کے شر سے ہم آپ کی
پناہ لیتے ہیں جس سے آپ کے نبی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی اور
آپ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور
آپ ضرورت کی چیز پر عطا فرمایا کرتے
ہیں اور گناہ سے پھیرنا اور نیکی پر لگانا
بس اللہ ہی کی طاقت سے ہے۔

۱۲۔ یہ دعا بہت اہم ہے بار بار مانگنا چاہیے اس میں ان لوگوں کے لئے دعا ہے جن کو کسی طرح کی
کوئی تکلیف دی ہو یا مارا ہو یا گالی دی ہو یا لعنت کی ہو جہاں تک ممکن ہو معافی مانگ کر یا بدلہ دے
کر اس کو راضی کریں جس کے بارے میں ایسا کیا ہو اور یہ دعا بھی مانگیں اس میں بھی ایک قسم کی تلافی ہے۔
۱۳۔ سنن ترمذی ۱۲۔ یہ دعا بھی بہت اہم ہے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اَللّٰهُمَّ خِزْبِيْ وَاخْتَرْنِيْ۔ اے اللہ میرے حق میں خیر فرمائیے اور ہر موقع اور ہر مقام میں میرے لئے بہتری کا انتخاب فرمائیے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ اے اللہ ہم آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَادْخِلْنِي الْجَنَّةَ۔ اے اللہ میری مغفرت فرمائیے اور مجھ پر رحم فرمائیے اور مجھے جنت میں داخل فرمائیے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهُ لَا يَمُنُّنَهَا اِلَّا اَنْتَ۔ اے اللہ میں آپ کے فضل اور آپ کی رحمت کا سوال کرتا ہوں کیوں کہ اس رحمت کے آپ ہی مالک ہیں۔

نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے بہت دعائیں کی ہیں جن میں سے ہم کو کچھ یاد نہ رہا (دل چاہتا ہے کہ ہم بھی وہ دعائیں مانگتے جو آپ نے مانگی ہیں، آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی دعا بتا دیتا ہوں جس میں وہ سب دعائیں آجائیں جو میں نے مانگی ہیں، پھر دعا ارشاد فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر طلب کی ہم وہ خیر اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں اور آپ نے جس کسی بھی چیز سے اللہ کی پناہ مانگی ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، سبحان اللہ کیا جامع دعا ہے۔ ۱۲

۱۲ سنن ترمذی

۱۲ سنن ترمذی

۱۲ حصن عن الطبرانی

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
 آپ کی نعمت کے چلے جانے سے۔ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ
 اور آپ کی عافیت کے بدل جانے۔ عَافِيَّتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ
 سے اور اچانک گرفت ہونے سے۔ وَجَبِيْعِ سَخَطِكَ
 اور آپ کی ہر طرح کی ناراضگی سے۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 کبھو سی سے اور سستی سے اور نیکمی علم اَبْغِلِ وَالْكَسَلَ وَارْذِلِ
 سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اَلْعُمُرَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
 اور موت کے فتنہ سے۔ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

میں اللہ کے پوسے کلمات کے واسطے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
 سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَ
 غصہ سے اور اس کے بندوں کے شر شَرِّ عِبَادِهِ وَ مِنْ هَمَزَاتِ
 سے اور شیطانوں کے دھوکوں سے اور الشَّيَاطِيْنِ وَ اَنْتَ
 اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس یُخْضِرُوْنَ .
 آئیں۔

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 بُرے اخلاق اور بُرے اعمال اور مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ
 بُری خواہشات سے۔ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ

اے اللہ میرے دل میں میری بہت
کی چیزیں ڈال دے اور میرے نفس
کے شر سے مجھے پناہ دے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا
لَمْ أَعْمَلْ.

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیسا ہوں
ان کاموں کے شر سے جو میں نے کئے
اور ان کاموں کے شر سے جو میں نے
نہیں کئے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّمَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّمَا
لَمْ أَشْكُرْ

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں
ان چیزوں کے شر سے جن کو میں
جانتا ہوں اور ان چیزوں سے جن
کو میں نہیں جانتا۔

الْمَنْزِلُ الثَّانِي

تیسری منزل

رَبِّ اَعِيْزٌ وَلَا تُعِيْزُ عَلٰى
وَاَنْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلٰى

(يوم الاثنين)

(روز پیر)

اے میرے پروردگار میری مدد فرما
اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ فرما۔

له سنن ترمذى ١٢ له سنن ابى داود ١٣ له عزاه ابن الجزرى فى
الحصن والعدة الى النسائى وابن ابى شيبة قال فى تحفة الزاكرين و
فى رواية للنسائى من شرماعلمت ومن شرماعلم وهكنا فى مصنف
ابن ابى شيبة ^{رض} له سنن ترمذى ١٢

مجھ کو کامیاب کر اور میرے دشمن
کو مجھ پر کامیاب نہ کر۔

اور میرے لئے خفیہ تدبیر فرما۔ اور
میرے مخالف کے لئے تدبیر نہ فرما۔
اور مجھے ہدایت دے اور میرے
لئے ہدایت کا راستہ آسان کر دے
اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس
کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

وَاٰمُرْنِي وَلَا تَنْكُرْ عَلَيَّ

وَاِهْدِنِي وَيَسِّرْ لِيْ هُدًى

لِيْ وَاَنْصُرْنِيْ مَنْ عَلَيَّ

بَخِيْ عَلَيَّ ۔

اے میرے پروردگار مجھ کو ایسا بنا
دے کہ خوب زیادہ تیرا شکر کروں
اور خوب زیادہ تیرا ذکر کروں اور
خوب زیادہ تجھ سے در دل آپ
مجھے اپنا بہت فرماں بردار اور
اپنی طرف گڑ گڑانے والا اور آہ و
زاری کے ساتھ متوجہ ہونے والا بنا
دیجئے اے میرے پروردگار میری
توبہ قبول فرمائیے میرے گناہ دھو

رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَرًا
لَكَ ذَكَرًا لَكَ رَهَابًا لَكَ
مُطَوَاعًا لَكَ مُخِيبًا اِلَيْكَ
اَدَاها مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ
تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ
وَاجِبْ دَعْوَتِيْ وَشَبِّتْ
حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ سَبْلِيْ
وَاِهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ
سَبِيْحَتَهُ صَدْرِيْ ۔

دیجئے اور میری دعا قبول فرمائیے۔ میری حجت مضبوط کر دیجئے میری زبان کو
سیدھا رکھیے میرے دل کو راہِ راست پر رکھئے اور میرے دل کی خوشی
یعنی کینہ کو نکال دے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ اَللّٰہی! مجھ کو اپنی محبت دے اور

وَحَبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبَّهُ
عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي
مِمَّا أَحَبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً
لِي فِيهَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ وَ
مَا رَزَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ
فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيهَا
تُحِبُّ -

اس کی محبت دے جس کے ساتھ
محبت کرنا میرے لئے تیرے دربار
میں کارآمد ہو۔ الہی! جیسا تو نے
مجھ کو میری پسندیدہ نعمتیں عطا
فرمائیں تو اب ان کو ایسے کاموں
کی ادائیگی میں قوت کا باعث بنا دے
جو تجھ کو پسند ہوں، الہی! جن میری
پسندیدہ نعمتوں کو تو نے مجھ سے روک لیا ہے تو اب اُن کے خیال سے میرے
دل کو خالی کر کے ایسے کاموں میں لگا دے جو تجھ کو پسند ہوں۔

اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا
عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا
يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ
وَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالٍ
اَهْلِي النَّارِ

الہی! جو علم تو نے مجھ کو سکھایا ہے
اُس سے تو مجھ کو نفع دے اور مجھے
وہ علم سکھا جو مجھ کو نفع دے اور تجھ
کو اور زیادہ علم عطا فرما۔ تمام تعریف
اللہ تعالیٰ کے لئے ہے ہر حال میں اور
میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں وہی بخیر
کے حال سے۔

اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا
وَاكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاعْظِمْنَا
وَلَا تَخْزِمْنَا وَاشْرِنَا وَلَا
تَوَشِّرْ عَلَيْنَا وَارْحَمْنَا

الہی! ہمارے افراد میں اضافہ فرما،
کمی نہ فرما اور ہمیں عزت دے اور
ذلیل نہ کر اور ہم کو عطا فرما اور مجرم
نہ رکھ اور ہم کو ترجیح دے اور ہم

وَارْضَ عَنَّا -

پر دوسروں کو ترجیح نہ دے، اور
ہم کو اپنے سے راضی کر دے اور
تو ہم سے راضی ہو جا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ
وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبْتَغِیْ
حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ
نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَ مِنْ
النِّسَاءِ النَّبَارِیِّۃِ

الہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری
محبت اور اُس شخص کی محبت جو
تجھ سے محبت رکھتا ہو۔ اور وہ
کام جو مجھ کو تیری محبت نصیب
ہونے کا ذریعہ ہو الہی! میرے دل
میں تو اپنی محبت میری جان سے اور
میرے اہل و عیال سے اور ٹھنڈے
پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سِرِّیْ قِیَّ
خَیْرًا مِنْ عِلَاقِیْ
وَاجْعَلْ عِلَاقِیْ صَاحِبًا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ
صَاحِبِ مَا تُؤْتِی السَّاسَ
مِنْ اَسْأَلِ وَاَهْلِیْ وَ
اَوْلَیِّ غَیْرِ النَّصَالِ وَلَا
اَلْمُفْضِلِۃِ

یا اللہ کر دے میرے باطن کو بہتر
میرے ظاہر سے۔ اور میرے ظاہر کو
بھی اچھا کر دے یا اللہ میں مانگتا
ہوں تجھ سے وہ اچھی چیز جو تو لوگوں
کو دے مال ہو یا اہل ہو یا اولاد
جو نہ گمراہوں اور نہ گمراہ کرنے والے
ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَعْظَمَ
سُؤْرَكَ وَاَكْثَرُ ذِكْرَكَ
وَاَتْبِعْ نَصِيْحَتَكَ وَاَحْفَظْ
وَمِيْتَتَكَ ۝

اے اللہ مجھے تو ایسا بڑھ بناے
کہ خوب تیرا شکر کیا کروں اور تیری
یاد و کثرت سے کیا کروں اور مانوں
تیری نصیحت کو، اور یاد رکھوں تیرے
حکم کو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ
وَالْحَقَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ
الْخُلُقِ وَالرِّضَى بِالْقَدْرِ۔

اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تندرستی
کا اور پاکدامنی کا اور امانت دار رہنے
کا اور اچھے اخلاق کا اور تقدیر
پر راضی رہنے کا۔

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنْ
الْبَغْيِ وَالْعَمَلِ مِنَ الرِّيَاءِ
وَالْاِسْنَانِ مِنَ الْكُذِبِ
وَالْعَيْنِ مِنَ الْخِيَانَةِ
فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَتَهُ
الْاَعْيُنَ وَمَا تُخْفِي الصُّرُوْطُ

اے اللہ میرے دل کو نفاق سے اور
میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان
کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت
سے پاک کر دے کیونکہ آپ آنکھوں
کی خیانت اور جو کچھ سینے چھپاتے
ہیں اس کو جانتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَقِمْنَا مِنْ

اے اللہ تو ہمیں اپنا خوف نصیب

۱۲ سنن ترمذی

۱۲ مشکوٰۃ عن البیہقی فی الدعوات الکبیر

۱۲ مشکوٰۃ عن البیہقی فی الدعوات الکبیر

۱۲ سنن ترمذی

نَحْشِيَّتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ
 بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ
 وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَنْتَقِئُنَا
 بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنَ الْيَقِينِ
 مَا تَهْتُونَ بِهِ عَلَيْنَا
 مَصِيبَاتِ اللَّهِ شِيَا وَ
 مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَ
 أَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا
 أَحْيَيْنَا وَاجْعَلْهُ نُورًا لَنَا
 مِثْلًا وَاجْعَلْ ثَأْنَنَا عَلَى
 مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى
 مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ
 مَصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا
 تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْرَهَةً لَنَا
 وَلَا تَبْلَغْ عَلَيْنَا وَلَا
 تَسْتَطِعْ عَلَيْنَا مَنْ لَا
 يَرْحَمُنَا۔

دین میں نہ ڈال، اور دنیا کو ہمارا بڑا مقصد نہ بنا اور نہ اس کو ہمارے علم
 کی انتہائی پرواز بنا، اور جو ہم پر رحم نہ کھائے اس کو ہم پر مسلط نہ فرما۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
 الْجُبْنِ وَ الْبَخْلِ وَ سُوءِ
 الْعِلْمِ مِنَ اللَّهِ
 اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا
 ہوں بزدلی سے اور کجی سے

بَصَرِيٍّ وَمِنْ شَرِّ سَيِّئِي
وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ
مِيَّتِي ۔
دیکھنے کی قوت کے شر سے اور زبان
کے شر سے اور اپنے دل کے شر سے
اور اپنی مٹی کے شر سے ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
الْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
الْشَّرِّ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
الْفَرْقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ
وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي
الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ
وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ
فِي سَبِيلِكَ مُدْبِئًا وَ
أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ
لَدِيْعًا ۔
اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں
(دیوار وغیرہ کے نیچے) دب جانے
سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں
کسی اونچی جگہ سے گر پڑنے سے اور
آپ کی پناہ چاہتا ہوں ڈوب جانے
سے اور اس بات سے آپ کی
پناہ لیتا ہوں کہ شیطان موت
کے وقت میرے ہوش دھواس
یا دین ایمان کو، گرد بڑ کرے اور
میں اس بات سے آپ کی پناہ
چاہتا ہوں کہ آپ کے راستہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہوا مردوں اور اس
بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ کسی جانور کے ڈسنے سے میری موت آئے

(يَوْمُ الثَّلَاثَةِ)
(بروز منگل)

اے الہی! اپنے علم غیب اور مخلوق پر
اپنی قدرت کے وسیلہ سے مجھ کو زندہ

الْمَنْزِلُ الرَّابِعُ
چوتھی منزل

اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَ
قُدْرَتِكَ عَلَيَّ اُحْيِيْنِي

رکھنا اُس وقت تک جب تک تو
میری زندگی میرے لئے بہتر جانے
اور مجھ کو اٹھا لینا اُس وقت
جب تو میرے لئے مرنا بہتر جانے
الہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرا
دُرخیز میں اور حضور میں اور انصار
کی بات خوشی میں بھی اور غصہ میں
بھی، اور تجھ سے میانہ روی کا طالب
ہوں، تنگ دہی میں بھی اور دامنِ مذی
میں بھی اور تجھ سے مانگتا ہوں وہ
نعمت جو ختم نہ ہو اور تجھ سے
مانگتا ہوں، آنکھ کی وہ ٹھنڈک
جو زائل نہ ہو اور مانگتا ہوں تجھ سے
تیری قضا پر خوش رہنا اور مانگتا
ہوں تجھ سے مرنے کے بعد امام
کی زندگی اور مانگتا ہوں تجھ سے
تیری ذات کے دیدار کی لذت
اور تیری ملاقات کے شوق کا
طلبگار ہوں ایسی حالت میں جو
نقصان رساں نہ ہو اور اگر اہل
والافتقار نہ ہو۔ اے اللہ ہم کو
زینت بخش ایمان کی زینت سے، اور ہم کو بنا دے ہدایت کرنے والے
جو خود بھی ہدایت یافتہ ہوں۔

أَحْيِي مَاعَلِيَّتِ الْحَيَاةِ
خَيْرًا لِّي وَتَوَقَّنِي إِذَا
عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّي
اللَّهُمَّ وَاسْأَلْتُكَ
خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ وَاسْأَلْتُكَ
كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَاءِ
وَالْغَضَبِ وَاسْأَلْتُكَ
الْقَصَّةَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى
وَاسْأَلْتُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ
وَاسْأَلْتُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا
تَنْقُطُ وَاسْأَلْتُكَ الرِّضَا
بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاسْأَلْتُكَ
بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ
وَاسْأَلْتُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ
إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى
بِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ
مُضِرَةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ
اللَّهُمَّ زَيْنًا يَزِينُنِي
إِلَاسَاتِي وَاجْعَلْ هَذِهِ
مُهْتَدِيَّتِي.

زینت بخش ایمان کی زینت سے، اور ہم کو بنا دے ہدایت کرنے والے
جو خود بھی ہدایت یافتہ ہوں۔

يَا مَقْلِبِ الْقُلُوبِ شَيْتَ
قَلْبِي عَلَى دِينِكَ -
اے دلوں کے اُلٹ پلٹ کرنے
والے میرے دل کو اپنے دین پر
ثابت رکھ۔

يَا مَصْرِفَ الْقُلُوبِ
صَرَفْ قُلُوبَنَا إِلَى
طَاعَتِكَ -
اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے
دلوں کو تو اپنی فرمانبرداری کی
طرف متوجہ رکھ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
الشَّابَّاتِ فِی الْاُمْرِ اَسْئَلُكَ
عَزِیْمَةَ الرَّشْدِ اَسْئَلُكَ
شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ
عِبَادَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ بِسَانَا
صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِیْمًا وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ
وَ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا
تَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْهَا
تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَدَمٌ
الْغُیُوبُ -
اے اللہ میں تجھ سے دین پر مضبوطی
کے ساتھ قائم رہنے کا طالب ہوں
اور نیکی پر پختہ ارادہ مانگتا ہوں
اور تیری نعمت پر شکر گزاری اور
تیری عبادت کو حسن و خوبی کے
ساتھ ادا کرنے کا طالب ہوں اور
سچی زبان اور شکوک و شبہات سے
پاک صاف دل طلب کرتا ہوں اور
تیری پناہ لیتا ہوں ان باتوں کی
برائی سے جن کو تو جانتا ہے اور تجھ
سے مانگتا ہوں ان باتوں کی بھلائی

جن کا تجھ کو علم ہے اور جو گناہ تیرے علم میں ہیں (یعنی سارے گناہ) ان کی
بخشش کا طالب ہوں۔ یقیناً تو پوشیدہ باتوں کا پورا پورا جاننے

والا ہے۔ :-

اے اللہ میری سننے اور دیکھنے کی
قوت سے مجھے نفع حاصل کرنا نصیب
فرما اور ان کو میرا وارث بنا اور مجھ
پر جو شخص ظلم کرے اس کے مقابلہ میں
میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ
وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ
مَعِيَ وَانْصُرْنِيْ عَلٰی مَنْ
يُظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِسَارِيْ

اے اللہ کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑ جسے
تو بخش نہ دے اور کوئی رنج ایسا نہ
چھوڑ جسے تو دور نہ فرما دے اور
کوئی قرض ایسا نہ چھوڑ جسے تو ادا
نہ فرما دے اور کوئی حاجت دنیا
یا آخرت کی جس میں تیری رضا ہو پورا
کئے بغیر مت چھوڑ، اے سب رحم

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ نَفْسًا ذَنْبًا اِلَّا
غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَزَعْتَهُ
وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا
حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ هِيَ تِلْكَ رِضًا اِلَّا
قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ

والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

اللہ کے نام سے میں نے (صبح کی یا شام
کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان اور
زمین میں کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی
اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ
مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ
وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ
السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ (۲ بار)

۱۔ سنن ترمذی ۱۲۔ یعنی میری موت تک ان کو باقی رکھ ۱۲

۲۔ اخبرجہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر وفيہ عباد بن عبد
الغضیہ وهو ضعيف كما في تحفة الذاكرين۔

۳۔ اخبرجہ الترمذی عن عثمان بن عفان ۱۳۔

تَضَيُّتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ
دِينًا وَبِخَلْدِ نَبِيِّهِ
میں اللہ کو رب ماننے پر اور اسلام
کو اپنا دین ماننے پر اور حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے
پر راضی ہوں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ
لِذُنُوبِي وَأَسْتَهْدِيكَ
بِمَسَاشِدِ أَمْرِي وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ
رَبِّي اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِي
إِلَيْكَ وَاجْعَلْ غَسَايَ فِي
صَدْرِي وَبَارِكْ لِي فِيهَا
وَزَقِّتْنِي وَتَقَبَّلْ مِنِّي
إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي۔
اے اللہ میں آپ سے اپنے گناہوں
کی مغفرت چاہتا ہوں اور اپنے
کاموں میں ہدایت کی رہبری چاہتا
ہوں اور آپ کی بارگاہ میں توبہ کرتا
ہوں پس آپ میری توبہ قبول فرمائیے
بیشک آپ میرے پروردگار ہیں اے
اللہ آپ میری رغبت اپنی ذات پاک
کی طرف کر دیجئے اور میرے دل میں
غنا کی شان پیدا فرمائیے اور جو کچھ
مجھے آپ نے عطا فرمایا اس میں مجھے برکت نصیب فرمائیے اور میرے نیک اعمال
قبول فرمائیے۔ بے شک آپ میرے پروردگار ہیں۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ
إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا
وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَخَفَرُوا۔
اے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل
فرما دے کہ جب وہ اچھا کام کریں
تو خوش ہوں اور جب برائی سرزد
ہو جائے تو استغفار کریں۔

۱۱ أخرجه الترمذی عن ثون ۳۲ بحسن حصین عن مصنف ابن ابی

شیبہ ۱۲ له عزاه فی مشکوٰۃ الی ابن ماجہ وایبہم فی الدعوات الکبیرۃ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
 اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ
 وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
 مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْعَمْرٍو
 یَنْحَسِبُكَ عَلٰی وَاَبُوْعَمْرٍو
 یَنْحَسِبُكَ عَلٰی وَاَبُوْعَمْرٍو
 لَا یَخْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔
 اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا
 کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا
 اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد
 اور وعدہ پر اپنی طاقت کے بقدر
 قائم ہوں میں اپنے اعمال کے شر سے
 پناہ مانگتا ہوں، میں آپ کی نعمت
 کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا
 اقرار کرتا ہوں لہذا آپ مجھے بخش
 دیجئے کیونکہ گناہوں کو آپ کے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 الْجُبْنِ وَالتُّبْلِ وَالسُّوْءِ
 الْحُسْرِ وَفِتْنَةِ الصَّبْرِ وَ
 عَذَابِ الْقَبْرِ۔
 اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں
 بزدلی سے اور کمبختی سے اور برائی عمر
 سے اور سینہ کے فتنہ سے اور قبر کے
 عذاب سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ
 الْمَعْدُوِّ وَشِمَاتَةِ الْاَعْمَاءِ۔
 اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں
 قرضہ کے غلبہ سے اور دشمن کے غلبہ
 سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
 الْكُفْرِ وَالدَّیْنِ۔
 اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں
 کفر سے اور قرض داری سے۔

۱۔ أخرجه البخاری وغیره یتبعی ان یتقال فی الملیل ۱۱ انہار ۱۲
 ۲۔ سنن ابی داؤد ۳۔ سنن نسائی ۱۲ ۴۔ سنن نسائی ۱۲

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ
شَيْطَانٍ اِلْكْسِيْلَجِيْ
اے اللہ آپ کی پناہ چاہتا ہوں اُن
شیطانوں سے جو انسانوں اور جنات
میں سے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ
وَفِتْنَةِ الْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ
وَفِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ
میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب
سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندوں
کے فتنے سے اور مردوں کے فتنے سے
اور مسیح و جال کے فتنے سے۔

اَعُوْذُ بِقُدْرَتِكَ مِنْ عِقَابِكَ
وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْكَ
اے اللہ میں آپ کی معافی کے واسطے
سے آپ کے عذاب سے پناہ لیتا ہوں
اور آپ کی رضا کے واسطے سے
آپ کی ناراضگی سے پناہ لیتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ
اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَخَفَتِیْ
سے میری ہلاکت ہو جائے یعنی زمین میں دھنس جانے سے پناہ لیتا ہوں۔

الہنزل الخامس (پانچویں منزل)
(یوم الاربعاء) (بروز بدھ)

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ
وَاَعِزِّمْ لِيْ عَلٰی اَرْشَدِ
اَمْرِیْ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِيْ مَا
اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا
اَخْطَاْتُ وَمَا عَمِدْتُ وَمَا
عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ ۔
اے اللہ مجھے میرے نفس کے شر
سے بچا اور میرے کاموں میں جو بے
سے بہتر ہیں مجھے پختگی نصیب فرما
اے اللہ میرے وہ گناہ بخش دیجئے جو
میں نے پوشیدہ طور پر کئے ہوں یا
ظاہری طور پر، خطا اور چوک سے
کئے ہوں یا قصد اور ارادہ سے، جاں کر کئے ہوں یا نادانی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ
الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَاٰجِلِهِ
مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ
اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَاٰجِلِهِ
مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ
اَعْلَمْ وَاَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ
وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ
اَوْ عَمَلٍ وَاَسْأَلُكَ خَيْرَ
مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ
مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ) وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِكَ مِنْهُ

الہی! میں تجھ سے ہر بھلائی مانگتا ہوں
جو جلدی ملنے والی ہو اور جو دیر سے
ملنے والی ہو جس کو میں جانتا ہوں اور
جس کو نہیں جانتا۔ اور تجھ سے تمام
بُرائیوں سے پناہ چاہتا ہوں جو جلدی
آنے والی ہوں اور جو دیر سے آنے
والی ہوں جن کو میں جانتا ہوں۔ اور
جس کو میں نہیں جانتا۔ اور میں تجھ سے
جنت مانگتا ہوں اور ہر وہ قول و
عمل مانگتا ہوں جو تجھ کو اس کے قریب
کر دے اور میں آپ سے ہر بھلائی
مانگتا ہوں جو آپ کے بندے اور
رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

لہ اخرجہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشخین وَاقرہ الذہبی ۱۲

لہ اخرجہ الحاکم وصححه وَاقرہ الذہبی ۱۲ ۔

عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ مُحَمَّدٌ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ وَاسْأَلْكَ مَا
 قَضَيْتَ لِي مِنْ أَمْرِ أَنْ
 تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رَشَدًا۔

وہم نے آپ سے مانگی ہو اور میں
 آپ سے ہر اس چیز کے شر سے
 پناہ مانگتا ہوں جس کے شر سے
 آپ کے بندے اور رسول حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 پناہ مانگی ہو اور میں آپ سے
 یہ سوال کرتا ہوں کہ

میرے کاموں کے بارے میں جو بھی
 فیصلہ آپ فرمائیں اس کا انجام
 اچھا فرمادیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 صِلَةً فِي إِيْمَانٍ وَ
 إِيْمَانًا فِي حَسَنِ خُلُقٍ وَ
 تَجَاحًا يَتَّبِعُهُ قَلْبٌ
 وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً
 وَمُعْفِرَةً لِمَنْ لَكَ وَ
 يَرْضَوَانَا۔

اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا
 ہوں ایسی صحت کا جو ایمان کے
 ساتھ ہو اور ایسے ایمان کا جو
 حسن اخلاق کے ساتھ ہو اور
 ایسی بامرادی کا جس کے بعد
 آپ کامیابی عطا فرمائیں اور
 آپ سے رحمت اور عافیت کا
 اور مغفرت کا اور رضامندی کا
 سوال کرتا ہوں۔

اے میری نگرانی فرمانا اسلام
پر قائم رکھ کر جب میں کھڑا ہوں
اور میری نگرانی فرمانا اسلام
پر قائم رکھ کر جب میں سوتا
ہوں اور مجھ پر کسی دشمن یا
حاسد کو ہنسی اڑانے کا موقع
نہ دینا۔ اے اللہ میں تجھ سے
مانگتا ہوں ہر قسم کی بھلائی کہ
جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں
ہیں اور تیری پناہ لیتا ہوں تمام
برائیوں سے جن کے خزانے تیرے
ہاتھ میں ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْنِيْ
بِاِسْلَامٍ قَائِمًا وَّ
اَحْفَظْنِيْ بِاِسْلَامٍ
قَائِمًا وَّ اَحْفَظْنِيْ
بِاِسْلَامٍ قَائِمًا وَّ لَا
تُشَيِّتْ بِيْ عَدُوًّا وَّ لَا
حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَیْبٍ
خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ
بِيَدِكَ

اے اللہ ہم آپ سے ایسی چیزوں
کا سوال کرتے ہیں جو آپ کی
رحمت کو واجب کرنے والی
ہیں۔ اور جو آپ کی مغفرت
کو ضروری قرار دینے والی ہیں۔
اور ہم سوال کرتے ہیں ہر گناہ
سے بچے رہنے کا اور ہر بھلائی

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ
مَوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَّ
عَزَائِمَ مَقْفَرَتِكَ وَّ
السَّلَامَةِ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ
وَّ الْغَنِيْمَةِ مِنْ كُلِّ
بَرٍّ وَّ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ
وَّ النِّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنْ

لہ اخرجہ الحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری، قال
الذہبی ابو الصہباء لم یخرج له البخاری اھ لکن قال
فی التقریب مقبول من الرابعة ۱۲ لہ اخرجہ الحاکم و

الْمَشَارِدُ

سے حصہ ملنے کا اور آپ کی مدد
کے ذریعہ جنت نصیب ہونے کی
کامیابی کا اور دوزخ سے نجات
پانے کا۔

اے اللہ! میں آپ سے ایسے
ایمان کا سوال کرتا ہوں جو واپس
نہ ہو اور ایسی نعمت کا سوال
کرتا ہوں جو ختم نہ ہو۔ اور آپ
کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رفاقت چاہتا ہوں
جنت کے اعلیٰ درجوں میں جو ہمیشگی
والی جنت ہے۔

اے اللہ! میں کمزور ہوں تو اپنی
رضا جوئی میں میری کمزوری کو
قوت سے بدل دے اور بھلائی
کی طرف میری پیشانی پکڑ کر مجھے
چلا دے اور اسلام کو میری خوشی
کا مرکز بنا دے اے الہی! میں کمزور

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ
فِیْ رِضَاكَ ضَعْفِیْ وَخُدْ
اِلَیَّ الْخَیْرَ بِنَا صِیَّتِیْ
وَاجْعَلْ اِسْلَامَ مَنْتَهٰی
نَضَائِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
ضَعِیْفٌ فَقَوِّیْ وَ اِنِّیْ

قال علی شرط مسیلم و اقره الذہبی ۱۲

لہ اخرجہ الحاکم وصحّٰتہ و اقره الذہبی ۱۲

لہ اخرجہ الحاکم وصحّٰجہ وضعفہ الذہبی ۱۲۔

ہوں تو مجھے قوی بنا دے میں ذلیل
ہوں تو مجھے عزت والا بنا دے
میں محتاج ہوں تو مجھے رزق عطا
فرما۔

ذَلِيلٌ فَأَعِزَّنِي وَإِنِّي
فَقِيرٌ فَأَرْزُقْنِي۔

الہی! میں تجھ سے چاہتا ہوں،
صاف زندگانی اور ایسی موت
جو بالکل ٹھیک ہو اور ایسی ٹوٹنے
کی جگہ جہاں نہ رسوائی ہو نہ
خواری۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
عَیْشَةً نَّقِیَّةً وَ مِیْتَةً
سَوِیَّةً وَ مَرَدًّا غَیْرَ
مُخْزِیٍّ وَ لَا فَاضِحٍ۔

اے اللہ میں آپ سے اس بات کا
سوال کرتا ہوں کہ خیر کے کام کرتا
رہوں اور برائیوں کو چھوڑ دے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
فِعْلَ النِّحَیَّاتِ وَ تَرْکَ
اَلْمُنْكَرَاتِ وَ حُبَّ

۱۰ اخرجہ الحاکم وقال صحیح الاسناد و اشار الذہبی الی
ضعفہ فقال شریک الراوی لیس بحجة ۱۱ و عزاه فی مجمع
الزوائد الی الطبرانی والبخاری وقال اسناد الطبرانی جید۔

۱۲ اخرجہ الحاکم عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم وقال صحیح علی شرط البخاری و سکت علیہ الذہبی
اخرجہ الحاکم ایضا عن عبد الرحمن بن عائش باختلاف فی اللفظ
وحذف الباء الاخیر وقال صحیح الاسناد و اقره الذہبی
واخرجہ الترمذی عن ابن عباسؓ فی تفسیر سورة ص نحو
حدیث ابن عائشؓ ۱۳

اَلْهٰسٰكِيْنَ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ
وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ
بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَحَّشُوْا
اِلَيْكَ وَاَنَا غَيْرُ مُفْتُوْنٍ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ
وَحُبًّا یَّیْلِفُنِیْ حُبَّكَ ۝

رکھوں اور مکینوں کی محبت کا سوال
کرتا ہوں اور یہ بھی سوال کرتا ہوں کہ
آپ میرے گناہ معاف فرمادیں اور
مجھ پر رحم فرمائیں اور جب آپ کسی
قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ
فرمائیں تو مجھے اس حال میں اپنی طرف
اٹھالیں کہ میں فتنہ سے محفوظ رہوں۔

اے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو
آپ سے محبت کرتا ہو اور اس محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی محبت تک
پہنچا دے۔

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ
مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی
عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ

اے اللہ آپ کی مغفرت میرے
گناہوں سے بہت زیادہ وسیع
ہے اور آپ کی رحمت میرے نزدیک
میرے عملوں سے بہت زیادہ بڑھ کر
امید کا سبب ہے۔

يٰۤاَيُّهَا اَظْهَرَ الْجَمِيْلِ وَ
سَتَرَ الْغَيْبِ يٰۤاَيُّهَا مَنْ لَا
يُؤَاخِذُ بِالْجَبْرِ وَلَا

اے وہ ذات پاک جس نے میری
خوبیوں کو ظاہر فرمایا۔ اور میری
برائیوں کی پردہ پوشی فرمائی۔ اے

لہ اخرجہ الحاکم وقال رواۃ عن اخرہم مدینون لا یعرف واحد

منہم بجرح واقرہ الذہبی ۱۲

لہ اخرجہ الحاکم وقال رواۃ کلہم مدنون ثقات واقرہ الذہبی ۱۲

یَهْتَیْلُ السَّيْرَ یَا عَظِیْمَ
 اَلْعَفْوِ یَا حَسَنَ الشَّجَاوِزِ
 یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ یَا بَاسِطَ
 الْیَدَیْنِ بِالسَّرْحَةِ یَا
 صَاحِبَ کُلِّ بَخْوِی وَ یَا
 مُنْتَهٰی کُلِّ شَكْوٰی یَا کَرِیْمَ
 الصَّفْحِ یَا عَظِیْمَ اَلْمَنِّ
 یَا مُبْدِیَ النِّعَمِ قَبْلَ
 اِسْتِحْقَاقِهَا یَا رَبَّنَا وَ یَا
 سَيِّدَنَا وَ یَا مُؤَلَّنَا وَ یَا غَاثَ
 رَغْبَتِنَا اَسْأَلُکَ یَا اَللّٰهُ
 اَنْ لَا نَنْسُوْکَ خَلْقَیْ بَالِشَیْ
 اِتِّحَاقِ نہ تھا اے ہمارے رب اور اے ہمارے سردار اور اے ہمارے
 مولا اور اے ہماری رغبت کا منتہی، میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ
 کہ آپ میرے جسم کو آگ میں نہ بھجویں۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ السَّارِ
 وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ
 مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ نَعُوْذُ
 بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ
 ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں دوزخ
 کے عذاب سے اور ہم اللہ کی پناہ
 چاہتے ہیں فتنوں سے جو ظاہر ہوں
 اور پوشیدہ ہوں ہم اللہ کی پناہ
 چاہتے ہیں دجال کے فتنہ سے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
يَوْمِ السُّوءِ وَمِنْ نَيْلَةِ
السُّوءِ وَمِنْ سَاعَةِ
السُّوءِ وَمِنْ صَاحِبِ
السُّوءِ وَمِنْ جَارِ السُّوءِ
فِي دَارِ الْمَقَامَةِ ۝

اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں
برائی کے دن سے اور برائی کی رات
سے اور برائی کی گھڑی سے اور برے
ساتھی سے اور برے پڑوسی سے جو
مستقل قیام گاہ کا ساتھی ہو۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْإِقَامَةِ
فَإِنَّ جَارَ الْبَايَةِ يَتَحَوَّلُ ۝

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں برے
پڑوسی سے جو مستقل رہنے کے گھر میں
پڑوسی ہو کیونکہ جنگل کا پڑوسی دو قی
طور پر ساتھ ہو جاتا ہے پھر دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ
وَالْبَخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ
وَالْغَفْلَةِ وَالْحَيْلَةِ وَ
الدَّيْلَةِ وَالسَّكَنَِةِ وَ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْفَقْرِ
وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوقِ وَ
الْإِنْفَاقِ وَالسُّخْبَةِ ۝

اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں
عاجزی سے اور کسندی سے اور
بزدلی سے اور کجی سے اور بہت
بوڑھا ہو جانے سے اور دل کی
سخی سے اور غفلت سے اور دلت
سے اور خواری سے اور آپ کی
پناہ لیتا ہوں فقر سے اور کفر سے
اور گناہ گاری سے اور نفاق سے

۱۱ حصن حصین عن الطبرانی ۱۲

۱۱ أخرجه في المستدرک وصححه على شرط مسلم وأقره الذهبي ۱۲
۱۲ أخرجه الحاكم في المستدرک وقال صحيح على شرط الشيخين وأقره الذهبي

وَالرِّيَاءِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ
النَّسَمِ وَالْبُكْمِ وَالْجُنُونِ
وَالْجَذَامِ وَالْبَرَصِ وَ
سَيِّئِ الْأَسْقَامِ
اور شہرت کی نیت سے اور ریاکاری
سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں بہرے
پن سے اور گونگے پن سے اور دیوانگی
سے اور کورھ سے اور برص سے اور
برے مرضوں سے۔

الْبَنَزِلَ السَّادِسَ
پھٹی منزل
اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ
رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كَبَرِ
سَيِّئِي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي
(يَوْمَ الْخَمِيسِ)
(بروز جمعرات)
اے اللہ آپ اپنا سب سے زیادہ
وسیع رزق مجھے اسی وقت نصیب
فرمائیے جب میں بوڑھا ہو جاؤں
اور جب میری عمر ختم ہونے لگے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ
اے اللہ میں آپ سے بہترین سوال

خرجہ الحاکم عن عیسیٰ بن میمون عن القاسم بن محمد عن
عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا وقال حسن الاسناد والسنن غریب
فی الدعاء مستحب للشائخ الا ان عیسیٰ بن میمون لم یحتاج
به الشیخان ۱۵ وقال الذہبی عیسیٰ متهم قال المشوکانی فی تحفة
الذاکرین لکن قد وافق الحاکم فی التحسین صاحب مجمع الزوائد
فانه اخرجہ من حدیثہا بهذا اللفظ الطبرانی فی الاوسط فقال فی
مجمع الزوائد واسناده حسن ۱۵۔

خرجہ الحاکم وصححة واقده الذہبی ۱۲۔

بہترین دعا۔ بہترین کامیابی۔ بہترین
 اجر اور بہترین زندگی اور بہترین
 موت مانگتا ہوں اور مجھے حق پر
 ثابت قدم رکھے اور میری نیکیوں
 کا پلہ بھاری رکھے اور میرا ایمان
 ثابت و استوار رکھئے اور میرے
 درجات بلند فرمائے اور میری
 نماز قبول فرمائے اور میری خطا
 بخش دیجئے اور میں آپ سے
 جنت کے بلند درجے مانگتا ہوں
 اے اللہ میں آپ سے خیر کی
 ابتدائیں اور انتہائیں بھی مانگتا
 ہوں اور وہ خیر طلب کرتا ہوں
 جو ہر قسم کی راحتوں اور مسرتوں
 کو جامع ہو اور ہر خیر کا اول و
 آخر اور ظاہر و باطن طلب کرتا
 ہوں اور جنت کے بلند درجات
 کا سوال کرتا ہوں (آمین) اے
 اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں
 ان کاموں کی بہتری کا جن کو

السَّأَلَةِ وَخَيْرِ
 الدُّعَاءِ وَخَيْرِ الشَّجَاحِ
 وَخَيْرِ الْعَمَلِ وَخَيْرِ
 الثَّوَابِ وَخَيْرِ الْحَيَاةِ
 وَخَيْرِ الْمَوْتِ
 وَتَشِيتُنِي وَتَقِلَّ مَوَازِينِي
 وَحَقِّقْ أَيْمَانِي وَارْفَعْ
 دَرَجَاتِي وَتَقَبَّلْ صَلَاتِي
 وَاعْفِرْ خَطِيئَتِي وَاسْأَلْكَ
 الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنْ
 الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ رَاقِبِ
 اَسْأَلُكَ فَوَاحِشَ الْخَيْرِ
 وَخَوَاطِئَهُ وَجَوَامِعَهُ
 وَآوَالَهُ وَآخِرَهُ وَظَاهِرَهُ
 وَبَاطِنَهُ وَاللَّحَاحَاتِ الْعُلَى
 مِنْ الْجَنَّةِ اَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ
 رَاقِبِ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا اَتَى وَ
 خَيْرَ مَا اَفْعَلَ وَخَيْرَ مَا
 اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَ
 خَيْرَ مَا ظَهَرَ وَاللَّحَاحَاتِ

لہ لفظہ "والآخر" لایوجد فی نسخۃ المستدرک المطبوع لکنی
 اثبتہ لان الشیخ الجزری عزاہ فی الحصن الی المستدرک
 مع زیادۃ هذه اللفظة و سیاق الکلام یقتضیہ ۱۲

میں انجام دیتا ہوں اور جن کو اپنے ارادے سے کرتا ہوں ، اور جو عمل باطن ہے اور جو عمل ظاہر ہے ان سب کی خیر طلب کرتا ہوں اور جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں (آمین) اے اللہ بے شک میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ میرا ذکر بلند فرمائیں اور میرا بوجھ دور کریں اور میرا کام بنا دیں اور میرا دل پاک کریں اور میری شرم گاہ کو برائی سے محفوظ رکھیں اور میرے دل کو منور فرمائیں اور میرے گناہوں کو معاف فرمائیں اور میں آپ سے جنت کے بلند درجات کا سوال کرتا ہوں (آمین) اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ میرے نفس میں اور میری سماعت میں اور میری بصارت میں اور میری روح میں اور میری صورت میں اور میرے اخلاق میں اور میرے اہل و عیال میں اور میری زندگی میں اور میری موت میں اور میرے اعمال میں

اَلْعُلَىٰ مِنَ الْجَنَّةِ (آمین)
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ
تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَصْعَمَ وَزِيْرِيْ
وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتَطَهِّرَ
قَلْبِيْ وَتَحْقِصَنَ فَرْجِيْ وَ
تُنَوِّرَ قَلْبِيْ وَتُخَفِّرَ لِيْ
ذُنْبِيْ وَ اَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ
اَلْعُلَىٰ مِنَ الْجَنَّةِ (آمین)
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ
تُبَارِكْ لِيْ فِیْ نَفْسِيْ وَفِیْ
سَمْعِيْ وَفِیْ بَصَرِيْ وَ
فِیْ رُوْحِيْ وَفِیْ خَلْقِيْ وَ
فِیْ خَلْقِيْ وَفِیْ اَهْلِيْ وَ
فِیْ مَخْيَايَ وَفِیْ مَمَاتِيْ
وَفِیْ عَمَلِيْ وَتَقَبَّلْ
حَسَنَاتِيْ وَ اَسْئَلُكَ
الدَّرَجَاتِ اَلْعُلَىٰ مِنَ
الْجَنَّةِ (آمین)

برکت عطا فرمائے اور میری نیکیاں
قبول فرمائیے اور میں آپ سے
جنت کے بلند درجہ طلب کرتا ہوں
(آمین)

اے اللہ مجھے بہت برداشت
والا بنا دے اور بہت شکر گزار
بنا دے اور میری آنکھ میں مجھے
پھوٹا بنا دے اور لوگوں کی آنکھوں
میں مجھے بڑا بنا دے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا
وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا
اجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَخِيْرًا
وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا

اے پروردگار مغفرت اور رحم
فرما اور مجھے بالکل ٹھیک
سیدھے راستے کی رہبری فرما۔

رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ
وَاَهْدِنِيْ السَّبِيْلَ الْاَقْوَمَ

اے اللہ سب کاموں میں ہمارے
لئے اچھا انجام کر دے اور ہم کو
محفوظ فرما دے دنیا کی رسوائی

اَللّٰهُمَّ اَخْسِنْ عَاقِبَتَنَا
فِيْ اَلْاُمُوْر كُلِّهَا وَاَجْرِنَا
مِنْ خِيْرِيْ الدُّنْيَا وَعَذَابِ

۱۰ اخرجه البزار من حديث بريرة قال في تحفة الزاكرين
و في اسناده عقيبته بن عبد الله الاصم وهو ضعيف وقد
حسن البزار حديثه ۵۱ -

۱۱ قال في مجمع الزوائد رواه احمد و ابو يعلى باسنادين حنين ۱۲

۱۲ اخرجه ابن حبان وصححه كما في تحفة الزاكرين ۱۲ -

عَدَدَ مَا أَظْلَمَ
عَلَيْهِ السَّيْلُ وَ
أَشْرَقَ عَلَيْهِ السَّهْلُ
وَلَا تَوَارَى مِنْهُ
سَمَاءٌ سَمَاءٌ وَلَا
أَرْضٌ أَرْضٌ وَلَا
بَحْرٌ مَانِي قُصْرٍ
وَلَا جَبَلٌ مَانِي وَغَيْرِهِ
اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي
أَخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِي
خَوَاتِيمَهُ وَخَيْرَ
أَيَّامِي يَوْمَ أُنْفَكَ
فِيهِ ۝

بارشوں کے قطرے اور درختوں کے
پتے سب اس کے علم میں ہیں وہ ہر
اس چیز کو جانتا ہے جس پر رات
کی تاریکی چھالتا ہے اور جس پر دن
روشنی ڈالتا ہے اس سے آسمان
دوسرے آسمان کو چھپا نہیں سکتے
اور نہ زمین دوسری زمین کو ، اور
نہ سمندر اس چیز کو چھپا سکتے ہیں جو
ان کی تہ میں ہے اور نہ پہاڑ اس
چیز کو اس سے چھپا سکتے ہیں جو
ان کے پتھر بیٹے جگہ میں ہے ۔ میری
عمر کا بہترین حصہ آخر عمر کو اور میرے
عمل کا سب سے اچھا حصہ اس کے
خاتموں کو بنا دے اور میرے دنوں
میں سب سے اچھا دن وہ بنا دے
جس میں تجھ سے ملوں (یعنی قیامت)

اَللّٰهُمَّ لَقِّنِيْ حُجَّةً
اَلْاِيْمَانِ عِنْدَ اَسْمَاتِ ۝

اے اللہ مجھے موت کے وقت
ایمان کی حجت تلقین فرما دے ۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْتَ خَلْقِيْ
اے اللہ آپ نے میری ظاہری

۱۲ عزاء فی الحصن الی المطهرانی ۱۲

۱۲ قال الہیثی رواہ احمد و رجال الصحیح ۱۲

فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ

صورت اچھی بنا دی پس آپ
میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئِيْ
وَعَمَدِيْ اَللّٰهُمَّ
اهْدِنِيْ يَصَالِحِ
اَلْاَسْمَالِ وَالْاَحْزَانِ
اِنَّهُ لَا يَهْدِيْكَ
يَصَالِحُهَا وَلَا يُمِيتُ
سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ میری تمام خطاؤں کو
بخش دے اور میں نے جو گناہ قصداً
کئے ہیں ان کو بھی بخش دے اے
اللہ مجھے نیک اعمال اور اچھے
اخلاق کی رہبری فرمائیے بیشک
بات یہ ہے کہ اچھے اعمال و اخلاق
کی رہبری صرف آپ ہی کر سکتے ہیں
اور برے اعمال و اخلاق سے صرف
آپ ہی بچا سکتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ
عِبَادِكَ الْمُسْتَغْبِیْنَ
الْغُرِّ الْمَحْجَبِیْنَ
الْوَفَّیِّ الْمُسْتَقْبَلِیْنَ

اے اللہ مجھے اپنے عمدہ ترین بندوں
میں سے کر دے اور اُن لوگوں میں
سے کر دے جن کے چہرے قیامت
کے دن روشن ہوں گے اور ہاتھ پاؤں
سفید نورانی ہوں گے جن کا مہمانوں
کی طرح آپ کے ہاں استقبال
ہوگا۔

۱۔ رواہ ابیطبرانی و رجالہ و ثقو اکذا فی مجمع الزوائد ۱۳

۲۔ قال المہیشی رواہ احمد و فیہ من لم اعرفہم ۱۲

اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقَبْلِيْ
عَلَىٰ دِيْنِكَ وَ اَحْفَظْ
مِنْ وَرَائِنَا بِرَحْمَتِكَ
اے اللہ میرے دل کو اپنے دین
کی طرف متوجہ فرما اور ہم کو
ہمارے پیچھے سے اپنی رحمت کے
ذریعے محفوظ فرما۔

يَا دِيْنَ الْاِسْلَامِ وَاَهْلَهُ
تَبَتْنِيْ بِهٖ حَتّٰى اَلْقَاكَ
اے وہ ذات پاک جو اسلام کا اور
اسلام والوں کا ولی ہے مجھے تو
اسلام پر ثابت قدم رکھ۔ یہاں
تک کہ میں آپ سے ملاقات کروں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
غِنَاۤیً وَ غِنٰی مَوْلَاۤیَ
اے اللہ میں آپ سے اپنے لئے
عنیٰ کا سوال کرتا ہوں اور اپنے
متعلقین کے غنیٰ کا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً
تَوْمِنْ بِبِقَائِكَ وَ تَرْضٰی
اے اللہ میں آپ سے ایسے نفس
کا سوال کرتا ہوں جو اطمینان والا
نفس ہو جو آپ کی ملاقات پر ایمان

کہ قال فی مجمع الزوائد رواہ ابو یعلیٰ عن شیخہ ابی اسلحیل
الجیزی ولم اعرفہ وبقیۃ رجالہ ثقات۔

کہ رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات کذا مجمع الزوائد ۱۲

کہ رواہ احمد و الطبرانی واحد اسنادی احمد رجالہ رجال

الصحیحہ کذا فی مجمع ۲ نزوائد ۱۲

کہ قال الہیثمی رواہ الطبرانی فیہ من سم اعرفہ ۱۲

بِقَضَائِكَ وَتَقْنَعُ
پر راضی ہو اور جو آپ کی عطا
رکھتا ہو اور جو آپ کے فیصلوں
پر قناعت کرتا ہو۔

اے اللہ میں آپ سے ایسے ایمان
کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں
رچ بس جائے یہاں تک کہ میں
یہ جان لوں کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں
ہر پہنچ سکتی اُس کے سوا جو آپ نے
میرے لئے لکھ دی اور آپ سے
سوال کرتا ہوں اس بات کا کہ جو
رزق آپ نے میرے لئے بامثل
دیا ہے اس پر میں دل سے راضی
ہو جاؤں۔

اے اللہ میں آپ سے نفع دینے
والے علم کا اور ایسے عمل کا سوال کرتا
ہوں جو آپ کے یہاں مقبول ہو۔

اے اللہ میرے دل کے نئے کے

۱۔ رواہ ابن زرارہ و فیہ سعید بن سنان ضعیف کہا فی مجمع الزوائد
۲۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجالہ وثقوا ۱۲۔
۳۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و فیہ الحارث الاعور و هو ضعیف کہا

قَلْبِي بِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةَ رَسُولِكَ وَعَمَلًا بِكِتَابِكَ

راستوں کو اپنے ذکر کے لئے کھول دے اور مجھے اپنی فرمانبرداری اور اپنے رسول کی فرمانبرداری نصیب فرما اور اپنی کتاب پر عمل کرنا نصیب فرما۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِفْ بَنِي فِ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَيْسِيٍّ فَاِنَّ تَيْسِيْرُ كُلِّ عَيْسِيٍّ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَاَسْئَلُكَ الْيُسْرَ وَالْهَيَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

اے اللہ ہر مشکل کے آسان کرنے میں میرے ساتھ مہربانی کا معاملہ فرما۔ کیونکہ ہر مشکل کا آسان کر دینا آپ کے لئے آسان ہے اور اے اللہ میں آپ سے دنیا و آخرت میں آسانی اور معافی کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غِنًى يُّطْغِيْنِيْ وَمِنْ فَقْرٍ يُّنْهِيْنِيْ وَمِنْ هَمٍّ يُّزْهِدُنِيْ وَمِنْ غَمٍّ يُّخْزِيْنِيْ

اے اللہ میں آپ سے ایسی مالداری سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھے کرشم بنا دے اور ایسے فقر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو مجھے تیری یاد بھلا دے۔ اور ایسی خواہشات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں جو مجھے

فی مجمع الزوائد ۱۲۔

لہ رواہ الطبرانی فی الاوسط قال الہیثمی و فیہ من لم اعرفہم ۱۲

لہ رواہ الطبرانی کما فی مجمع الزوائد و فی سندہ انقطاع ۱۲

ہلاک کر دیں اور ایسے عمل سے آپ
کی پناہ چاہتا ہوں جو مجھے رسوا
کر دے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ الْأَعْمَیِّیْنِ الْمَسْیِلِ
وَالْبَعِیْرِ الضُّوْلِ
اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا
ہوں دو اندھوں سے ایک سیلاب
دوسرے حمد اور اونٹ۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ طَمَحٍ
يَهْدِي إِلَى طَمَحٍ
میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ایسے
لاپنج سے جو باطن کی خرابی کی طرف
لے جائے

الْمَنْزِلُ السَّابِعُ
ساتویں منزل

(بروز جمعہ)
اے اللہ ہمارے دلوں میں الفت
قائم رکھ اور ہمارے آپس کے
تعلقات کو درست فرما۔ اور ہم
کو سلامتی کے راستوں کی رہبری
اللَّهُمَّ آتِفُ بَيْنِ
قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتِ
بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ
السَّلَامِ وَتَقِئْنَا مِنْ

لہ قال فی مجمع الزوائد رواہ الطبرانی وفیہ عبد الرحمن بن

عشمان الجاطبی وهو ضعيف ۱۲

لہ مشکوٰۃ الصابیح عن احمد و البیهقی فی الدعوات الکبیر ۱۳

کے سنن الی د و د س السّہد ۱۴

اَظْلَمْتُ إِلَى السُّورِ وَ
جَنَّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ
وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَا
عِنَا وَ أَبْصَارِنَا وَ قُلُوبِنَا
وَ أَرْوَاحِنَا وَ ذُرِّيَّاتِنَا
وَ ثُبِّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ
الَّتَوَّابُ الرَّحِيمُ وَ
اجْعَلْنَا شَاكِرِينَ
لِنِعْمَتِكَ مُشْرِينَ بِهَا
قَابِلِينَهَا وَ آتِنَا عَلَيْنَا

فرما۔ اور ہم کو تاریکیوں سے نجات
دے کر روشنی میں داخل فرما۔
اور ہم کو بے حیائی کے کاموں سے
دور رکھ خواہ یہ کام ظاہری ہوں
یا باطنی ہوں اور ہم کو ہمارے
کانوں میں اور آنکھوں کی مینائیوں
میں اور دلوں میں اور پیروں میں
اور اولاد میں برکت عطا فرما۔
ہمارے توبہ قبول فرما۔ بے شر
آپ کو توبہ قبول کرنے والے ہیں
مہربان ہیں اور اسے اللہ ہم کو
اپنی نعمت کا شکر کرنے والا
اور اس پر آپ کی تعریف کرنے
والا بنا دے ہم کو نعمتوں کا اہل
بنا اور ان نعمتوں کو ہمارے اوپر
پوری فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَّةَ فِی
دِیْنِیْ وَ دُنْیَایْ وَ اٰهْلِیْ
وَ مَا لِیْ اَللّٰهُمَّ اسْئُرْ
عَوْرَاتِیْ وَ اَمِنْ رَوْعَاتِیْ

اے اللہ میں آپ سے معافی کا
اور عافیت کا سوال کرتا ہوں
جو میرے دین میں ہو اور میری
دنیا میں (بھی) ہو اور میرے
اہل و عیال اور میرے مال میں

(بھی) ہو۔ اے اللہ میری ان چیزوں
کی پردہ پوشی فرما جن کا ظاہر ہونا
مناسب نہیں اور خوف و ڈر کی چیزوں
سے مجھے بے خوف فرما دے۔ اے
اللہ میری حفاظت فرما۔ میرے آگے
سے اور پیچھے سے اور دائیں سے
بائیں سے اور اوپر سے۔ اے اللہ
میں آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات
سے کہ نیچے کی جانب سے اچانک
ہلاک کر دیا جاؤں یعنی زمین میں
دھنس جانے سے اللہ کی پناہ لیتا
ہوں)

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ
بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِيْ
وَ عَنْ يَمِيْنِيْ وَ عَنْ
شِمَالِيْ وَ مِنْ فَوْقِيْ
وَ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ
اُغْتَالَ مِنْ مَّحِيَّتِيْ -

اے اللہ جو کچھ آپ نے مجھے عنایت
فرمایا ہے اس پر مجھے نعمت دیجئے
اور مجھے اس میں برکت عطا فرمائیے
اور میری جو چیزیں اور متعلقین میرے
سامنے نہیں ہیں آپ میرے پیچھے
خیر کے ساتھ ان کی حفاظت فرمائیے

اَللّٰهُمَّ قِنِّعْنِيْ بِمَا
رَزَقْتَنِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ
وَ اَخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ
لِيْ بِخَيْرٍ

اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

مانگتا ہوں جس سے تو میرے دل
کو ہدایت نصیب فرما دے اور
میرے کاموں کو سیدھے دے اور
پریشان حالی کو دور فرما دے اور
میری غائب چیزوں کو سنوار دے
اور میری جو چیزیں میرے سامنے
ہیں ان کو ہندی عطا فرما دے اور
میرے عمل کو (شرک و ریا) سے پاک
کر دے اور میری ہدایت میرے
دل میں ڈال دے اور میری الفت
(جو آپ کے ساتھ ہے) واپس
فرما دے (یعنی مجھ سے چھوٹنے نہ
پائے) اور مجھ کو ہر بُرائی سے بچا
لے۔ اے اللہ مجھے وہ ایمان و یقین
دے جس کے بعد کفر نہ ہو اور وہ
رحمت عطا فرما جس کے سبب میں
دنیا و آخرت میں تیری عطا کردہ
بزرگی کا شرف حاصل کر سکوں۔
اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں
تیرے حکم میں مراد پانا اور شہید ہونا
کی مہمانی اور خوش نصیبیوں کی
زندگانی اور دشمنوں پر فتح مندی
اے اللہ میں اپنی حاجت تیرے
سامنے پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ میری

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِي
بِهَا قَلْبِي وَتَجْعَلُ بِهَا
أَمْرِي وَتَكُنْ بِهَا شَغْنِي
وَتُضَيِّحْ بِهَا غَائِبِي وَ
تَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي وَ
تُرْكِي بِهَا عَمَلِي وَتُلْهِمَنِي
بِهَا نَشْدِي وَتَرُدُّ بِهَا
أَنْفِي وَتَحْصِنِي بِهَا مِنْ
كُلِّ سُوءٍ .
اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا
وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ
كُفْرٌ وَرَحْمَةً اَنَالَ بِهَا
شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ .
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَ
نُزُلَ الشَّهَادَةِ وَغَيْشَ
السَّعَادَةِ وَانْتِصَرَ عَلَى
الْاَعْدَاءِ اَللّٰهُمَّ اُنْزِلْ
بِكَ حَاجَتِيْ وَ اِنْ قَصَرَ
رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ
اَفْتَقَرْتُ اِلَى رَحْمَتِكَ
فَاَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْاُمُوْر
وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا

تَجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ أَنْ
تَجِيرُنِي مِنْ عَذَابِ
السَّحِيرِ وَمِنْ دَعْوَةِ
الشُّبُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْقُبُورِ ۝ اللَّهُمَّ مَا
قَصَرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ
تَبْلُغْهُ نِيَّتِي وَلَمْ
تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي مِنْ
خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِّنْ
خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنتَ
مُعْطِيهِ أَحَدًا مِّنْ
عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ
فِيهِ ۝ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اللَّهُمَّ
ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ ۝
الْأَمْرِ الشَّدِيدِ أَسْأَلُكَ
الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ ۝
الْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ ۝
الْمَقَرَّ بَيْنَ الشُّهُودِ
الرَّكَعَ السُّجُودِ ۝ آمِينَ
بِالْعَهْدِ إِنَّكَ رَحِيمٌ ۝
دُودٌ ۝ إِنَّكَ تَفْعَلُ مَا
تَرِيدُ ۝
اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِينَ

سمجھ کوتاہ ہے اور میرے عمل کمزور
ہیں، میں تیری رحمت کا محتاج ہوں
پس اے مرادوں کے پورا کرنے
والے اور دلوں کے شفا دینے
والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں
کہ جس طرح تو کمندروں کے درمیان
پناہ دیتا ہے اسی طرح مجھے دوزخ
کے عذاب سے پناہ دے اور
مجھ کو دور رکھ ہلاکت کی لپکار سے
اور مجھ کو پناہ دے قبروں کی آفت
سے۔ اے اللہ جس بھلائی تک
میری عقل کی رسائی نہ ہو سکی ہو۔
اور جس بھلائی تک میری نیت نہ
پہنچ سکی اور جس خیر کا میں سوال نہ
کر سکا ہوں اور تو نے اپنی مخلوق
میں کسی بندہ سے اس خیر کا وعدہ
فرمایا ہو۔ یا کوئی ایسی بھلائی ہو
کہ اس کو تو اپنے بندوں میں کسی
کو دینے والا ہو تو میں بھی تجھ سے
اس بھلائی کا خواہش مند ہوں اور
اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری
رحمت کے وسیلہ سے اے تمام جہانوں
کے پالنے والے۔
اے اللہ مضبوط عہد والے اور

نیک کاموں کے مالک میں تجھ سے
 امن کا طالب ہوں وعید کے دن
 اور جنت کا طالب ہوں ہمیشگی
 کے دن ان لوگوں کے ساتھ جو
 تیرے مقرب ہیں اور حضوری والے
 ہیں۔ رکوع اور سجدے میں پڑے
 رہنے والے ہیں اور عہدوں کو
 پورا کرنے والے ہیں۔ بیشک
 تو بڑا مہربان اور محبت فرمانے
 والا ہے اور بے شک تو کرنا ہے
 جو چاہے اے اللہ تو ہم کو دوسروں
 کو ہدایت کرنے والا بنا دے اسی
 طرح کہ خود بھی ہدایت یافتہ ہوں
 ایسا نہ ہو کہ خود بھی گمراہ ہوں اور
 دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے
 ہوں ہم تیرے دوستوں کے لئے
 صلح اور تیرے دشمنوں کے لئے
 مجسم جنگ ہوں تجھ سے محبت
 رکھے اس سے تیری محبت کی خاطر
 ہم محبت رکھیں اور جو تیری مخلوق
 میں تیرے دشمن ہوں۔ ان کے دشمن
 بن جائیں تیری دشمنی کی وجہ سے
 اے اللہ یہ دعا کرنا ہمارا کام ہے
 اور قبول فرمانے کا تیرا وعدہ ہے

مُهِتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ
 وَلَا مُضِلِّينَ سُبْحًا
 وَلَا ذِيًا لَيْلٍ وَعَدًا لَا عَنَاءَ
 لَكَ نَحْبُ بِحَبْلِكَ مَنْ
 أَحَبَّكَ وَتُعَادِي بَعْدًا
 يَكُ مِنْ خَالَفَكَ اللَّهُمَّ
 هَذَا اللَّهُمَّ وَعَلَيْكَ
 الْإِجَابَةُ وَهَذَا السُّجُودُ
 وَعَلَيْكَ اُنْكَارَاتُ اللَّهِ
 اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي
 وَنُورًا فِي قَبْرِي وَ
 نُورًا مِنْ بَيْنَ يَدَيْ
 وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَ
 نُورًا عَنْ يَمِينِي وَ
 نُورًا عَنْ شِمَالِي وَنُورًا
 مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ
 تَحْتِي وَنُورًا فِي سَمْعِي
 وَنُورًا فِي بَصَرِي وَنُورًا
 فِي شَمْرِي وَنُورًا فِي
 بَشَرِي وَنُورًا فِي نَحْوِي
 وَنُورًا فِي دَمِي وَنُورًا
 فِي عِظَامِي اللَّهُمَّ أَكْثَرُ
 لِي نُورًا وَأَعْطِنِي نُورًا وَ
 اجْعَلْ لِي نُورًا سُبْحَانَ

الَّذِي تَعَطَّفَ الْغَيْرَ وَ
 قَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي
 لَيْسَ السَّجْدَ وَتَكَرَّمَ
 بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي
 لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ
 إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي
 الْفَضْلِ وَالْشَّامِ
 سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ
 وَ الْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي
 الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

یہ ہماری کوشش ہے اور بھروسہ
 تیری ذات پر ہے اے اللہ میرے
 دل میں نور کر دے اور میری قبر
 میں نور کر دے اور میرے سامنے
 نور میرے پیچھے نور، میرے دائیں
 نور، میرے بائیں نور میرے اوپر
 نور اور میرے نیچے نور کر دے
 اور اللہ میرے نور کو اور بڑا کر
 دے اور مجھ کو نور عطا فرما،
 پاک ہے وہ ذات جس نے ساری
 عزت کو سمیٹ لیا اور اس
 کا اعلان فرما دیا (یعنی وہی سب
 سے بڑا عزت والا ہے) پاک ہے
 وہ ذات بزرگی جس کا لباس ہے
 اور جو بزرگی کے ساتھ مخصوص ہے
 پاک ہے وہ ذات کہ ہر عیب سے
 پاکی بیان کرنا صرف اسی کے لئے
 نمایان شان ہے پاک ہے وہ
 ذات جو بڑے فضل اور نعمتوں
 والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات
 جو بڑے مجد اور کرم والی ہے
 پاک ہے وہ ذات جو بڑے جلال
 و اکرام والی ہے۔

اے اللہ، اے محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کے رب میرے گناہ
بخش دے اور میرے دل کا غیظ
دور فرما دے اور مجھے گمراہ کرنے
والے فتنوں سے محفوظ فرما جب
تک تو ہم کو زندہ رکھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ
مُحَمَّدٍ رَافِعِ الْمِنْدَلِ
ذَنْبِيْ وَادْفَعْ غَيْظَ
قَلْبِيْ وَاجْرِئْنِيْ مِنْ
مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا
اَخْيَيْتَنَا۔

اے اللہ درود بھیج حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی
آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا
ابراہیم علیہ السلام کی آل پر
بے شک تو مستحق تعریف ہے اور
بزرگ ہے اے اللہ برکت بھیجے
حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اور حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے
برکت بھیجی ابراہیم علیہ السلام کی
آل پر بے شک تو تعریف کا مستحق
ہے اور بزرگ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّحْمُوْدٌ

(۱۰ بار)

اے اللہ درود بھیجے حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
آپ کی بیویوں پر اور آپ کی
آل و اولاد جیسا کہ آپ نے
درود بھیجا ابراہیم علیہ السلام
کی آل پر اور برکت بھیجے حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور آپ کی بیویوں پر اور آپ
کی آل و اولاد پر جیسا کہ آپ نے
برکت بھیجی ابراہیم کی آل پر بیشک
آپ تعریف کے مستحق اور بزرگ
ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهِ
وَّ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
اَزْوَاجِهِ وَّ ذُرِّيَّتِهِ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ (۱۰ بار)

اے اللہ درود بھیجے حضرت
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
اور حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کی آل پر جیسا کہ آپ نے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَّ عَلٰى
اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ

فائدہ

چونکہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرنے کا حکم ہے اس لئے مذکورہ
ہر درود کو کم از کم ۱۰ بار پڑھیں ۱۲

لہ اخرجہ البخاری فی الدعوات ۱۲

لہ عزاء فی مشکوٰۃ الی الصحیحین و قال اما ان مسلما

یذکر علی ابراہیم فی الموضعین ۵۱۱

حَبِيبُ مَجِيْدٌ
 اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
 مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ
 مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
 عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى
 اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَبِيبُ
 مَجِيْدٌ (۱۰ بار)

درود بھیجا ابراہیم علیہ السلام پر
 اور ابراہیم علیہ السلام کی آل
 پر بیشک آپ تعریف کے مستحق
 ہیں بزرگی والے ہیں اے اللہ
 برکت بھیجئے حضرت مصطفیٰ اصلی
 اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر
 جیسا کہ برکت بھیجی آپ نے ابراہیم
 علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ
 السلام کی آل پر بے شک آپ
 تعریف کے مستحق اور بزرگی والے
 ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
 عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَعَلٰى
 اَسْمٰوِيْنِیْنَ وَاَتْمُوْمِنَاتِ
 وَعَلٰى اَسْلَمِیْنِیْ وَ
 اَسْلَمَاتِ (۱۰ بار)

اے اللہ درود بھیجئے حضرت محمد
 مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم پر جو
 آپ کے بندے ہیں اور رسول ہیں
 اور سب مومنین پر اور سب
 مومنات پر اور سب مسلمین پر
 اور سب مسلمات پر۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

له عناء ابن الحنزی فی الحصن الی ابی یعلی ۱۲
 له عناء فی المشکوٰۃ الی أحمد وعناء فی مجمع الزوائد الی البزار و
 الطبرانی فی الاوسط والكبیر وقال اسانیدہ حسنۃ ۱۲

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اے اللہ آپ اُن کو قیامت
کے دن اپنے نزدیک مقرب
مقام میں جگہ عطا فرمائیے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ التَّمَقُّعَ
اَلتَّقَرُّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ ط (۱۰ بار)

اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اپنے
درود اور اپنی رحمت اور اپنی
برکتیں معین اور مقرر فرما دے
جیسا کہ آپ نے یہ چیزیں ابراہیم
علیہ السلام کی آل پر معین و مقرر
فرمائیں بے شک آپ تعریف کے
مستحق اور بزرگی والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَدَاقَتَكَ
وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى آلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَسِيْدٌ
مَّجِيْدٌ (۱۰ بار)

اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ
عطا فرمائیے (جو جنت کا
ایک مقام ہے اور وہ اللہ
کے ایک ہی بندے کو ملے گا)
اور آپ کو فضیلت عطا

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا
وَالْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ
وَاَجْعَلْهُ فِي الْاَعْلَى
دَرَجَتِهِ وَفِي السَّمٰوٰتِ
مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمَقَرِّبَيْنِ
ذِكْرَهُ (۱۰ بار)

فرمائیے اور بندہ لوگوں کو یہیں
ان کا درجہ (بند) کر دیجئے
اور برگزیدہ لوگوں میں ان کی
محبت اور مقربین میں ان کا
ذکر دیجئے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الشُّعُوْبَةِ
الْمَقَامِيَةِ وَالْمَصْدُوْرَةِ
الْمُتَقَرِّبَةِ صَدِّقِ عَلِيٍّ
مُحَمَّدٍ وَاَرْضْ عَنِّيْ ضِيًّا
لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهُ (۱۰ بار)
اے اللہ، اے رب اس پکار
کے جو قائم ہے (یعنی نماز) اور
اے رب اس نماز کے جو نفع
دینے والی ہے درود بھیجئے حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پر اور مجھ سے راضی ہو جائیے
ایسا راضی ہو جانا کہ اس کے
بعد آپ ناراض نہ ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ
وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتَكَ
عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ
اے اللہ اپنے درود اور اپنی
رحمت اور اپنی برکت سید
الامرسلین اور امام المتقین
اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
وسلم پر معین و مقرر فرما جن

لہ ذکرہ فی الحصن فی ادعیۃ الاذات وعزاه الی احمد والطبرانی فی
الایسط و ابن السنی ۱۲

لہ ذکرہ ابن کثیر فی تفسیرہ موقوف علی ابن مسعود ۱۲

عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ إِمَامِ
 الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ
 وَرَسُولِ السَّخَاةِ
 اللَّهُمَّ ابْعَثْ مَقَامًا
 مَحْمُودًا يَغِيْطُهُ بِهِ
 أَلَا وَكُنْ وَالْآخِرُونَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَسْبُ مَحِيٍّ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَسْبُ مَحِيٍّ

(۱۰ بار)

کا اہم گرامی محمد ہے اور جو آپ کے
 بندہ اور رسول ہیں اور جو خیر کے
 پیشوا ہیں اور خیر کے قائد ہیں اور
 رحمت والے رسول ہیں اے اللہ
 آپ کو اس مقام محمود پر پہنچا دے
 جس کی وجہ سے اولین و آخرین
 آپ پر رشک کریں گے اے
 اللہ درود بھیجئے حضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا
 کہ آپ نے درود بھیجا ابراہیم علیہ
 السلام پر اور ابراہیم علیہ
 السلام کی آل پر بے شک آپ
 تعریف کے مستحق اور بزرگ ہیں
 اے اللہ برکت بھیجئے حضرت محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی آل پر جیسے آپ نے برکت بھیجی ابراہیم علیہ
 السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام
 کی آل پر بیشک آپ تعریف کے مستحق اور بزرگ ہیں۔

اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ
 مُحَمَّدٍ الْكُبْرَى وَارْفَعْ

اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی سب سے بڑی شفاعت

دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَاعْطِهِمْ
سُؤْلَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى
قَبُولُ فَرَا (جو میدان قیامت میں
ساری مخلوق کے لئے ہوگی) اور
آپ کا بلند درجہ اور بلند فرما اور
آخرت میں اور دنیا میں آپ کا
نوال پورا فرما جیسا کہ آپ نے
(۱۰ بار) حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کو ان کے سوالات کے مطابق
عطا یا مرحمت فرمائیں۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
تیرا رب جو بڑی عزت والا ہے
ان باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ
(اہل شرک) بیان کرتے ہیں، اور
سلام ہو پیغمبروں پر، اور سب
تقریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ

لَهُ عَنْ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ أَحَبَّ أَنْ يَكْتَالَ بِأَسْكَيَالِ الْأَوْفَى
مَنْ الْأَجْرِيَوْمِ الْقِيَمَةِ فَلْيَكُنْ أَخْرَجَ كَلَامَهُ فِي مَجْلَسِهِ سُبْحَانَ رَبِّكَ
رَبِّ الْعِزَّةِ (الِی آخِرَةِ) أَخْرَجَهُ الْبَغْوِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ كَمَا ذَكَرَ ابْنُ كَثِيرٍ
فِي آخِرِ تَفْسِيرِ الصَّافَاتِ ۱۲۔

تصوف کی حقیقت

اور
اُسکا طریق کار



تصنیف

مولانا محسود اشرف عثمانی دامت برکاتہم



ادارۂ اسلامیات

اشرف منزل گارڈن ایسٹ سبیلہ چوک کراچی ۵

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ - انارکلی، لاہور ۲

فون ۷۲۲۳۹۹۱ - ۳۵ ۳۲ ۵۵